۱۲۹۴
تالیف سید احمد اسعد خلف الصدق مولوی سید احمد علی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس خداوند ارض و سما کو سزاوار ہی جس کا کوئی ہمہ
و شریک نہین اور ظاہر و باطن سائر ممکنات پر اوس کو احاطہ و
اختیار ہی اوسنی اپنی تمام مخلوقات مین انسان کو اشرف و اکرم بنایا
اور فرمان عطای منصب کرامت کو توقیع وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ
سے مسجل فرمایا پھر بنی آدم مین شرافت نسب اور کرامت حسب سے
ایک کو دوسرے پر فضیلت بخشی اور اونکی ہیکل وجود کو زیور جو

دی اور مولف حقیر کو کہ سعید احمد اسعد ابن مولوی سید احمد علی
حسینی الحسنی البخاری قدیمی نمک پروردہ اس سرکار عظمت مدار
کا ہی اس فیاض کی فیض و انعام سی بہرہ مند و کامیاب رکھی

باب اول ابتدای کتاب مین مع ذکر نسب نامہ امیر شجاعت تخمیر اور بیان مختصر فروع و اصول قوم افغان حضرت ابو البشر آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام تک

چونکہ طلوع و لموع اس اختر اقبال اور نیر اجلال کا برج افغانی اور
اوج خانی سی ہی اسواسطی ضرور ہوا کہ پہلی تقریر حالات اور تحریر
واقعات امیر مبارک تقدیر سی کچھ ذکر حسب و نسب فرقہ افغان
کیا جای اور سبب تقرر لقب پٹھان و خان لکھا جای سو خلاصہ
ان باتون کا تواریخ سابقہ مثل مخزن افغانی وغیرہ سی جو مشتمل اوپر
احوال طبقات افغانان لودہی اور سوری کی ہی کہ پہلی سلطنت
ہندوستان انہی خاندان مین تہی یون معلوم و مفہوم ہوا کہ سلسلہ انساب

اقوام افغان کا آخر مین بادشاہ ظل اللہ قاتل جالوت ملک طالوت
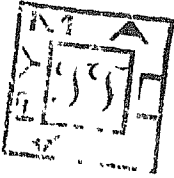
پر منتہی ہوتا ہی اور یہہ ایک بڑا بادشاہ تھا قوم بنی اسرائیل کا موصوف

بصفات پسندیدہ و اخلاق سنجیدہ چنانچہ ذکر خیر اوس کا قرآن

منزل من الرحمن مین موجود ہی قال اللہ تبارک و تعالی

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا

أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً

فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

عَلِيمٌ ۝ ترجمہ اور کہا ان بنی اسرائیل سی انکی نبی نی کہ تحقیق

اللہ تعالی نی بہیجا ہی واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ جواب دیا

بنی اسرائیل نی کہ کیونکر ہوگا واسطی اوسکی ملک ہمپر اور حالانکہ ہم

مستحق ترہین واسطی ملک کی بہ نسبت اوسکی اور نہین دیگئی اوس

طالوت کو فراخی مال سی تو کہا اوس نبی نی تحقیق اللہ تعالی نی برگزین

کیا ہے اوسکو تم سب پر اور زیادہ کی ہے فراخی علم اور جسم مین
یعنے بادشاہون کے واسطے دانش اور تنومندی چاہیے یہہ
دونون باتین اوسمین موجود مین اور اللہ تعالے دیتا ہے ملک اپنا جسکو
چاہتا ہے اور اللہ تعالے واسع اور علیم ہے ✤ اور اس بادشاہ
طالوت کے دو بیٹے تھے ایک کا نام برخیا اور دوسرے کا
ارمیا جب حضرت نبی داؤد علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام بعد
طالوت کے بادشاہ بنی اسرائیل کے ہوئے تو آپنے اوسکے
ان دونون لڑکون کی خوب تربیت فرما کے بڑے بڑے مرتبے
اون کو عنایت کیے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے جب
نوبت قہرمانی سلطنت لاثانی حضرت نبی سلیمان علی نبینا
و علیہ الصلوۃ و السلام کی پہونچی ان کے عہد سعادت مہد مین
ارمیا کے ایک لڑکا ہوا اوسکا افغنہ نام رکھا گیا اور برخیا
کے بھی لڑکا ہوا اوسنے آصف نام پایا حضرت سلیمان علیہ السلام

سے نے اس آصف بن برخیا کو کہ بڑا عالم اور قابل ہو گیا تھا
اپنا وزیر اعظم بنایا تخت ملکۂ بلقیس اسی سے نے اپنے زور
عمل و علم سے انکھہ مارنے مین شہر سبا سے منگوا دیا تھا اور
افغنہ بن ارمیا کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا سب پٹھان اولاد
اسی افغنہ بن ارمیا کی ہین پس قوم افغان جماعت بنی اسرائیل
سے ہے اول انکی بود و باش ملک شام مین تھی بخت نصر
نا بہبود بادشاہ یہود سے لڑائی مین شکست پاکر اور اوسکے
ظلم و تعدی سے تنگ آکر جلائے وطن اختیار کی اور
سکونت شام سے دست بردار ہوکر وسعت آباد عالم مین
منتشر ہوے ایک جماعت اونمین کی زمین خراسان مین آئی
اور اطراف غور کے پہاڑونمین کہ مقام سخت و استوار اور دشوار گذار
تھا رہنا اختیار کیا زمانہ خلافت عالیہ جناب خلیفہ سوم امیر المومنین
حضرت ذی النورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ

مین کہ شوکت دین محمدی علے صاحبہ الصلوۃ والسلام نے اطراف
عالم کو زیر و زبر کیا اور طنطنہ کوس اسلام گوش زد ہر نزدیک و دور
ہوا امیر لشکر مسلین نے جو واسطے فتح ملک خراسان کے
آیا تہا ان پٹہانون کے امیر کو جو اوسوقت مین سردار تہا
عنایت نامۂ تقدس ختامہ متضمن دعوت اسلام رقم کیا اوسنے
بمقتضاے فراست مستقیم و فطرت سلیم دین و اسلام قبول
کیا نام نامی اوس امیر کا قیس تہا بعد اسلام کے عبد الرشید
اوس کا لقب ہوا اسواسطے اوسکو قیس عبد الرشید بن عیص کہتے
ہین اور خطاب پٹہان کا اس قوم کو اسے سردار کے سبب سے
ملا ہے جیسا کہ آینہ بیان ہوگا اور سلسلہ نسب اس قیس کا
چہتیس ۳۶ واسطے سے بادشاہ طالوت تک پہونچتا ہے اور
چہیالیس ۴۶ واسطے سے حضرت خلیل اللہ ابراہیم علے نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام تک اور پینسٹہ ۶۵ واسطے سے حضرت

آدم ابو البشر علیہ الصلوۃ والسلام تک اور بیان و شجرہ نسب قیس
عبدالرشید کہ بخطاب پٹھان مشہور ہوئے اس طرح ہے قیس ابن
عیص ابن سلول ابن عتبہ ابن نعیم ابن مرہ ابن خشندر ابن سکندر
ابن زمان ابن یمین ابن بہلول ابن سلیم ابن صلاح ابن قاروذ
ابن اشم ابن بہلول ابن کرم ابن جمال ابن حدیقہ ابن مہیال
ابن قیس ابن عیلم ابن شموئیل ابن ہارون ابن قمرود
ابن ابی ابن صہلب ابن طلل ابن لوئے ابن عامی ابن
تارخ ابن ارزنج ابن مندول ابن سلیم ابن افغنہ ابن ارمیا
ابن شاؤل الملقب بطالوت ابن قیس ابن اسال ابن صوا
ابن لحوب ابن ارخ ابن ارشیل ابن بنیامین ابن یعقوب
علیہ السلام ابن اسحق علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام
ابن تارخ مشہور بہ آذر ابن ناخور ابن سروغ ابن رعوا ابن
فالغ ابن ہود علیہ السلام ابن شالح ابن ارفخشد ابن سام

ابن نوح[٥٦] علیہ السلام ابن لمک[٥٧] ابن متوشلخ[٥٨] ابن ادریس[٥٩] علیہ
السلام ابن یرد[٦٠] ابن مہلائیل[٦١] ابن قینان[٦٢] ابن انوش[٦٣]
ابن شیث[٦٤] علیہ السلام ابن آدم[٦٥] علیہ السلام انتہی از نسب نامہ
نواب وزیرالدولہ بہادر مرحوم بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ قیس
عبدالرشید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد
سعادت مہد مین آرزوے حصول دولت قدمبوس سرور
عالم مین بیقرار ہوکر مع جماعت رفقا طرف مدینہ منورہ کے
گیا اور وہان پہلے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ سے
ملکر موافق اون کی صلاح کے محفل قدس منزل آنحضرت
مین پہونچا اور شرف اسلام سے مشرف ہوا اور جناب
سرور عالم نے اس قیس کو طرح طرح کی دلجوئی اور عنایت سے
ممتاز و مفتخر فرمایا اور نام اوس کا اور اوسکے سب رفیقونکا
دریافت کرکے فرمایا کہ قیس نام زبان عبرانی کا ہے اور ہم

عرب مین تمہارا نام ہمنے عبدالرشید رکہا اور ارشاد کیا کہ تم اولاد
ملک طالوت سے ہو اور خداوند کریم سنے اوس کو قرآن شریف مین
بخطاب ملک مخاطب فرمایا ہے پس مناسب یہہ ہے کہ لوگ تمکو
بہی ملک کہا کرین اور جب سرور کائنات نے علیہ السلام والصلوۃ
مدینہ منورہ سے واسطے تسخیر مکہ کے عزم بالجزم فرمایا تو اس
سفر مین قیس کو مع اوسکے ہمراہیون کے خالد رضی اللہ تعالے
عنہ کے ہمراہ متعین کیا اور فتح مکہ کے دن قیس کے ہاتہہ سے کارہاے
نمایان دلیری اور مردانگی کے ساتہہ سرزد ہوئے چنانچہ کہتے ہین
کہ ستر کفار قریش اوس روز قیس کے ہاتہہ سے مارے گئے
آنحضرت کی زبان گوہرفشان سے بعد سننے اس بہادری
وجان فشانی قیس کے ارشاد ہوا کہ اس شخص کی نسل سے ایک
بڑی قوم دلاور خداوند کریم دنیا مین پیدا کریگا اور وہ بدل
دین اسلام کی مددگاری مین کوشش اور جان نثاری کرینگے

اور ارشاد فرمایا کہ مجکو حضرت جبریل علیہ السلام نے اطلاع دی
ہے کہ استحکام اس قوم کا مانند اوس بڑی لکڑی کشتی کے
ہے کہ دو طرف سے اوسپر اور لکڑیان جڑی جاتی ہین پس جیسے
وہ بڑی لکڑی اصل کشتی کی ہے اسیطرح یہہ لوگ اصل اور قوت
اسلام اور مسلمانون کے ہون گے پہر اوس قیس عبد الرشید کو
خطاب پٹہان کا عنایت کیا بنابر مشابہت ساتھہ اصل کشتی کے
کہ اوسکو پٹہان کہتے ہین سو بہ برکت ایسے ارشادات عطوفت
سمات کے اس قوم مین بہت درویش اور زاہد اور اولیا صاحب حال
وجود مین آئے پہر اوس قیس کو جناب سعادت مآب سے حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد سکہا دینے احکام شریعت
مصطفویہ کے رخصت فرمایا کہ اپنے اوسی وطن کوہستان مین
جاکر اور لوگون کو دعوت اسلام کرے چنانچہ بہت کفار اوس
نواح کے بباعث قیس زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوئے بعد چند

روز کے ابن قیس ملقب پٹہان نے بتقضاے آلہی ۴۱ سنہ ہجری
مین جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور وہ
ستاشی برس دنیا مین زندہ رہے مؤلف حقیر کہتا ہے کہ اگرچہ
یہہ قصہ آیات واحادیث سے ثابت کیا بلکہ مستنبط اور ملتقط بہی نہین
کہ معتبر ہو لیکن بعضی تواریخ مین تہا اسوجہہ سے نقل کیا گیا اور ایسے
اکثر قصے کتب تاریخ مین مرقوم ہین کہ وہ احادیث واخبار سے
ثابت نہین جیسے قصہ بہیجنے پیراہن شریف کا طرف حضرت اویس
قرنی کے اور امانت رکہنا آنحضرت صلعم کا شانہ مبارک اپنا
پاس ایک صحابی ابوالرضا نامی کے کہ اوسکو شہر غزنی مین شیخ
علی لالا کو سپرد کرین وغیرہ ذالک واللہ تعالی اعلم ہذا ما نقلنا من کتاب
امیر نامہ فارسی مطابقاً لبیان حیوۃ افغانی ومخزن افغانی القصہ
نسل ابن قیس کی روز بروز بڑہتی گئی اور قیس کے تین بیٹے تہے
ایک کا نام سڑبن[۱] دوسریکا غورغشت[۲] تیسریکا بیٹن[۳] اور ہر ایک ان

تینون سے صاحب اولاد ہوا پہر سربن کے دو لڑکے ہوئے
شرخبون اور خرشبون ثانی کے تین فرزند تہے کند جمند یا احمد
کانسی یا کاشی اول کے دو بیٹے تہے خور اور خشی یا شخی یا
شیخا ثانی کے چار لڑکے ہوئے ترکلانی کلیانی باجی عمرو یوسف زئی
ثالث کے ایک لڑکا ہوا منڈر یا مندر اوسنے اپنے چچا کی بیٹی
یعنی دختر یوسف زئی سے نکاح کیا اسی سبب سے اوسکی اولاد
کو بہی یوسف زئی کہتے ہین رابع کے دو لڑکے ہوئے اوسنے
ایک کا نام اپنے نام پر یوسف زئی رکہا اور دوسریکا مندر اور اس
یوسف ابن یوسف زئی کے چار لڑکے ہوئے الیاس اکو ملہی عیسی
پہر اس الیاس کے تین لڑکے ہوئے سالار دواسی گدا

آغاز داستان بزرگان امیر کشور گیر کا ملک خراسان سے
ولایت ہندوستان مین آنا جسوقت مین گلشن ملک ہندوستان
فردوس نشان سلطنت عشرت پناہ محمد شاہ بادشاہ دہلی سے رونق پذیر تہا

سے طالع خان ابن کالیخان بنیروال قوم سالارزیی کہ جد امجد نواب
دولت مآب محمد امیر خان مرحوم کے ہین موضع چوہٹر سے کہ ملک
بنیر مین واقع ہے کربت سفر گوارا کر کے ہندوستان مین آئے
ضلع کٹہیر مین شہر سنبہل کو کہ مجمع اہل اسلام تہا جہت سکونت پسند
کر کے محلہ ترینہ سراے مین اقامت اختیار کی بود و باش کی طرف
سے مطمئن ہوکر ساتہ ایک شخص زمان خان جمعدار نامی کے موافقت بسیار
کی اور چند افغانان دلاور اپنے ہمراہ متفق کر کے اوس ضلع کی
لوٹ مین مصروف ہوئے جب اوس ضلع کے کسی صاحب علاقہ
کو کوئی مہم جنگ وغیرہ پیش آتی تو یہہ طالع خان وغیرہ کچہہ روپیہ لیکر
عہدہ برآئی اوس کام کی اپنے ذمے پر مقرر کر لیتے اور بخوبی
درستی اوس کام کی کر دیتے تہے چند روز کے بعد طالع خان نے
رفاقت علی محمد خان کی کہ ضلع کٹہیر مین سردار نامی تہا اختیار
کی جبکہ فوج محمد شاہ کی علی محمد خان سے لڑنے کو کٹہیر مین

آئی تو اوس جنگ و جدل مین یہہ طالع خان بمقام بنگڈہ متصل
شہر آنولہ بادشاہی لشکر سے محصور ہوئے اور کسی حویلی مین
مع خدمتگار دربند ہوکر آٹہہ دن تک بندوقونسے لڑتے
اور داد شجاعت دیتے رہے جب بسبب فقدان آب و نان ناچار
و بیکار ہوئے تب بطریق دلاوری و مردانگی وہانسے نکلے افسر
لشکر شاہی اونکی جرات و دلیری دیکھکر کمال خوش ہوا لوگون کو
اونکے قتل سے منع کیا اور اونکو پیغام دیا کہ تم ہمارے ساتھہ
چلکر بادشاہی نوکری کرو لیکن طالع خان نے بنظر رفاقت قدیمہ
علی محمد خان وہ بات قبول نہ کی اور گہر چلے آئے بعد تہوڑے
دنون کے علی محمد خان نے عالم فانی سے رحلت کی اور طالع خان
نے بہی نقد حیات سپرد والیان قضا و قدر کیا اوسوقت مین
ان کے فرزند جگر پیوند محمد حیات خان کی عمر بہت کم تہی جب
دوندے خان ضلع کٹہیر کے مختار ہوئے تو طالع خانکی منوافقت

اور وفاداری کا حال سنکر نہایت عنایت سے طالع خان
کے فرزند دلبند محمد حیات خان کو اپنے پاس بلا کر اہل عزت
مین نوکر رکھا بعد ازانکہ دوندے خان نے اس عالم سے طرف
جہان باقی کے انتقال کیا یہہ محمد حیات خان ترینہ سراے مین کہ
وطن اونکا تہا رہنے لگے نوکری چاکری سے برداشتہ خاطر ہو کر
ملازمت کسی امیر کی گوارا نکی اکثر اوقات عزیزہ حیات کو عبادت الٰہی
مین صرف کیا کرتے اور بعض ساعات روز وشب مین حضرت شیخ یحیی
صاحب سے رحمۃ اللہ علیہ ملا کرتے اوس مرد کامل کی صحبت سے فیض حاصل
ہوتا اور دل کو ہر طرح اطمینان رہتا غلام محی الدین خان وغیرہ روساے
شہر سے دوستی پیدا کرکے صورت گذر معاش کی زراعت پر
مقرر کی اور مدۃ العمر بہ آسودگی وبیغمی بسر کی یہ محمد حیات خان
علوم فلاسفہ سے حساب ہندسہ نجوم مین مہارت اور
ہنود کے شاستر سے کمال واقفیت رکھتے تھے

بیان ظہور کوکب اقبال نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر کا برج عزت حیات خان سے سن بلوغ تک

چونکہ رسم قدیم خداوند روزگار کا یہی ہے کہ عرصہ خاک کو ہمیشہ پرتو دولت سے کسی بلند اختر کے منور و بارونق رکھتا ہے اور نور طلوع کسی نیر سے شبستان جہان کو روشن کرتا ہے بنابران شب فرخ مین سال ایکہزار ایکسو بیاسی ۱۱۸۲ھ کے سنین ہجریہ سے زبان سعید اور آوان حمید مین یہ گوہر درج برتری اور مہر سپہر سروری یا مصرعہ چو اختر کہ زبرج شرف عیان گردد ٭ خانہ سعادت کاشانہ محمد حیات خان مین جلوہ افروز فرخی و فرخندگی ہوا اور اپنے نور جمال دولت اشتمال سے بزم مرادات والدین کو پرنور کیا آوازہ شادی و مبارکبادی نے ہر طرف سے بلندی پائی

دولت واقبال سے نے دروازے پر آکر مجرا کیا تهنیت کائی درخت
امید اقربا کا بارآور هوا بلکه نخل تمنائے قوم پر ثمر پدر بزرگوار اوس
نوگل حدیقهٔ آرزو کو مهد عافیت وراحت مین بهزار گونه دلجوئی ودلداری
پرورش کرتے اور دیدار فرحت آثار سے اوس نورچشم
کامگار کے هردم سرور تازه اور فرحت بے اندازه پاتے
بسبب ظهور آثار دولت وامارت اوسکے اطوار سے نام اوس
پسر ارجمند کا محمد امیر خان رکها مولف حقیر نے جو تواریخ ولادت
نواب محمد امیر خان بهادر لکهی هین وه یه هین ؛؛

چو نجم طالع بخت حیات خان افغان	
	عروج کرد که فرزند یافت فخر جهان ؛
سروش گفت دو تاریخ دوم بیدل سال	
	مه افاغنه بر جبیس قدر قوم پٹهان ۱۱۹۳هـ ۱۱۸۲هـ
دیگر	سخاوت نے میار کباد دی آکر شجاعت کو

کہ دونوں کے لیے ایک مظہر کامل ہوا پیدا	
	ہوا تاریخ گویا یوں سراپا لیکے اندیشہ
جواد بیل نیرو شیر دریادل ہوا پیدا	

نکتہ لفظ امیر امارت سے مشتق ہے اور خان بھی اہل خراسان امیر کو کہتے ہیں پس تکرار الفاظ متحد المعنے مثبت حصول امارت کاملہ ہے واسطے امیر کے اور سلسلۂ اس امیر شرافت مرتبت کا بیس[۲۰] واسطے سے قیس عبدالرشید تک پہنچتا ہے اسطرح سے امیر خان[۱] بن محمد حیات خان[۲] ابن طالع خان[۳] ابن کلے[۴] خان ابن بابو[۵] خان ابن مولا[۶] خان ابن سید[۷] علی خان ابن[۸] فتح خان ابن[۹] خانخان ابن[۱۰] الہداد خان ابن یوسف[۱۱] خان ابن کرسے[۱۲] خان ابن ملہی[۱۳] خان ابن سالار[۱۴] زئی کہ جد قبیلہ سالار زئی ہے ابن[۱۵] الیاس ابن یوسف[۱۶] کہ بنیائے زمرہ یوسف زئی ہے ابن شیخا[۱۷] ابن کند[۱۸]

ابن خیر الدین عرف شبون ابن ابراہیم المعروف بہ شربین
ابن قیس عبد الرشید الملقب بہ پٹھان ۞ جبکہ عمر اوس
گوہر تاج بختیاری کی سات برس کو پہنچی تو ہم عمر
ہمگہر لڑکون سے ملاقات اور اونمین نشست و برخاست
شروع کی سیر و تماشا سے دلکو خورسند رکھتے راحت و طرب
مین روزگار بسر کرتے کبھی سیر دریا سے گوہر شادمانی
حاصل کرتے کبھی گلگشت گلزار سے گلہاے مسرت
چنتے آثار برتری و اطوار بلند اختری اوس صغیر سن
مین اونکی جبین سے نمایان و درخشان تھے اکثر لڑکے
ہمراہ رہا کرتے اور ہر کام مین اونکی رضا مقدم رکھتے
عادت پسندیدہ امیر کی یہ تھی کہ لہو و لعب مین بھی
شغل نوکری و تقسیم ماہواری اطفال ہم عمر سے رہتا
اکثر کوڑیان جمع کرکے لڑکون کو ماہانہ بانٹتے بعض اطفال کو

اونمین سے واسطے عہدے دینے کے چہانٹتے لڑکے امیر کو
اپنے کاندہون پر سوار کر کے آوازہ نواب صاحب بہادر کا گلی
کوچی مین بلند کرتے کوئی چوبدار کوئی نقیب کوئی سپاہی
کوئی افسر کوئی نائب کوئی رسالدار بنتے امیر عالی فطرت
اسیطرح سے کہیل مین خوش رہتے جو کچہہ نقد گہر مین پاتے
والدین سے پوشیدہ باہر لاکر بانٹ جاتے ہرچند محمد حیات خان
والد ماجد امیر کے یہ سخاوت امیر کی دیکہکر کلمات نصیحت آمیز
کہا کرتے کہ بابا تمہارے کہیل کے باعث کوئی چیز گہر مین
نرہیگی اس صرف بیجا سے باز رہو لیکن وہ کریم الطبع
ہرگز اپنے دستور کو نچہوڑتے طریقہ داد و دہش ہمیشہ جاری
رکہتے ایکروز ایک درویش کامل نے کہ ترینہ سرائے مین
رہتے تہے اور ہر خورد و بزرگ اونکی ولایت کا معتقد تہا
امیر کو دیکہکر اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا اسے طفل ارجمند

دودھ پیئیگا امیر نے کہا کہ اگر دودھ عنایت ہوگا تیرکا پیلونگا اوس مجذوب نے پیالہ شراب کا جو سامنے رکھا ہوا تھا اوٹھالیا اور ایک دو گھونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا اسکو نوش کر جاؤ چونکہ امیر نے پہلے اس سے کبھی شراب چکھی نہ تھی اور اوسکے بو اور مزے سے واقف نتھے درویش کی ہاتھہ سے جام لے لیا اور ارادہ پینے کا کیا قریب مونہ کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ و بو مخالف دودھ اور دوا کے پایا تو زمین پر گرا دیا اور اوس فقیر کو برا بھلا کہکر اوسکے پاس سے چلے گئے درویش نیک اندیش نے پکار کر کہا اے بیخبر یہ کیا حرکت کی مینے تجھکو آب حیات دیا تھا افسوس تو اوس سے سیراب نہوا ورنہ مدام کامیاب رہتا خیر جسقدر تیری قسمت مین تھا اوتنا لیا لیکن امیر کو بسبب کم عمری کے حاصل اوس مجذوب کے کلام کا بخوبی نہ دریافت ہوا اور اوسکو سرسری بات سمجھکر چلے گئے

جب زمانہ شباب کا آیا اور گرد عارض کے سبزہ نمودار ہوا تو بمقتضاے ہمت ارجمند خیالات بلند دلمین آئے عالی فطرتی نے اپنے جوہر دکہاے دل تہور منزل جنگ و جدل کا طالب ہوا طبیعت نے ارتقاے مدارج علیا چاہا کہ شاہباز بلند پرواز کو بعد مضبوط ہونے چنگل و بازو کے گوشہ آشیانہ پسند نہین آتا اور ہزبر دلاور بعد حصول قوت سرپنجہ کنج غار مین نہین ٹہرتا جب شوق حد سے بڑہا تو اپنے والد ماجد سے یہ راز دل کہا اور استدعاے رخصت کر کے اجازت سفر چاہی لیکن پدر بزرگوار نے بتقاضاے شفقت پدری مفارقت اوس لخت جگر نور بصر کی نہ گوارا کی رخصت سفر نہ دی چونکہ شوق نہان دامن کشان تہا بلے اجازت پدر پوشیدہ گہر سے نکلے اول لکہنو گئے بعد ازان میرٹہ مین آکر شامل فوج غلام قادرخان ہوے واسطے حصول روزگار کے بہت کوشش کی مگر چونکہ

بلندی اونکے طالع کی موقوف اور وقت پر تھی سعی و محنت سے
کچھ کام نہ نکلا اوس دور ناپرسان مین کوئی قدردان نہ ملا چندروز
پریشان و ابتر پھرے ہر امیر و وزیر کے حضور مین گئے کہین دست
تمنا دامن مقصود تک نہ پہنچا شاہد تمنائے مخفی کو کسی رنگ مین
جلوہ گر نپایا تب امیر یہ سوچے کہ ہمنے یہ دورہ بے اجازت والدین
کیا ہے اس مرتبہ ہمین امید طمانیت بیجا ہے نفس حریف نے
بڑا حیلہ تراشا ہمین بلند ہمتی کا دہوکا اور حصول ملک و مال کا
فریب دیکر والدین کی فرمان برداری سے نکالا مفت گردش
اور ابتری مین ڈالا افسوس کہ مجھسا دلاور زبردست رستم
وقت نفس سے زیردست ہو زال دنیا کے کمند مین پہنسے
اب مناسب ہے کہ گھر پھر چلین ماباپ سے عفو خطا چاہین
میری جدائی مین روتے روتے اونکی آنکھین سفید ہو گئی
ہوئین گے اونکو تکلیف دیکر مین کب سرخرو ہو سکتا

ہون لازم تو یہ ہے کہ انسان اگر صاحب تخت و تاج ہو
یا مفلس و محتاج ہو ہر حال مین غلام کی طرح والدین کی
خدمتگذاری مین حاضر رہے اونکے بے حکم کوئی کام نکرے
قابلیت و فضیلت شمشیر زنی تیر افگنی شجاعت سخاوت
کوئی ہنر مایا یکی نارضی کے ساتھہ کام نہین آتا غرضکہ یہہ
سمجھہ بوجھکر وطن کی جانب معاودت کی والدین کے قدمبوس
ہوسے دوستون عزیزوں سے ملے ساتھہ کھیلنے والے جنکو امیر
ماہانے باسا کرتے تھے سب آئے آپسمین ملاقات کی
اب امیر ہمیشہ مشق فنون جنگ و سپاہگری مین مشغول رہنے
لگے اسباب عیش و عشرت سیر و تماشے سے متنفر ہوے
اگر احباب کھین شادی برات مین لیجاتے انکا دل نہ لگتا
چنگ و سرود کی آواز سے گھبراتے رقص و ترنم سے جی
وحشت کرتا ذکر جنگ و جدال بیان غارت و قتال

مشق اسپ رانی نیزہ بازی شمشیر زنی کشتی ورزش
اس قماش کی باتین خوش آئین سپاہیون کی رسمین
طبیعت کو بھاتین محمد حیات خان نے جب دیکھا کہ یہہ
جوان ہونہار ہے نشان امارت واثر اقبال اسکے اطوار سے
آشکار ہے اور سفر کیطرف بہی امیر کو مشتاق دیکھا ایکدن
اپنی خوشی سے فرمایا کہ اچھا بیٹا تمسے آدمی کا گھر مین بیٹھا رہنا
مناسب نہین جاؤ ہمنے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا
نوکری کرو دلکے حوصلے نکالو خداوند کریم تمہاری مرادین پوری
کرے رخصت چاہنا امیر سعادت تخمیر کا والد بزرگوار سے
واسطے سفر کے اور بعد پانے اجازت کے آنا ضلع
گجرات مین امیر والد ماجد کے ارشاد سے خوش ہوے
تہیئہ اسباب سفر کرنے لگے بندوبست اپنا ہر طرحسے کر کے
دوبارہ رخصت دینے کے لئے پہر عرض کی پدر مہربان نے

اجازت دی دعائین دیکر خدا کے سپرد کیا اور خوشیکے ساتھ
رخصت کردیا بیسوین سال جلوس شاہ فرخ سیر محمد شاہ عالم
الملقب علی گوہر سے مطابق ۱۲۰۲ھ ہجریکے اوسسال مین
جس سے ایک برس پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ
کو بے گناہ نابینا کیا تھا امیر نے بعزم جہانگیری و کشور
ستانی وطن سے نہضت کی چند آدمی ہم وطن اور بہی رفیق
اور رنج راحت کے شریک ہوے اور چونکہ منشی قضا و قدر نے
لفظ سروری و حرف سرداری قلم مشیت سے لوح تقدیر پہ
روز ازل سے امیر کے نام نامی پر لکہدیا تہا گھر سے نکلتے
ہی کل ہمراہیون نے امیر کو اپنا سردار بنایا سب جمعدار
انہین کہتے اور انکی فرمان برداری مین حاضر رہتے
اسیطرح منزلین طے کرتے کئی دن مین شہر متہرا پہ آ پہنچے
وہان اوندنون کمپو ڈ بائی مین کہ متعلق سیندیہ تہا سپاہی

نوکر رکھے جاتے تھے امیر مع جملہ رفقا کہ چالیس آدمی تھے
ڈبائی فرنگی افسر کمپنو کے پاس بتوقع نوکری گئے لیکن
اوس انگریز نے امیر کو اور بعض رفقا کو بسبب کم عمری کے
نوکر نہ رکھا اور بعض کو ملازم کر لیا امیر وہانسے کوچ کر کے
مع باقی رفقا دہلی ہوتے ہوے موضع کانور علاقہ شیخاواٹی
مین آئے اور وہان یوسف خان رسالدار سے جو ہمراہی
ذوالفقار الدولہ نجف قلیخان چیلہ نواب نجف خان کا تھا
ملاقات کی اوس رسالدار نے جو آثار شجاعت و دولتمندی
امیر کی پیشانی سے درخشان دیکھے تو اپنا فرزند بنایا اور
اپنے وسیلے سے سرکار نجف قلیخان مین نوکری امیر کی
کرا دی اور اپنی خیمے مین ہمراہ رکھا ہر طرح امیر کی دلجوئی
اور دلداری کیا کرتے دو مہینے تک امیر وہان رہے
پھر وہان سے مع رسالدار موضع کٹھری علاقہ شیخاواٹی

مین آئے باگہہ سنگہہ نامی وہانکے ایک رئیس کے پاس
چار پانچ مہینے نوکری کی پہر اوسی رسالدار کے ساتہہ موضع
میرتہہ علاقہ جودہپور مین جاکر ملازم بجے سنگہ والے جودہپور
کے ہوے اور اونہین دنونمین اس راجہ نے سنگہیونکی
فوج سے شکست پائی پہر وہ رسالدار اور امیر دولت مدار
وہانسے ناگور مین آئے اور اسمعیل خانکے پاس کہ اوس
وقت مین کانو سے شکست کہاکر آیا ہوا تہا نوکر ہوے
اور بہر اہی اوسکے جودہپور کو گئے پہر وہانسے اوسی اسمعیل خان
کے ساتہہ موضع پالن پور علاقہ گجرات مین پہنچے لیکن
جب اسمعیل خان نے پالن پور سے زر ہا ملا ایکر قصد
لوٹنے کا جودہپور کیطرف کیا تو بعضے رفیقون نے امیر سے
کہاکہ یہ یوسف خان رسالدار چاہتا ہے کہ تمہاری شادی
اپنی لڑکی سے کرے امیر نے بمقتضائے بلند حوصلگی

کہ طالب مراتب بلند کے تھے اس پابندی کو پسند نکیا اور
بیخبری مین اوس سلدار کی اوسکی ہمراہی سے کنارہ کش ہوکر
موضع ایڈر علاقہ جودہپور مین آگئے اور وہان کے راجہ کے
پاس ساتھہ چالیس پچاس ہمراہیون سے نوکری کی بعد
دو ماہ کے طرف بڑودہ علاقہ گجرات کے گئے اثناے
راہ مین تین چار سو آدمی جمع کرکے راجہ کا ہکوارکے نوکر
رہے اور زاد راہ بہم پہنچا کے قصد طرف شہر سورت کے کیا
اس راہ مین اکثر ہمراہی امیر کے تکلیف خرچ سے کہ جماعت
کثیر تھی متفرق اور پریشان ہو گئے یہانتک کہ جب سورت مین
داخل ہوسے تو قریب دوسو آدمیون کے معیت مین تھے
چونکہ بمقتضاے ہمت عالی ہمیشہ دست سخاوت امیر کا
کشادہ رہتا تہا نظر فیاضی سے کچہہ خیال آمدنی اور خرچ
کا نہین فرماتے تھے اور ہر حال مین توکل کو سرمایۂ خورمی

سب سمجھتے تھے غرض جب تکلیف خرچ درجہ کمال کو پہنچی تو گھوڑا
خاص اپنی سواری کا فروخت کر کے صرف خوراک ہمراہیان
کیا اتفاقاً اونہین ایام معطلی مین شب برات پیش آئی اور امیر
اوس روز سعید مین واسطے ملاقات ایک عالم متقی خدا شناس کے
کہ سورت مین معتقد علیہ تھے تشریف لیگئے وہان ہنگامہ دعوت
عام کا دیکھا کہ اوس عالم نے شہر کے مسلمانونکو عمدہ
کھانے پکا کر دعوت کی تھی امیر کو مسافر دیکھکر بعد ملاقات
مکلف واسطے کھانے طعام دعوت کے ہوئے امیر نے
بموجب رفقا پروری کے اونسے کہا مجکو روا نہین کہ مین
اپنا شکم الوان نعمت سے بھرون اور دوسرے ہمراہی میرے
بستر فاقہ پر شب بسر کرین اوس بزرگ کو امیر کی اس رفیق
نوازی اور عالی ہمتی سے کمال رقت ہوئی نہایت
مہربانی سے فرمایا کہ اے جوان کریم الطبع سخی مزاج

مین تمکو ایک نام اللہ تعلے کا بتلاتا ہون ہمیشہ اوسکا
ورد رکھنا اور ہر روز سو مرتبہ پڑھا کرنا پروردگار بھی ہمیشہ
ابواب رزق سے نہایت تمپر کھولیگا اور مدام راحت مین رہوگے
کبھی رنج و محنت کی صورت نہ دیکھوگے امیر اونسے رخصت ہوکر اپنی
فرودگاہ پر آئے اور اوس اسم شریف کو اوسیوقت
وضو کرکے سو مرتبہ پڑھا جوکہ اسم مبارک کامل کا تعلیم کیا ہوا
تھا اوسکی برکت سے اوسیدن خداوند کریم نے مشکل آسان
کی اور تیر اجابت ہدف مراد پر پہنچا کہ اوسی روز ایک پنڈت
سرداروں مین سے پیشوا کے جو واسطے تحصیل حصہ
چہارم سورت کے آیا تھا اور فرنگیون نے اوسکو کمزور جانکر
سورت سے بیدخل محض کیا تھا مع ایک جماعت عرب
اور چند سوارون کے وہین آگر اوترا اور بھرتی سپاہ کی
شروع کی امیر نے یہ خبر سنکر شب کو جاکر اوس سے ملاقات

کی پنڈت مذکور نے امیر کو مع دو سو ہمراہیونکے اوسیوقت

نوکر رکھا اور یکماہہ پیشگی واسطے خرچ کے دیکر اوسی رات کو

سورت سے کوچ کیا وہانسے آٹھہ کوسکے فاصلے پر قریب ایک

گڈہی کے ڈیرہ ہوا اور چونکہ مہینا رمضان شریف کا آگیا تھا

مسلمانون کی رعایت سے بیس روز تک وہان قیام رہا

ایکدن امیر نے تنہائی مین اوس پنڈت سے کہا کہ تمنے اپنی

جس مہم کے واسطے ہمکو نوکر رکھا ہے بے تکلف اوسکو

ہمپر ظاہر کرو کہ حتی الامکان تمہاری مراد کے حاصل کرنے

مین کوشش کرین شاید اللہ تعالے ہماری سعی و محنت سے

مراد تمہاری برلائے اوسنے بیان کیا کہ راجہ کا ہکو اُسنے

جو پیشوا کے عمدہ امیرونمین سے ہے مجکو یہان واسطے

وصول کرنے حصۂ چہارم آمدنی سورت کے بھیجا تھا

کہ انگریزون سے لے آؤن اب مردمان انگریزی نے

مجکو کمزور اور تہوڑی فوج سے دیکہکر اوسکی آدامین حیلہ
و حوالہ کیا اور اسوقت تک ایک خرمہرہ ندیا امیر نے یہ سنکر
کہا کہ اگر لینا زر مقررہ کا تمکو منظور ہے تو تمہین اسیوقت کوچ
کرکے شباشب سورت پر چلنا ضرور ہے انشاء اللہ تعالے
مین درستی تمہارے کامون کی بخوبی کرونگا اور زر واجب الاخذ
بے مشقت دلادونگا نیندرت نے کہا اس تہوڑی جماعت سے
کیا کام نکلیگا بے زور قوی کے زر کیونکر ملیگا امیر نے
کہا فتح و شکست اللہ تعالے کی طرف سے ہے فوج کی قلت
و کثرت پر موقوف نہین خداوند کریم کی عنایت سے تم دیکہہ لوگے
کہ تہوڑی جماعت سے بہت کچہہ کام نکلیگا غرض اوسی رات
کوچ کیا اور قریب سحر شہر کے پاس پہنچکر جماعت پیادگان کو
وہان جوار کے ایک بڑے کہیت مین کہڑا کر دیا کہ حال قلت
سپاہ کا اہل شہر کو معلوم نہو اور طائفہ سواران کو کہ قریب

سو کے تھے حکم دیا کہ دروازہ شہر کے سات منتخب نیزے
ہاتہ مین لیکر مستعد کہڑے رہین جسوقت دروازہ کہلے اور
لوگ باہر نکلین برچہونسے بعض کو زخمی کرین جب شور و غل
بلند ہو یہان لوٹ آئین سوار حکم امیر بجالاے بعد کہلنے
دروازیکے باہر نکلنے والونکو زخمی کرکے لوٹے جب یہہ خبر
وہان کے حاکم فرنگی کو پہنچی وہ دو پلٹن درست کرکے باہر
شہر کے آیا اور ہرکارہ اپنا پاس پنڈت کے بہیجا کہ اسقدر فساد
برپا کرنا کیا ضرور تہا مناسب یہہ تہا کہ پہلے ہمسے اپنا مطلب
ظاہر کیا ہوتا من بعد آمادہ فتنہ و فساد ہوسے ہوتے پنڈت
نے جواباً کہلا بہیجا کہ مین حصہ چہارم یہانکی تحصیل کا چاہتا ہون
جبکہ تمنے اوسمین لیت و لعل کی تو مین بہی ضرب و قتل سے
پیش آیا اب اگر بخوشی ندوگے زور سے لونگا فرنگی نے کہا
تم رستم باغ مین جو متصل شہر کے ہے خیمہ کرو فیصلہ تمہارا

ہو جائیگا امیر نے واسطے اخفائے راز کے کہ بھید ظاہر نہو جاوے
کچھ لوگون کو باغ کے اندر اوتارا اور نیزون پر پٹکے بطور پھریرے
باندھ کر بہت سے نشان بنائے اور باغ کی دیوار وسے لگا کر کھڑا
کیا کہ باہر کے دیکھنے والے بہت نشان چارو طرف باغکی دیکھکر
بڑا لشکر گمان کرین اور خود چند آدمیون سے ہمراہ پنڈت کے
باغ سے باہر ڈیرہ کیا کہ وکیل انگریزی وہان اگر گفتگو کرے
اور قلت سپاہ سے آگاہ نہو غرض کہ جب انگریزی آدمی وہان
آئے اور باغمین بہت نشان کھڑے پائے جماعت کثیر اور جم
غفیر خیال کر کے خوفناک ہوے اور ٹالنا انکا مناسب نسمجھکر
بخوف بڑھنے نزاع کے حصہ چہارم محاصل سالہ حساب
کر کے دیا پنڈت نے وہ مال لیکر وہان سے کوچ کیا اور امیر کو
رخصت دی انہون نے وہانسے کوکن کی راہ لی جو کچھ نقد
وجنس پنڈت سے وصول ہوا تھا تھوڑے ہی عرصے مین

کچھ صرف رفقا کیا اور کچھ فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا اب اس
عالم بیکاری و سفر مین نہایت تکلیف خرچ کی ہوئی اکثر ہمراہی
متفرق ہوگئے فقط پچاس جوان ہمراہ رہے یہانتک کہ بسوقت
کوکن مین پہنچے اوسوقت کچھہ خرچ پاس امیر اور اونکی رفقا کے
نہ تہا کہ صرف اسباب خورونوش کرتے ایک شخص نے رفقا مین
سے کہا کہ مین اپنی پگڑی بیچکر یارون کے واسطے کچھہ لاتا ہون
اوسنی بازار مین جا کر سوا روپیے کو پگڑی بیچی چار آنے کی افیون
اور ایک روپیے کے چنے خرید لایا اور سامنے امیر کے واسطے
تقسیم کے رکھدیے امیر نے افیون کا گھولوا بنا کر عادیون کو
دیا اور چنے جوش دلوا کر دفع گرسنگی کیا صبح کو وہان سے
کوچ کر کے موضع ترہک ناسک یہ کہ گلشن آباد مشہور ہے پہنچی
وہان چند امیر جو مسافر دوست اور متواضع تھے اونھون نے
ایک ہفتے تک ان لوگونکی دعوتین کین پھر وہان سے

صوبہ دار سے جو ایک پنڈت تہا ان سبکو نوکر رکھہ لیا چار
مہینے برسات کے اوسکے یہان پورے کئے بعد موسم بارش
ایک اور پنڈت نارو شنکر نام سرداران پیشوا سے کہ صاحب
سو مین پچہاڑ علاقہ مالوہ سے تہا وہان آکر ادترا اور احوال
امیر سے مطلع ہوکر مع رفقا اپنے ہمراہیون مین نوکر رکہا
اور اپنے مقام گاہ کو لیگیا ایک سال تک امیر اوسکی رفاقت
مین رہے انہین دنون مین امیر کے چہوٹے بہائی کرم دیخان
جو بطن حرم سے تھے بتلاش امیر گہر سے نکلے جستجو کرتے
ہوئے رفتہ رفتہ وہان پہنچے ملاقات باہم کر سے دونون
خوش ہوئے پہر امیر نے تعلق وہان کا قطع کر کے توجہ

طرف بہوپال کے فرمائی بیان پہنچنے امیر کا بہوپال مین اور زیادہ ہونا دولت و اقبال کا وہان

سن ایکہزار دوسو نو ہجری مین کہ اونہین دنون چہوٹے خان

چیلہ نواب حیات محمد خان والے بہوپال سنے دار فانی سے طرف عالم باقی کے انتقال کیا تہا اور اوسکا بیٹا امیر محمد خان مختار ریاست بنگیا تہا امیر اوس شہر مین گئے اور اوسی امیر محمد خان چیپیلہ مرحوم سے ملاقات کی اتفاق سے اسی زمانے مین درمیان امیر محمد خان مذکور اور غوث محمد خان فرزند نواب حیات محمد خان والے بہوپال کے نزاع و خلاف واقع تہا اسلیے امیر محمد خان نے امیر کو مع جماعت رفقا کہ اوندنون تین سو جوانان دلاور تہے نوکر رکہا ایک ماہ تک امیر اوسکے ملازم رہے اس عرصے مین نزاع و نفاق اون دونون مین زیادہ ہوا اور ہر ایک جنگ و جدل پر آمادہ ہوا غوث محمد خان نے تمام فوج کو امیر محمد خان سے الگ کر کے اپنے ساتہ موافق کر لیا امیر محمد خان کے پاس سواے نواب خان اور داراب خان رسالداران ملازم سرکار بہوپال اور کوئی نرہا

اور موافقت ان دونون کی بہی ساتہہ اوسکے اس جہت سے
تھے کہ یہ دونون غوث محمد خانکی طرف سے بسبب بخشش سابقہ کے
اپنی جان وناموس پر خوفناک تھے اور مآل سے اندیشناک
رہتے اختیار مہمات ریاست بالکلیہ امیر محمد خانکے قبضے سے
نکل گیا ظہور واردات مذکورہ اور وفور تنزلات مسطورہ سے
امیر محمد خان ناچار ہوکر قلعہ فتحگڈہ مین کہ قریب شہر کے ہے پناہ
گزین ہوا اور اس مدت مین ہرچند غوث محمد خان نے
بطمع مال وجاہ امیر صاحب مروت وشجاعت کو اپنے پاس
بلایا اور بہت سعی کی کہ کسیطرح یہ اوسکی رفاقت چہوڑکر میرے
ساتہی ہوجائین لیکن امیر نے بمقتضاے فتوت ومروت
ایسے تنگ وقت مین اوسکا ساتہہ چہوڑنا خلاف شرافت
جانا اور غوث محمد خانکے پیام کو نہ مانا نواب خان اور داراب خان
دونون پٹہانونکو اپنی دلاوری اور قوت بازو سے اوس

تہلکے مین تکلیف سے بچاکر صحیح وسالم دشمنون سے نکالدیا
اور اپنے بہائی کرم دیخان کو ہمراہ کرکے دریائے نربدا کے
پارا وترواد یا اور آپ کسی کام کو موضع سومین پچہاڑ مین وارد
ہوئے اتفاقاً اوسی روز اوس بستی مین ڈاکا پڑا اور دار وگیر مین
کچہہ زخم امیر کے پاونپر آیا وہانسے امیر دوبارہ بہوپال مین آئے
اس عرصے مین غوث محمد خان یہان بالاستقلال صدر نشین
حکومت بہوپال ہوگئے تھے لالہ ہمت رائے ساکن بلگرام جو دس
برس سے دیوان وہانکا تہا اور نواب حیات محمد خانکے طرفسے
بخطاب راجہ سرفراز ہوکر جملہ کاروبار ریاست پر صاحب اختیار
تہا اسمرتبہ امیر نے اوس سے ملاقات کی اور اظہار قصد نوکری کیا
رائے مذکور نے بواسطہ معرفت ومحبت سابقہ چاہا کہ امیر کو
وہانکا مختار فوج اور فسیاہ کرادے تو کہا کہ ہم تم اس ملک
مین پردیسی ہین مجہے اختیار امور ملکی حاصل ہے چاہتا ہون،

کہ مختار مہمات فوجی تم ہو جاؤ اور اسی ارادے پر غوث محمد خان سے
امیر کی ملاقات کرائی غوث محمد خان نے ملاقات مین امیر سے کہا
کہ تم ایک شخص خانہ جنگ ہو اور تمہین سے نے نواب خان داراب خان کو
کہ ہمارے قدیمی نوکر اور لاکھون روپیہ سرکاری کھاے ہوے
تھے اپنے سینہ زوری سے صاف نکالدیا مین ہرگز تمکو
نوکر نرکھونگا اور غوث محمد خان کے دلمین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ
شخص دلاور ہے اور مسافر مبادا قابو پاکر مثل داراب خان
و نواب خان منحرف و مخالف ہو جاے ریاست مین فتنہ
و فساد اوٹھاے امیر مایوس ہو کر اپنی فرودگاہ پر لوٹ
آے ہمت راے سے نے کہا کہ مین تمہاری ترقی بسبب دوستی کے
چاہتا تھا لیکن جب حاکم یہان کا تمسے بدظن ہو تو مین ناچار ہون
بلکہ یہان سب لوگ درپے میرے اخراج وایذا کے ہین
اکثر باتون مین مجھپر سختی کرتے ہین اب مین اپنا گذر یہان

نہین دیکہتا اور چاہتا ہون کہ چہوڑ دون چنانچہ راے مذکور
بعد اسکے عہدہ دیوانی سے استعفا دیکر دامن کشی کر بیٹہا بعد
اوسکے غوث محمد خان نے اپنے چیلون محراب خان اور
سلطانخان کو مختار ریاست کا کر دیا اوسوقت امیر نے ایدہر سے
توقع توڑکر اعتماد عنایت خداوند حقیقی پر کیا ایکبار انہین
دنون مین کسی فقیر کامل نے امیر سے کچہہ سوال کیا انکے پاس
اوسوقت آٹہہ آنے سے زیادہ کچہہ نتہا فوراً خدمتگار کے
ہاتہہ اونکے پاس بہیجی درویش نے بنور صفائی باطن حال قلت
آمد و کثرت خرچ اور اخلاص و بلند ہمتی امیر دریافت کرکے تین
چہڑیان اپنی ہاتہہ سے خدمتگار کو دین اور کہا کہ یہ امیر کو دیکر
کہنا کہ خداوند کریم تین طرفون کی سلطنت تمکو دیگا خدمتگار نے
اگر وہ تحفہ درویش امیر کو دیا اور ارشاد فقیر بہی امیر سے عرض کیا
چونکہ امیر کو اعتقاد فقرا سے بہت کچہہ تہا اس خبر کو مژدہ غیب

جانکر اوسپر اعتماد کیا آٹھہ آنے ہمراہیون سے لیکر اوس
فقیر کے پاس خود آے اور دست بستہ عرض کیا کہ یہ مال
اوسیقدر حاضر ہے حصۂ چہارم بہی عنایت ہو فقیر نے کہا
اب وہ وقت نکل گیا جاؤ جسقدر ملا اوسپر راضی ہوکر شکر الٰہی
بجالاؤ امیر ڈیرے پر لوٹ آئے تہوڑی دیر گذری تہی کہ غوث
محمد خان نے سو اشرفیان ہمدست اپنے معتمد کے بہیجین
اور امیر کو پیام نوکری دیا امیر نے وہ اشرفیان لیکر شکر خدا کیا
اور عنایت الٰہی شامل حال سمجھکر تاثیر دعاے درویش سے وسعت
رزق کا یقین کیا دوسری دن فجر کو غوث محمد خان نے محراب
خان چیلے کو امیر کے پاس بہیجکر انہین بلوایا اور نوکر رکہا
اون دنون فیض اللہ خان بنگش بہی کہ ذکر اونکا مفصل امیر کے
سردارون مین آئیگا وہان نوکر تہے اوسوقت مین فوج
ناگپور کی قلعۂ ہوشنگ آباد علاقہ بہوپال کو کہ تیس کوس پر پایہ

دریاے نربدا کے تہے گہیرے ہوے لڑتے تھے اور اہل
قلعہ کو نہایت تنگ کیا تہا راہ آمد و رفت مدد و رسد مسدود تہی
اور سامان فراغت مفقود سوار بہوپال کے قلعے والونکی کمک
کو پڑے تھے لیکن بخوف فوج ناگپور کوئی عبور دریا کرکے
قلعے مین جا نسکتا تہا غوث محمد خان نے کہ اپنے قلعے سے
نہایت متفکر تھے امیر کو بباعث شہرت دلاوری و جوانمردی
لایق اس کام کے جانا اور نوکر رکھکر واسطے معاونت
اہل قلعہ کے بہیجا امیر تین سو دلاور جوانون سے کہ سوار و
پیادہ تھے اوسی رات اوسطرف روانہ ہوے اور نربدا سے
آدہ کوس پر جہان سواران دشمن پڑے ہوے تھے اور
راہ آمد شد رسد و مدد اہل قلعہ پر روکے ہوے تھے پہنچے
اوسیوقت واسطے امتحان سواران دشمن اور دریافت حال
غفلت و ہوشیاری اونکی کے اودہر گئے نشیب و فراز مین

اوٹھتے بیٹھتے آہستہ آہستہ اونکی فرودگاہ تک پہنچے قریب فوج ایک
جگہہ چہپکر بیٹھے اور خوب غور سے خیال اونکی غفلت وہوشیاری کا
کیا جب اونکو غافل دیکھا تب یہ خیال کیا کہ اگر خدا ہمت دے
اور مدد کرے تو یہی وقت مطلب برآری کا ہے اور لوٹ جانا
بے مقصد حاصل کئے سبب خفت کا ہے اور علامت کم ہمتی کی
الحاصل اس ارادے کو بکمال ہمت وشجاعت دلمین مضبوط کرکے
لوٹ آئے اور اپنے ہمراہیون سے ملکر فرمایا کہ مین دریا کے
کنارے تک دیکھہ آیا لشکر دشمن سے کوئی فرد راہ مین نہین
چاہیے کہ شبا شب عبور دریا کرلین اور آمیر نے راز چہپانے
مین ہمراہیون سے یہ حکمت رکھی تہی کہ شاید احوال قرب لشکر
دشمن سنکر ہمت انکی ٹوٹ جاوے بیعلمی مین وہانتک لیے چلے
جب لڑائی سر آپڑیگی ناچار لڑینگے پس حسب الارشاد امیر ذوالاقتدار
سب نے چلنے پر کمر حمیت باندہی اور اوسی راہ نشیب وفراز سے

روانہ ہوے تہوڑی سی راہ طے ہوئی تہی کہ دشمن ظاہر ہوے
امیر نے فرمایا کہ اب تین غول ہو کر کے آگے پیچہے حملہ کرو اور لڑ کر تین
داد دلاوری و شجاعت دو شاید اللہ تعالی فتح دے اور
یہ فتح فاتح ابواب راحت ہو جب کسی نے سوائے جنگ چارہ
نہ دیکہا ناچار موافق حکم امیر تین گروہ ہو کر پے درپے باڑ ماری
اور حملہ کیا سواران دشمن کہ اس حال سے غافل تہے تین باڑ کی
پے چلنے سے سمجہے کہ لشکر بہت ہے گہبرا کر بہاگے تہوڑی دیر مین
پریشان ہو گئے امیر نے اوسوقت بہی جوہر ذاتی شجاعت
عرض کیا بہت کو تیغ و سنان سے مار لیا اور تہوڑونکو زخمی
کر دیا اور دریا کے کنارے سے آواز دی کہ بہت جلد تہوڑی
کشتیاں اسطرف بہیجو فوراً کشتیاں آئین امیر مع ہمراہیان
سوار ہو کر روانہ ہوے راجہ ناگپور کے آدمیون نے جو اوسطرف
قلعے پر مورچے لگائے پڑے تہے جمع ہو کر توپ بندوق کی

باڑین انیر بارین مگر حافظ حقیقی نے اپنی حفاظت مین مستبتیونکو
سلامت پایا اور کوئی آدمی همراهیان امیر سے زخمی بھی نہوا امیر
مع رفقا کشتیون سے اوترکر داخل قلعه ہوئے جو که قلعدار اوس قلعه کا
در پرده دشمن سے ملا ہوا تہا اوسنے اوسی وقت دشمن کو قلعے
مین لے لیا اور بے لڑے قلعه دیدیا امیر کا اونکی شجاعت مین کچهه
قصور نہوا تہا ناچار وہان سے لوٹے اور بہوپال مین آگئے
غوث محمد خان یهه سب حال انکے آنے سے پہلے سن چکے تہے
امیر سے نہایت خوشی کے ساتهه ملے شجاعت وہمت کے مدح
ہوئے اور پرانا قلعه اور فتح گڈه امیر کے سپرد کئے اس
عرصے مین افواج ناگپور نے اوس ضلع مین بڑے فساد اوٹہائے
اور سبب کنارہ کشی رائے ہمت رائے نظم ونسق اوس ملک کا
بگڑ گیا نواب حیات محمد خانکی بیگم نے جو اپنی عقل وہمت سے
مختار کل ہوگئی تہین جب دیکھا کہ اس کار مین کوئی قابل

انتظام ریاست نہین رہا مسمی مرید محمد خان کو کہ بھتیجا نواب
حیات محمد خان کا اور مرد ذی شعور تھا رام گڈہ سے طلب کیا
مشار الیہ نے کہ حال شجاعت و ہیبت امیر کا جانتا تھا بسبب ہونے
امیر کے وہان اختیار کلی اپنا غیر ممکن سمجھکر لکھہ بھیجا کہ فلانے
شخص یعنی امیر کو جو قلعے سپرد کر دیے ہین عجب نہین کہ کوئی
حرکت مردانہ کرے ریاست مین خلل انداز ہو پس لازم ہے
کہ اوسکو موقوف کرو اور جبتک وہ موقوف نہوگا مین وہان
نہ آونگا بیگم نے قبول کیا مرید محمد خان بھوپال مین آئے امیر
وہانسے رخصت ہو کر ضلع سرونج مین اگئے لکھا سردار علاقہ
دولت راؤ سیندیہ کے پاس ایک ہفتے تک امیدوار رہے
اور تنخواہ ایام امیدواری کی بزور شمشیر اوس سے لیکر پاس
بالا راؤ انگلیہ سردار علاقہ سیندیہ مذکور کے پہنچے دس بارہ
روز وہان بھی امیدواری کی انگلیہ مذکور نے جواب دیا کہ تمہارے

متعلق خرچ بہت ہے تمہارا گذارا یہان نہوگا اور حق ایام
امیدواری کے تلف کرنے کا ارادہ کیا امیر کٹار بغل مین چھپا کر
لیگئے اور قلعے مین جاکر ساتھہ کمال دلاوری کے سر دربار
کٹار نکالکر بالاراؤ کے سینے پر رکھدی اور تنخواہ ایام
امیدواری کی یون وصول کرکے بیغم وہراس قلعے سے
نکل آئے اگرچہ بعد دینے تنخواہ کے بالاراو نے امیر کے
ساتھہ دغا کرنا چاہا اور تکلیف دینے کا ارادہ کیا لیکن شیخ
کلف علی وغیرہ امرا نے جو اوسوقت اوسکے دربار مین حاضر
تھے بالاراو سے کہا کہ ایسے شخص دلاور کے ساتھہ
جسنے تمہارے قلعے اور تمہارے لشکر مین تنہا آکر تمہارے
ساتھہ شجاعت کی دغا کرنا اور تکلیف دینا خلاف آئین
سرداری ہے تب بالاراو اپنے ارادے سے پشیمان ہوا
اور امیر کو اپنے پاس نوکر رکھنا چاہا لیکن امیر نے قبول کیا

اور سرونج مین آکر چار مہینے بیکاری مین گذارے اور
وہین رہے اسمدت مین مرید محمد خان سے نے بہوپال مین
اختیار کلی پایا سب امراے ملک و سپاہ کو تابع اپنا کر لیا
اور خفیہ امیر کی طلب مین خط لکھہ بہیجا کہ پھلے ہمنے مناسب
وقت سمجھکر تمکو رخصت کیا تہا اب آنا تمہارا بہتر ہے جلد آکر
باہر شہر کے ڈیرہ کرو اور اپنے کو تلاشی روزگار مشہور کر کے
خفیہ تنخواہ ہمسے لیتے رہو امیر مرید محمد خان کی تحریر کے موافق
پانسو آدمیون سے بہوپال مین آئے شہر کے باہر ڈیرہ کیا
خفیہ مرید محمد خان کو اطلاع دی اونہون نے پوشیدہ
کچھہ روپیہ امیر کے خرچ کے واسطے بہیجدیا اور ظاہر مین کہلا
بہیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ تمہاری نوکری یہان نہوگی
مرید محمد خان نے کئی روز کے بعد قابو پاکر بیگم کو قتل کیا
اور راے ہمت راے کو نظر بند اور غوث محمد خان صاحبزادہ

نواب مرحوم کو گرفتار کرلیا القصہ بسبب امیر کے تمام شہر مین
عمل دخل مرید محمد خان کا بخوبی ہوگیا اور کسیطرفکا اندیشہ
اوسے نرہا اسی عرصے مین روز مبارک عاشورائے محرم
آیا ہمت رائے نگہبانون کو غافل پاکر رات کو وہان سے نکلکر بہاگا
اور سرونج مین آگیا اوندنون سرونج مین راجہ درجن سال
کہیچی حاکم تہا ہمت رائے نے راجہ سے ملاقات کی آمیر آٹہہ مہینے
مرید محمد خانکے ملازم رہے آخر بسبب پرخاش سپہ سالار رحیم خان
سردار فوج مرید محمد خان امیر بہی وہان سے کوچ کرکے
سرونج مین آگئے

ملنا امیر کا راجہ جیسنگہ اور درجن سال کہیچی راگوگدہ
والے سے اور بعد درستی اوسکے مقدمے کے چند روز
پاس پالا راو وغیرہ کے رہنا اور بہوپال مین پہنچنا

چند گہاٹ اور دوسرے مین دولت راو سیندہیہ نے ملک متعلقہ راجہ

جسونت سنگہ و درجن سال کہچی کر اسیہ راگہوگدہ والے کا ضبط کرایا
تہا اور اونکو راگہوگدہ سے نکالدیا تہا ناچار اون سرگشتگان
وادی غربت و کربت نے طریقۂ رہزنی و غارتگری اختیار
کیا اور اوس نواح مین تاخت تاراج شروع کی امیر بہی
سرونج سے کوچ کرکے اونکے شامل حال ہوکر برفاقت
اونکے لوٹ مار مین مشغول ہوسے جب یہ خبر سیندہیہ کو
پہنچی اوسے تدبیر تدارک کی فکر ہوئی اوسنے اور ہولکر نے
لچھمن راؤ جاگیردار سیت پور کو دو ہزار سوار و پیادہ مع پچیس ۲۵
ضرب توپ دیکر بمقام راگہوگدہ علاقہ تنجا علیپور واسطے تدارک
فساد راجہ مذکور کے بہیجا راجہ قلت سپاہ پر نظر کرکے
طرح دینے پر آمادہ ہوا امیر نے تسلی دیکر مقابلے پر انگیختہ
کیا آخر اون دونون سے نے پہلو تہی کی امیر نے فقط اپنی
فوج قلیل سے کہ دو سو آدمی تہے مقابلہ کیا اودہر سے

توپ بندوق کی باڑ چلی ادہر سے بہی اوولا اوسیطرح جواب
دیا گیا آخر غازیان نصرتمند نہ ٹہر سکے ایکبارگی دشمنون پر
حملہ آور ہوے عنایت الہی سے توپ بندوق کی باڑ پر حملہ کیا
اور کوئی دلاور جانسے نگیا سب دشمنون پر جا پڑے اور
تہوڑی دیر مین بہت دشمن مار لیے عنایت خان افغان
ہمراہی امیر نے لچہمن راو بنڈت سردار لشکر دشمن کو
بضرب شمشیر قتل کیا باقی ہر ایک جوان نے دو دو چار چار
دشمنون کو مار لیا بقیۃ السیف نے جو اکثر فوج اور افسر لشکر کو
مردہ پایا افسردہ دل پریشان خاطر ہزیمت کو غنیمت سمجہا
فتح وظفر نصیب امیر ہوئی اور شکست وگریز ابہد اسکے
حصے مین آئی دو کوس تک دلاوران لشکر امیر نے
فراریون کا تعاقب کیا پہر لوٹ کر اسباب غنیمت جمع کرکے
امیر کے پاس لائے عمدہ عمدہ اسباب انتخاب جنس

اس مرتبہ غنیمت مین ہاتھہ آیا امیر نے اُسیمین تقسیم کر لیا
خیمے اسقدر تھے کہ ہر ایک کو ملے کئی خیمے عمدہ اور ایک نفیس
پالکی امیر نے اپنے واسطے رکھی اوسیدن سے اللہ تعالے
نے امیر مبارک تقدیر کو پالکی نشین کیا القصہ امیر نے وہان سے
سالم وغانم کوچ کر کے مقام لٹیری علاقہ سرونج مین خیمہ
کیا اب بالا راو سردار سرکار سیندھیہ واسطے دفع شورش
کھیچیان مذکور بہت خدم وحشم کے ساتھہ آیا جو کہ اسکے
ساتھہ فوج کثیر تھی لہذا امیر نے راجہ کو صلاح دی کہ اب مقابلہ
مناسب نہین بلکہ طرح دینا واجب ہے چنانچہ راجہ بطرف
چندیری جھاڑ مین چلا گیا لیکن امیر نے اوسوقت بھی
ہمت کو نہ توڑا میدان نچھوڑا توپخانہ لچھمن راو کا جو لڑائی
فتح کر کے لیا تھا اپنے قبضے مین رکھا بالا راو بھی سمجھا
کہ اول تو یہ جوانمرد آسان توپخانہ نہ دیگا دوسرے بسبب

نہوں نے بار برداری وغیرہ کے لیجانا دشوار ہو گا آخر اوسنے
لیجانے کا بندوبست کرلیا اور دس ہزار روپیہ مین توپخانہ
اسے لیکر کہیچیون کا تعاقب کیا موضع کوروائی بہونرا سے
پر جو چندیری سے دس کوس پر ہے اگر مقام کیا وہان اپنی فوج
کے چار حصے کرکے واسطے بندوبست کہیچی مذکور کے مقرر کیا
اس مدت مین راجہ جیسنگہ نے بہی دس بارہ ہزار پیادہ
و سوار جمع کرلیے تھے اور ایک شخص شیرسنگہ نام کہیچی مذکور
کے بہائیو ن سے کہ مرد دلاور اسم بامسمیٰ شیر بیشہ شجاعت
تہا اوس سے آملا تہا ان سب کی صلاح اسپر ٹہہری کہ دلیرانہ
راگہوگڈہ کیطرف چلنا چاہیے چنانچہ جنگل کی راہ سے
راگہوگڈہ پہنچکر چاہا کہ بستی کو لوٹین مگر جو کہ لشکر قوی
سیندہیہ کی طرف سے وہان مقرر تہا قابو نپایا بنجارے
وغیرہ رعایا کو کہ باہر شہر کے رہتے تھے لوٹ لیا استعجال مین

اتفاقاً راجہ جیسنگھ اور راجہ درجن سال مین کہ اوسکا چچا تھا
کچھہ رنج ہوگیا اور درجن سال نے اوسکی رفاقت سے کنارہ کیا
اکثر ہمراہی راجہ کے اوسکے ساتھہ چلے گئے بعض کو کہ وہ
بہی ارادہ جدا ہونیکا رکھتے تھے شیر سنگھہ نے سمجھا کر روکا
اور راجہ جیسنگھہ سے کہا کہ تم جدا ہو جانے درجن سال
وغیرہ سے اندیشہ نکرنا کہ جس دن مین تنہا تھا
سپاہ سبندیہ سے میرا مقابلہ ہوا بفضل الہی مینے فتح پائی
اب کہ تمہارے ہمراہ اسقدر فوج ہے اور مین بہی ساتھہ
ہون دشمن کو ہٹا دینا کچھہ بات نہین راجہ جیسنگھہ کو اطمینان
ہوئی امیر سے پوچھا کہ تم کس غرض سے میرے ساتھہ
ہوے ہو اور کیا ارادہ ہے امیر نے کہا کہ اسوقت
مین تمہاری رفاقت چھوڑنا شرافت و آدمیت سے بعید ہے
انشاء اللہ تعالے جبتک مین تمہارا ملک تمکو نہ دلادونگا تمہارا

ساتھہ کبھی نچھوڑونگا راجہ اس بات سے بہت خوش ہوا
کہا کہ اگر اس شرط پر آپ قایم رہے تو اسکی خبر امین جو کچھہ ملک
و مال سے مجھے ملیگا نصف آپکو دونگا آخر دونون مین فوج بالاراؤ
چار گروہ ہوکر ہر طرف سے تعاقب انکا کرتے تھے لیکن راجہ
نے محنت و مشقت رات دن کے پہرنے کی اور ایک جگہہ
نہ ٹہیرنے کی اپنے اوپر گوارا کی تہی اسواسطے یہہ ہاتھہ نہ آتے
تھے اور فوج دشمن انپر قدرت نپاتی تہی اٹھارہ دن تک
امیر شب و روز تاخت و تاراج مین مصروف رہے اور اسقدر
محنت اپنے اوپر مقرر کی تہی کہ سوا ے کسی حاجت ضروریکے
گھوڑے لیسے نہ اوترتے اور تدبیر طعام یون کرتے کہ آٹا
کھین سے لوٹ لاتے اور گوندہ لیتے پہر برچھے سے
لکڑیان توڑ کر چقماق سے آگ نکالکر اوس آٹے کے پیڑے
بناکر برچھے کی نوک سے باٹیان پکاتے اور اوٹھا کر

گھوڑیکی پیٹھہ پر بیٹھے ہوے کھاتے ایکدن شیر سنگہہ نے
روبرو امیر کے کہا کہ اگلے زمانے مین پٹھانون نے ایسے ایسے
رستمانہ کام کیے ہین کہ نام دلیرانہ اونکا ابتک زمانے مین
یادگار اور مشہور ہر دیار مین ہے اب ایسے آدمی دنیا مین نہین ہے
امیر نے کہا یہہ اشارہ تمہارا بیشک میری طرف ہے اب مین
انشاء اللہ تعالے تنہا بالاراو سے مقابلہ کرونگا اور تمہین
شجاعت مردانہ دکھاؤنگا القصہ امیر یہہ ارادہ کرکے ایکدن صبح کو
مع یک خدمتگار لشکر راجہ جی سنگہہ سے جدا ہوکر ایک جنگل کی
طرف چلے قریب شام بالاراو کے لشکر کے متصل پہنچے چونکہ
تنہا تھے کوئی متعرض نہوا امیر بے تکلف فوج مین آئے
عقلاً دریافت کیا کہ بالاراو اسوقت توپخانے مین ہوگا دہین
چلنا چاہیے یہہ ارادہ کرکے ساتھہ کمال ہمت کے با اطمینان
آہستہ آہستہ توپخانے کیطرف چلے جس جگہہ سنتری کھڑا تھا

وہاں پہنچے اتفاق سے اوسنے بہی انہیں نہ ٹوکا یہانتک
کہ قریب بالاراؤ کے چلے گئے اور کسی نے نہ روکا اوسوقت
امیر نے سمند بادپا کو مہمیز کیا جب گہوڑا تیز ہوا باگ پہیری
بالاراؤ کے مقابل پہنچکر وار سنان آبدار کا کیا مگر قضا اوسکی
نہ تہی نیزہ بچا گیا زخمی نہوا اور بہت جلد مصاحب وہمراہی
اوسکے مستعد ہوگئے اپنے سردار کی جان بچانی کو اوسکے
حجاب ہوکر امیر سے طعن وضرب سنان وتیغ کے ساتہہ
پیش آئے امیر اونہیں مشغول جنگ تہے کہ بقیہ فوج بالاراؤ مسلح
وآمادہ ہوکر جمع ہوے سب نے اتفاق کرکے یہہ چاہا
کہ امیر کو قتل کریں یا گرفتار کرلیں لیکن واہ رے ہمت
واستقلال امیر کے کہ ایسی وقت میں اصلا خیال کثرت
اعدا نکیا اور جرأت وشجاعت میں کچہہ کمی نکی ایسے دلیرانہ
حملے کئے کہ سب دشمن پست وسست ہوے تہرا گئے

ہیبت وشوکت رستم دل سے قوی قوی جوانان وبوجہ
بزدلی بکریسے زائد خوفناک ہوسے امیر دشمنون کو قتل
کرتے ہوے صحیح وسالم ہجوم سوار وپیادے سے باہر نکلے
میدان مین بہ تجبر واحتشام تمام ٹہلتے رہے کسینے تعاقب نکیا
تب ایک وادی کی طرف بتلاش آبادی چلے تاکسی سے
راہ کا نشان دریافت کرین مگر چونکہ شام ہوگئی تہی اور وہ
جنگل ویران تہا کہین رستے کا پتہ نہ ملا رات بہر حیران
وپریشان پہرتے رہے صبح کو لشکر راجہ جیسنگہ کیطرف
راہی ہوے اور خیریت سے پہنچے مولف حقیر کہتا ہے
کہ اس جگہہ سے شجاعت وجفاکشی امیر کو غور کرنا چاہیے
کہ تمام دن دشمنون مین گہر کر لڑتے رہے رات بہر بیابان
غیر آباد مین بے آب وخور پہرتے رہے آٹہ پہر مین
دم بہر کہین آرام نہ ملا پہر صبح کو بڑے استقلال وثبات

حال سے راجہ کے دربار مین آئے القصہ راجہ اور اوسکے
ہمراہی شیر سنگہ وغیرہ کہ یہہ سب حال انکے پہنچنے سے پہلے سن چکے
تھے امیر کو دیکھکر کہڑے ہو گئے اور تہور و دلاوری سمجھکر مداح
ہوے بلکہ ہر ایک نے بے اختیار یہہ مصرع پڑہا ۵ این کار از تو آید
و مردان چنین کنند ۵ آب راجہ درجن سال وغیرہ جو رنجیدہ
ہوکر جدا ہو گئے تھے سب راجہ جیسنگہ سے آملے او متفق ہوکر
بالاراؤ سے لڑنیکا عزم جزم کیا بالاراؤ خبر اتفاق و عزیمت
دلاوران سنکر متفکر ہوا اسکی فوج تو پہلے سے بسبب
ہر روزہ رنج و تعب دوا دوش کے عاجز ہو گئی تہی غرض بدید
مقدمات ہذا بالاراؤ نے راجہ جیسنگہ کو صلح کا پیام بہیجا
اور بعوض صلح نصف ملک دینے پر راضی ہوا راجہ نے
بہی مناسب وقت سمجھکر صلح کو اس عوض مین بہتر سمجہا
صلح کر لی موضع چہرکون وغیرہ اپنے حصے مین لیا اور

راگھوگڈھ وغیرہ آدہا ملک سیندہیہ کے قبضے مین چہوڑ دیا
عساکر طرفین نے محنت و مشقت سے فراغت پائی فساد موقوف
ہوا اسوقت مین درمیان راجہ جیسنگہ اور امیر سنگہ کے رنج
ہوگیا اسواسطے کہ راجہ نے اوس سے بعد پانے ملک کے
تقسیم بالمناصفہ کا اقرار کیا تہا اور اب ایفاے وعدہ نکرسکا
غرض امیر سنگہ آزردہ خاطر اوس سے جدا ہوا اور کسیطرف
چلا گیا چونکہ یہی عہد و پیمان امیر سے تہے اب جیسنگہ اور
درجن سال کو انکی طرف سے بڑا اندیشہ ہوا آپسمین کہا کہ یہ پٹہان
صاحب ارادہ جوانمرد ہے مبادا وفاے عہد مین سستی دیکہکر
آمادہ پیرخاش ہو اور بندوبست اسکا ہمسے نہو سکے پس
مناسب یہہ ہے کہ کسی حیلے سے امیر کو مار ڈالیے پہر کوئی
مستحق تقسیم ریاست نرہیگا اور پورا ملک صلح مین ملا ہوا
ہمارے ہی پاس رہیگا غرض یہہ ارادہ بد مصمم و موکد کرکے

منتظر وقت رہے امیر ایکروز اپنی فرودگاہ سے بسبب تکلیف
پانوکے زخمکے کہ گہوڑے پر بیٹہنے سے اذیت پڑہتی تہی
پالکی مین سوار ہوکر حضرت مرتضے علی کی ٹیکری پر کہ سرونج مین
مشہور جگہہ ہے گئے تھے اور لشکر راجہ وہان سے قریب پڑا تہا
امیر نے کہ اونکے فریب سے آگاہ نتھے بوقت معاودت
چاہا کہ اوس لشکر مین ہوتے ہوئے اپنے مقام پر جائین
جسوقت اوس لشکر کے متصل پہنچے راجہ نا جوانمرد نے
اپنی فوج کو اشارہ کیا بہت بیرو تون نے امیر کو گہیر لیا
مگر ہیبت شجاعت سے قریب نہ آسکے دور سے پتہر مارتے تہے
جو دو چار جوانمرد امیر کے ساتہہ تھے اونہون نے امیر پر
ڈہالونکی آڑ کرلی تہی بہت صدمہ نہ پہنچنے پایا اور کرم خان
نے تلوار کہینچکر اونکا مقابلہ کیا بڑہنے ندیا امیر اوسوقت
ناچار تھے زخمکی تکلیف سے گہوڑے پر سوار نہوسکے

ورنہ اون مقہورون کو اس خطاے ناسزا کی سزا دیتے
انتقام واجبی لیتے جب یہہ خبر رفقاے امیر کو پہنچی وہ مسلح
و مستعد آ پہنچے اور چاہا کہ اون دغا بازونکو اس فریب کا
پورا عوض دین لیکن جیسنگہ حصول مقصد سے مایوس ہوکر
شرمندہ و خجل بعذر خواہی پیش آیا امیر نے بتکلف
رضامندی ظاہر کی مگر دل مین رنجیدہ ہوکر اوسکی رفاقت
چہوڑ دی جو کہ معالجہ جراحت پا مین مدت گذری کوئی شکل آمد کی
نرہی ہمراہیان امیر تکلیف خرچ سے تنگ آکر متفرق ہوگئے
زیادہ سو سوار و پیادے سے ہمرکاب نرہے اسی عرصے مین امیر
اکبر تبہ واسطے ملاقات ظہور اللہ شاہ صاحب درویش کے
جو بحالت جذب باہر شہر فرخ کے رہتے تہے گئے
خادمون نے امیر کے آنے سے شاہ صاحب کو اطلاع دی
عرض کیا کہ محمد امیر خان روہیلہ قدمبوسی کو آیا ہے فقیر صاحب نے

روبرو اپنے بلایا امیر حجرے مین گئے اوسوقت کچھہ
نقد وجنس سے امیر کے پاس نتہا کہ نذر درویش کرتے فقط
اخلاص ونیاز کو پیشکش کرکے بعد عرض سلام مسنون
مؤدب بیٹھہ گئے درویش نے پوچھا کیون آئے اور ہمارے
واسطے کیا لائے امیر نے کہا دل وجان سے حاضر ہون
باقی حال میرا خاطر عاطر پر پوشیدہ نہو کا خدام درویش نے
اشارہ کیا کہ اسوقت کچھہ نذر کرو امیر نے پٹکا جو کسی رفیق سے
لیکر باندہ آئے تھے کمر سے کہول کر پیش کیا فقیر نے کہا
اسکو مضبوط کمر سے باندہ لو امیر نے لینا دی ہوئی چیز کا
مناسب نجانا جب تکرار واصرار فقیر صاحب نے کہا اور
حاضرین محفل نے بہی اشارہ کیا امیر نے وہ پٹکا لیکر
پہر باندہ لیا درویش نے دعاے خیر دیکر کہا کہ یہان تو
انشاءاللہ العزیز صاحب ملک ودولت ہوگا اگر حصول رحمت

وآسایش مین تجھکو رنج ومشقت پہنچے صبر وشکر کرنا ثابت
قدم رہنا کہ ان مع العسر یسرًا ان مع العسر یسرا موکد ارشاد
رب صمد ہے امیر یہہ سنکر نہایت شادمان ہوے بعد
حصول اجازت رخصت ہوکر چلے جب باہر آئے ایک محتاج
عورت نے جو اوسی درویش خیر اندیش کے مریدون سے
تھی سوال کیا امیر نے وہی پٹکا کھولکر اوسے دیدیا فقیر نے
مطلع ہوکر اوسے اوسکے قبول کرنے سے منع کیا اوس
عورت نے حسب الارشاد مرشد پٹکا واپس کیا امیر فرودگاہ پر
آئے اور اوس روز دلمین خیال آیا کہ پہلے بھی دو بزرگون
نے بشارت حصول ملک و دولت کی مجھے دی ہے
اور اس تیسرے درویش بزرگ نے بھی امیدوار عنایت
الٰہی کیا ہے اب مناسب ہے کہ کمر ہمت چست باندہ کر
منتظر لطیفۂ غیبی کا رہون ٭ بہ بنیم کہ تا کردگار جہان ٭

دریں آشکارا چہ دارد نہان ✤ الحاصل سرونج سے
کوچ کرکے شجاعلپور میں آئے وہانکے عامل نے امیر کو
پیام نوکری بہیجا وکیل کی زبانی یہہ بات سنکر امیر نے
کچھہ عذر پیش کیا اسواسطے کہ امیر کو عزم بالاراو کا اوس جگہہ کے
لینے میں معلوم تہا وکیل عامل نے کہا کہ معلوم ہوا آپ
بخوف بالاراو عذر کرتے ہو امیر نے کہا نہیں بلکہ اسواسطے
کہ تمہیں قدرت میرے نوکر رکھنے کی نہیں ہان بعوض دس
ہزار روپیے کے مین ذمہ دار اس مہم کا ہو سکتا ہون
وکیل نے اس بات کو قبول کیا اور پانچہزار روپیے باجازت
عامل امیر کو اوسیوقت لادیے باقی کا بعد وفاے
وعدہ اقرار کیا امیر نے کچھہ روپیہ اوسمین سے اپنے
بہائی کرم دینخان کو دیکر واسطے نوکر رکھنے سپاہ کے بہوپال کو
بہیجا ہنوز وہ بہوپال نپہنچے تھے کہ بالاراو نے پانچ چھہ ہزار

پیادہ و سوار باقری ایک پنڈت اور عزیز خان نامی افغان
کے واسطے لینے تنجا علپور کے بھیجے منور خان اور
عمر خان دو پٹھان اور نامی جمعدار اوس فوج مین تھے
امیر نے اون پٹھانون کو کہلا بھیجا کہ ہم تم ہمقوم و ہم مذہب
ہین اور مین بعوض دس ہزار روپیے کے ذمہ دار اس جنگ
کا ہو گیا ہون تم بھی اگر میرے شریک ہو جاؤ مین زر مقررہ سے
نصف تمہین دونگا اونہون نے اس بات کو ننگ
افغانی سے بعید جانکر انکار صاف کیا اوسوقت غیب سے
امیر کے دل مین الہام ہوا کہ بے فائدہ خیال قلت و کثرت
سپاہ ہے فتح و شکست تو من جانب اللہ ہے کمر ہمت
چست باندہ کر اعدا سے مقابلہ کرنا چاہیے یہہ عزم مصمم کر کے
ہمراہیون کو لڑائی پر برانگیختہ کیا اور یون حکم دیا کہ ہنوز زخم
میرے پانو کے اچھے نہین ہوئی ہین لیکن مجھکو گھوڑے

پر بٹہاکر زخمون کو کپڑے سے مضبوط باندہ دو مین تمہارے
ساتہہ رہون اور تم سب مجہسے ملے رہو پریشانی سے بچو اور
جمع ہو کر حملہ کرو لشکر نے حکم امیر مانا فوج عامل نے بہی رفاقت
سے بچنا مشکل جانا بید لیسے ناچار دلاوران نامدار کے
ساتہہ ہوے جب بہادرون نے دشمنون کو بندوق کی زد پر
پایا باڑ مارتے ہوے بڑہے اور امیر سے بہی ساتہہ حملے
کے رہنے کو عرض کیا امیر نے کہا کہ تم پیادون پر حملہ کرو
مین سوارون پر جاتا ہون غرض لشکر ظفر پیکر پیادون پر
مثل صرصر پہنچا اور کشت عیش اعدا کو تباہ و خراب کرکے
کسیکا نخل ثبات جڑ سے اوکہاڑا کسیکو گرد باد حلقہ ہاے
طوق و زنجیر مین گہیرا امیر نامدار نے دس بارہ سوار سے
سوارونپر حملہ کیا تہا اور شیر بیشۂ صولت نے کئی صفونکو
پریشان کردیا عزیز خان سردار فوج حریف مقابل

ہوے ایک وار مین دا تا پا مدار سے کوچ کرگئے امیر
فوج کو چیرتے ہوے نیزے کے پاس پہنچے وہان ہیبت خمار
فوج کو پایا کہ زین پوشش بچہا کے بیٹہا پگڑی باندہ رہا تہا
درۃ التاج شجاعت نے اوس خود سر کے سر پہ پہنچکر
نیزے کی آنی سے اوسکے حلق کو ترکیا سر کاٹ کر نیزے پہ
رکہ لیا جس پر پگڑی باندہی جاتی تہی وہ بجاے دستار
نیزے کے سر پر رکہا گیا سپاہ نے جو افسر اور سردار کے
نے دیکہے دل باختہ جان بچانے کی فکر مین پڑے آخر
بیدست و پا ہوکر فرار کو قرار پر اختیار کیا سہمے و پریشان
ہوے امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے اور شکر
آلہی بجا لاے دلاوران نصرت قرین خوشی سے آرام مین
خوشدل رہے فراریان ہزیمت گزین ابتر و پریشان ودختہ
بالا اوسکے پاس پہنچے تیسرے ہی روز بکمال رنج و سوز

عزیز تہا مرید محمد خان کی طرف سے اوسکے تدارک کو آیا لیکن
کولیخان سے ملگیا اور دونون بے نے باتفاق بہوپال پر
عزم دست درازی استوار کیا راے ہمت راے سرونج مین
درجن سال کہیچی سے واسطے مدد کرنے نواب بہوپال
کے گفتگو کر رہا تہا کہ حق بمستحق کو پہنچے جب راے مذکور
نے مرید محمد خان سے سازش اوسکی دریافت کی تو اونے
لوٹ کر پاس کولیخان کے گیا بہوپال مین نواب
غوث محمد خان نے ہمراہیان مرید محمد خان کو اپنے
ساتھہ موافق کر لیا تہا اس شورہ و فساد مین جو مرید
محمد خان نے خبر ورود موکب اجلال امیر با اقبال سنی
بواسطہ معرفت سابقہ رفاقت کا طالب ہوا اور باصرار
کمک چاہی امیر نے عذر کیا کہ مین بالا راو کا نوکر ہون
یہان نہین رہ سکتا آخر بعوض ہزار روپیہ طلب

بالاراؤتک وہان کا رہنا منظور کیا جب کو لیخان نے باتفاق
وزیر محمد خان جدید سپاہ نوکر رکھکر بہوپال کا قصد کیا
اکثر سرداران مرید محمد خان اوس سے جدا ہوکر غوث محمد خان
سے ملگئے ایک فساد عظیم بر پا ہوا بلکہ طوفان سے
تمیزی اوٹہا مرید محمد خان نے جب کوئی صورت بچاؤ کی
ندیکہی تو بالاراؤ کو کمک پر بلایا اور قلعے مع ملک دیدینے
کا اقرار کیا بالاراؤ مع کمینو کلب علی وغیرہ آپہنچا
مرید محمد خان نے قلعہ فتح گڈہ حوالہ بالاراؤ کیا اور
آپ شہر سے نکلکر بالاراؤ کے لشکر میں خیمہ زن ہوا بالاراؤ
نے قلعے مین تہانہ کلب علی کا مقرر کردیا آپ باہر
ٹہرا نا القصہ ادہر مرید محمد خان شہر سے نکلا اور شہر مین
عمل دخل غوث محمد خان کا ہوا اودہر کو لیخان اور وزیر محمد
خان سپاہ جرار لیکر دس بارہ کوس پر آپہنچے

بالاراؤ نے اندیشہ کیا کہ اگر کپتان بنظر حفاظت قلعے مین رہا
اور حریف سے یہان مقابلہ ہوا تو عہدہ برائی دشوار ہوگی
پس حکم حفاظت قلعہ امیر کو دیکر کپتان کو بلالیا امیر نے
بسبب نہونے رسد کے قلعے مین عذر کیا بالاراؤ نے
کہا مین رسد غلہ وغیرہ بہت جلد بہیجتا ہون اور عنقریب فوج
لکہوا اور بابو سنیدہیہ کہ یہان سے نزدیک پڑی ہے
لاتا ہون امیر ناچار قلعے مین فروکش ہوے بالاراؤ اور
مرید محمد خان بطرف بہیلسہ گئے کولیخان اور وزیر محمد خان
نے بہوپال پر قبضہ کیا ہمت راے کو واسطے انتظام
علاقۂ بیرسیہ کے بہیجا تا شہر سے بیدخل اور دورہ ہوجاے
امیر نے چند روز انتظار رسد کر کے بالاراؤ کو خط لکہا
اوسنے جواب مین بعد عذر خواہی لکہہ بہیجا کہ دولت راؤ
سیندہیہ نے واسطے گرفتاری لکہوا کے حکم کیا تہا

وہ یہہ سنکر بہاگ گیا ہے اور سپاہ مین تہلکہ عظیم
برپا ہے چندروز اور صبر کرو ہمراہیون کو تسلی دو
بعد اسکے جب امیر کو تاب تحمل بار انتظار نرہی اور بے غلہ
وغیرہ قیام وہانکا محال سمجہا تو بین قلعے کی شہر والون پر
مارنا شروع کیا وزیر محمد خان نے بدید خرابی شہر
کہلا بہیجا کہ اتحاد مذہب وہمگہری سے یہہ کام خلاف ہے
جواب پایا کہ اپنے مسلمان بہائیون کو بہوک پیاس کی
تکلیف مین پانا اور باوجود قدرت رحم نہ کہانا کب قرین
انصاف ہے تب نادم ہوکر کہانا پکواکر ہمراہیان امیر کو
بہیجا سبنے کہایا ایک ہفتے یونہین گذر ہوئی تو پونکی
اگ سے کہانا پکتا رہا ایذا کا نتیجہ آرام تہا حاصل یہ اس مدت مین
وزیر محمد خان نے قلعہ مانگا اور امیر کو اپنے پاس بلایا
کبہی سوالے انکا کچہہ جواب نہ پایا تب اونہون نے ادہر

بایوس ہوکر بالاراؤ سے تین ہزار روپیے اور قلعہ گوڑگانوہ
کے عوض بوساطت وکلاے دانشمند مصالحت کی
بالاراؤ نے معاملہ درست کرکے اپنے بخشی شیام لال کو
امیر کے پاس بہیجا اور اونہین اپنے پاس بلایا اوسوقت
امیر نے ملازمان نواب حیات محمد خان مالک ریاست کو
بلاکر قلعہ سپرد کیا اور انکو قلعہ دینا مناسب نجانکر متعلقان
وزیر محمد خانکو بحراست قلعے سے اونکے پاس بہیجا دیا
آپ قلعے سے سامان و سلاح جسقدر لے سکے لیکر
باہر نکلے پہلا مقام قریب شہر تہا وزیر محمد خان کے
سر مین خیال فساد پیدا ہوا پیام دیا کہ تمنے جو کچہہ قلعے
سے لیا ہے واپس کردو ورنہ تمہارے حق مین بہتر
نہوگا امیر جوانمرد نے کہلا بہیجا مینے یہہ سامان بزور
بازو سے مردانہ لیا ہے تمہین اگر مردانگی کا دعوا ہے

آؤ لیلو بسم اللہ ہمین گوسے وہین میدان اور مینے
جو تمہارے متعلقون کو حفاظت سے تمہارے پاس
پہنچا دیا شاید اوسکے بدلے مین تمہنے مجھے ایذا پہنچانے
کا ارادہ کیا ہے وزیر محمد خان بہت پشیمان ہوے
امیرنے دوسرے کوچ کا قصد کیا اسی اثنا مین معلوم ہوا
کہ بالا راو فوج کثیر لشکر قریب شہر آپہنچا امیر نے
اودہر جانا چاہا اب وزیر محمد خان نے بواسطے
حمیت اسلام امیر کو اپنی طرف بلایا خدا واسطے طالب
مدد ہوا امیر نیک نہاد نے اول اوسکی بدروشی
یاد دلائی خجل کرکے آخر شریک حال ہوے وزیر محمد خان
نے شہر سے نکلکر لڑنے کا ارادہ کیا اور امیر نے اوسے
اس قصد سے روکا اسلیے امیر قرین صواب دید ... ات
تہی لیکن اوسنے اپنے عزم پر عمل کیا شہر سے نکلکر رسالہ

خاص نواب حیات محمد خان ہمراہ لیکر تمام فوج کو تین گروہ
کیا لڑائی شروع ہوئی ہر جماعت اپنے مقابل سے ملگئی
اسوقت بابوجی سیندہیہ نے جو سرداران بالارائو مین دلاور
جنگ آزمودہ تہا رسالہ خاص نواب صاحب پر سخت حملہ
کیا انہون سنے بہی پاے ثبات مضبوط گاڑلیا دونون
طرف سے بہت دیر تک دلاوری وہمت ظاہر ہوئی اگرچہ
کسی نے ضرب وطعن مین کمی نکی لیکن فوج سیندہیہ کو
غلبہ ہوا لشکر نواب پر مغلوبی ظاہر ہوئی قریب تہا
کہ رسالہ شکست کہاے اور پیچہے ہٹ جائے مگر امیر نے
آگے بڑہکر دشمنون کو ڈانٹا اور دوستون کو للکارا
ادہر ہٹنے والون کو نیزہ بڑہاکر ہٹایا اونکا غلبہ گہٹایا
ایدہر گہٹے ہوونکا دل غیرت دلاکر بڑہایا انکو یہہ سنایا
کہ تمنے نادانی سے اول میری رائے نمانی تدبیر محکم

سے یہی بات جانی بڑے جوش و خروش سے میدان

میں آئے اعدا سے مقابلہ کیا اب پست ہوتے ہو ننگ

ناموس کے ساتھ ملک و مال بہی کھوتے ہو خبردار ثابت

قدم لڑتے رہو اگر تاب ثبات نہو لڑتے ہوئے شہر تک

ہٹو اور شہر پناہ کو پشت پناہ کر کے ٹہیرو اور خوب لڑو

سب نے اس صلاح پر اصلاح امیر کو مانا رات کو محض

خیر اور صاحب رائے کو خیر خواہ جانا شام تک لڑتے ہوئے

لڑتے رہے رات کو دونوں لشکر جدا ہو کر ہر ایک علیحدہ

علیحدہ خیمہ زن ہوئے امیر اوس رات قریب شہر کے

ایک باغ میں ٹہرے جس وقت رستم زرخش سوار روز کی

آمد آمد کا شور ہوا اور سپہ سالار انجم مع فوج اوسکی ہیبت سے

بہاگا امیر نے مع رفقا باغ سے نکلکر یہہ تدبیر کی کہ

ایک نشیب میں قریب باغ چہپکر بیٹہہ گئے اور کرم محمد خان سے

کہ غزیز قریب رئیس بھوپال کے تھے اور اکثر حال انکا
ہمراہیان امیر مین انکا بلا کر کہا کہ تم سوار ہو کر فوج حریف
پر حملہ کرو جب وہ بڑھین تم ہٹو یہانتک کہ او نہین یہانتک
لے آؤ ذرا اور عالیشان اکبر محمد خان سے نے تنہا فوج دشمن پر
حملہ کیا دشمنون سے نے تنہا دیکھکر طمع کی پکڑنا یا مارنا
چاہا چارون طرف سے سمٹکر امیر آئے یہہ قراولی کرتے
لڑتے ہوے موقع مقررہ پر لے آئے جب یہہ اوس
نشیب مین اوترے دشمن گھیرے رہے وہان اکبر
محمد خان گھوڑا بڑھا کر نکل گئے امیر نے اعدا کو زد پر پاکر
بندوق کی باڑ ماری ایک وار مین تمام فوج حریف کا
کہ سواران پنڈارہ سے تھے اور اکبر محمد خانسے لڑتے ہوے
آئے تھے کام ہو گیا اور دشمنون کو یہہ بڑا صدمہ پہنچا
امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے چونکہ اونکو نہین

بدفعات تحریر دولت راؤ سیندہیہ واسطے گرفتاری لکہوا
سردار کے آئی تہی اسلیے بالاراؤ نے توقف دینکا
مناسب نجانکر بعد مصالحت کوچ کیا اکبر محمد خان جسکا ذکر ابہی
ہوچکا ہے قوم پٹہان خانوادہ مرزی خیل سے جنمین
آجتک حکومت ریاست بہوپال ہے بڑی شریف جوانمرد
جوہر تیغ شجاعت بحر ذخار سخاوت تہے جبسے امیر تہور تخمیر
سخاوت پناہ کے ساتہہ ہوے آخر وقت رفیق و مشیر
رہے امیر کی رفاقت مین بڑے بڑے کام کیے
مستحق عنایت ہوگئے بعد پانے ریاست کے سرکار
امیر سے بڑی جاگیر پائی عمائد مین مشخص امراے امیریہ
مین بعنایات خاص آقا مختص تہے سنہ ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون
ہجریہ مین قاصد خلد ہوے بعد اونکے اونکے جانشین
میان بہادر محمد خان مرد آزادہ روش سادہ مزاج ابتک

اس ریاست مین جاگیردار بزرگون کے شمار مین ہین
روزگار دولت وزیریہ مین کسی امر خلاف رضاے سرکار
کے مرتکب ہونے سے مورد عتاب ہوکر وطن کو چلے
گئے تھے زمانہ سلطنت علیہ مین آپہر سے خداوند وقت
کے عہد مین اپنی جاگیر پر بحال ہوے مع اولاد دعاے
بندگان سرکار مین اوقات خوش بسر کرتے ہین القصہ
بعد گذرنے اوس حال کے وزیر محمد خان نے
بہت چاہا کہ امیر ہمارے پاس رہین امیر نے مناسب
نجانا نرسے نواب بہوپال سے ملے اونہون نے
شجاعت وہمت کی تعریف کرکے بڑی محبت اور دلجوئی
سے اپنے یہان امیر کو رکھا اور نگہداشت سپاہ کی
اجازت دی وزیر محمد خان رشک وافسوس مین
اپنے مقام کو چلے گئے امیر نے ہرطرح نواب کو راضی

رکہا امور ریاست مین خیر خواہی ظاہر کی بسبب فتنہ و فساد
کے تحصیل ملک موقوف تہی امیر نے تحصیل اطراف
کر کے آٹہہ مہینے تک سپاہ کو خرچ دیا اور قریب دس ہزار
آدمیون کے لشکر کر لیا جو کچھہ نواب کے یہان سے ملتا
سپاہ کو دیتے بعض اوقات اہل شہر سے بطور مصادرہ
کچھہ وصول کر لیتے چندی اسیطرح گذری جب کوئی
صورت نہ دیکھی نواب سے رخصت چاہی نواب نے
انکار کیا اور پوچہا مجہے کسکے سپرد کرتے ہو امیر نے
کہا تمہین حافظ حقیقی کو سونپا پہر وزیر محمد خان سے
نواب کو ملوا دیا دونون مین صفائی کرادی ہنگام وداع
امیر نے کہا مین تمہارا دوست ہون جب کوئی سخت
کام درپیش آئے مجہے اطلاع دینا انشاء اللہ تعالے
جان و مال سے اعانت مین دریغ نکرونگا نواب

بطور تحفہ وقت رخصت چار توپین اور ایک ہاتی باصرار
دیتے تھے امیر نے قبول نکیا اور کہا مجھکو ایک شمشیر خونریز
اعداکلید فتح وظفر اور ایک اسپ تیز باد پا سہ سیر حصول
مقاصد مین کافی وافی ہے اگر کسیوقت ایسی چیزون کی
ضرورت ہوگی منگوالونگا فقیر مؤلف کہتا ہے کہ یہانتک
متفرق احوال سیر وسفر امیر کے جو جمع کئے گئے
موافق بیان مؤلف امیرنامہ فارسی کے تھے اوسکے
مطابق متعلق باب اول متضمن آغاز کتاب کے کئے گئے
آگے تیسرے باب سے ذکر آئیگا امیر کے ہولکر سے
ملنے کا وہان سے آخر تک اپنی تحقیق کو بھی دخل دیا جائیگا
اب دوسرے باب مین اوسیطرح مختصر حال سرداران
دکن قوم مرہٹہ کا لکھا جاتا ہے بعض کتب مورخین متاخرین کے
مقابلے سے کہ مورث فوائد جدید ہو اور ناظرین کتاب کو

احوال بزرگان جسونت راؤ ہولکر مع بعض حالات

اونکے ہمعصر امیر معلوم ہوجائے

دوسرا باب احوال سرداران دکن قوم مرہٹہ کے بیان مین

ذکر راجہاے قدیم کتب مبسوطہ تواریخ مین مفصل مذکور ہے
یہان اوسکا بیان کیا ضرور ہے فقط حال راجہ سا ہو پسر
سنبہا پور سیوا لکہا جاتا ہے اوسکا دادا سیوا اگرا سیہ قوم
مرہٹہ سے کرناٹک مین پیدا ہوا جوانی مین زور بازو و یاوری
بخت سے کچہہ صحرائی جمع کرکے سپہ سالار بنکیا و دو چار قلعے
اطراف کے لیکر مدعی جہانداری ہوا جسا کہ حضرت ماثر
سلطان اورنگ زیب تاج آرا عالمگیر شاہ اوسکی سرکوبی کو
آئے ناتجربہ کار نے مقابلہ کیا بہت جلد شکست کہاکر
بہاگا غازیان منصور قلعونکا انتظام کرکے لوٹ آئے
چندروز سیوا پریشان پہرا آخر نادم ہوکر بوسیلہ راجہ جیسنگہہ

والے جب پورسنہ ۷۲ اکہزار بہتر ہجری مین حاضر دربار
شاہی ہوا بعد چند روزہ حضور بخوف گرفتاری پہر دکن
کیطرف بہاگا اور فساد اوٹہاتا رہا بحالت بغاوت
سنہ ۹۰ اکہزار نوے ہجری مین مرگیا اوسکے بیٹے سنبہانے
بہی وہی طریقہ اختیار کیا پانچہزار مفسدون کے ساتھہ
فساد انگیزی مین مصروف تہا آخرافواج شاہی نے آکر
اوسے قتل کیا اور اوسکے اہل وعیال کو اسیر کرلیا ساہو
اوسکا بیٹا مدت تک قید سلطانی مین رہا بعد قتل
سنبہا کے اوسکے بہائی سنتا نے نشان فتنہ انگیزی
اوٹہایا وہ بہی مجاہدان سپاہ عالمگیر شاہ کی ہاتھہ سے
مارا گیا قسمت کی یاری اور بعض امرا کی طرفداری سے
ساہو پسر سنبہا بحکم سلطانی قید سے رہا ہوا بخطاب
راجہ اور منصب ہفت ہزاری سرفراز ہوکر وطن کیطرف

رخصت کیا گیا ساؤ آخر سنبہا مفسد کا بیٹا تہا اوسکی
راہ چلا لشکر کثیر جمع کرکے قلعہ ستارہ وغیرہ لیکر شہر پونا
کو اپنا دار الریاست مقرر کیا کسینے سرکوبی جو نکی اوسکے
سر مین سودا سے شاہی پیدا ہوا اور یہہ دانشور جوانمرد منتظم
آدمی تہا دو چار راجہا سے قرب و جوار اوسکے مطیع ہو گئے
خیال خام سے نے کچہہ پختگی پائی جب باغ عمر کو خزان پیریسے
خراب اور بہار حیات کو پا بر کاب پایا اوسنے خلاف
اور امرا سے کے پسند نکیا کہ برادران نالایق خویشا وند ناکارہ سے
کسیکو اپنا جانشین کرے بلکہ اپنے مصاحبون سے
بعد امتحان عقل و فراست کسیکو ولیعہد کرنا چاہا اور اسی
خیال سے بالاجی وغیرہ آٹہہ سرداروں کو جو اوسکے
مصاحب تہے ایک بزم خاص مین جمع کرکے تین لیمو
منگوائے اور اونکے آگے رکہہ سب ہر ایک سے کہا کہ ان

تینون کو ایک دوسرے پر رکھدو سات امرا اس بات کو
نسمجھے تین لیمو اوپر تلے نرکھہ سکے خواص ہر ایک کے
جاتے رہے ششدر ہوگئے ناچار معترف عجز ادراک ہوے
بلکہ حل کرنا اس معمے کا امکان سے خارج سمجھے بالاجی
پنڈت آٹھوان اونمین کا بڑا عقیل ذہین خوش نصیب منتظم
آدمی تہا اوسنے اپنی اونگلی سے تین چہلّے نکالکر لیمو کے
نیچے رکھے اور سوال کا جواب خوب ادا کیا نہ تنہا راجہ اور
حاضرین سے آفرین کہی بلکہ جسنے سنا بیساختہ تحسین
کی راجہ نے اوسیوقت کنجیان قلعون اور خزانون کی
سپرد کین اپنا جانشین کرکے سپاہ و ملک کے
امرا سے نذرین دلوادین اور پیشوا خطاب دیا بعد چند
روز کے سنتا لاولد مر گیا بالاجی بجاے اوسکے حاکم ہوا
ہرچند بعض بدخواہان ریاست کے اغوا سے سنتا کی زوجہ نے

ایک لڑکا اپنی قوم کا جسے متبنے کیا تہا ساؤ کا بیٹا مشہور
کرکے مستحق حکومت بتایا لیکن اوسکے دروغ نے
فروغ نپایا پیشوا نے اوسے مقید کیا آپ حکمرانی کرتا رہا
اوسکے وقت مین ملہار نام ایک شخص قوم ہولکر سے
شکستہ حال بے برگ و نوا فوج مین کسی ہمقوم رسالدار کی
بارگیری کرتا تہا جو کہ کچہہ عمال اطراف نے بالاجی سے
انحراف اختیار کیا تہا اسے اونکی گوشمالیکا خیال ہوا فوج
جو اوسطرف جانیکو مقرر کی اوسمین وہ رسالدار بہی تہا
جسکے یہان ملہار رہتا تہا رسالدار نے بپاس ہمگہری
اوسسے اپنی لڑکی کی شادی کردی اور عوض اپنے لڑنیکو
بہیجا ملہار سے لڑائیون مین اچہے اچہے کام بن آئے اور بڑے
رتبے کو پہنچا اسیطرح قصہ ہے جنگو نام قوم سیندہیہ کے
بہی پہنچا جو کفش بردار تہا سیندہیہ کا کہ وہ ایک روز پیشوا کے

جوتے لئے کہین بیٹھا تھا اتفاق سے خواب نے غلبہ
کیا جوتے ہاتھہ مین لئے ہوئے سینے پر رکھکر سو گیا
دونون ہاتونسے بڑی احتیاط کے ساتھہ دبائے تھا
بالاجی کسی حاجت کو اوٹھا کفش بردار کو نیا پایا چاہا کہ خود
جوتے پہنکر باہر جاے جوتے بھی نپاے ادہر اودہر
دیکھا ایکطرف کفش بردار پر نظر پڑی کہ جوتے سینے
پر رکھے ہاتہہ سے دبائے سو رہا ہے بالاجی یہہ حال دیکھکر
خوش ہوا اور یہہ خیال کیا کہ اس شخص نے جوتونکی
اسقدر حفاظت کی اگر کوئی بڑا کام اسکے سپرد کیا جاے
بیشک بڑی احتیاط عمل مین لائے بالاجی اسی فکر مین
تھا کہ خدمتگار خفتہ بیدار بخت کی آنکھہ کھلی آقا کو سر پر
کھڑا پاکر پریشان ہوا ڈرا اوسنے تسلی دی مطمئن کیا
اوسیوقت خلعت عنایت کیا اور کسی منصب بلند پر مقرر

کردیا تا آنکہ ارکان دولت سے ہوگیا آخر مین بہی جنکوجی سیندہیہ اور ملہار راو کُل کاروبار ریاست کرتے تھے جب پیشوا مرگیا اوسکا بڑا بیٹا باجی راؤ مسند حکومت پر بیٹھا تب اوسکا چہوٹا بہائی چمنا آیا نائب بڑے بہائی کا اور مختار مہمات ملک رہا

بیان دکھنیونکے دخل پانیکا سلطنت ہندوستانمین

عہد سلطنت بادشاہ جہجاہ محمد شاہ سلطان دہلی مین محمد خان بنگش نواب فرخ آباد نے جمعیت کثیرہ فراہم کرکے بندیل کھنڈ پر لشکر کشی کی اور راجہ چہتر سال بوندیلہ سے محاربات عظیمہ کرکے کالپی مہوبہ وغیرہ علاقون پر حکومت پائی پہر قلعہ جیت گڈہ کو گہیرا راجہ مذکور ایک سال تک محاصرے مین مصروف جنگ رہا آخر مغلوب وتنگ ہوکر باجی راؤ پیشوا سے مدد وکمک چاہی وہ ساٹھہ ہزار پیادہ

وسوار ہمراہ لیکر ادہر متوجہ ہوا موضع جہتنا پر جو متصل
جیت گڈہ کے ہے آکر بندوبست مدد و رسد افغانان
بخوبی کیا فوج بنگش نے تنگ آکر عزم جزم کیا کہ قلعے پر
حملۂ سخت کرکے فتح حاصل کرین اور یورش کرکے
قلعہ لے لیا اب بالاراو نے انہین قلعے مین گہیر لیا اور
تنگ کیا بنگش مصالحت کرکے لوٹ آیا راجہ چہترسال
اپنے قلعے مین آیا اور شکر اعانت باجی راؤ ہوا کہا کہ
تمہارے حسن سلوک کا کچہہ عوض مجہسے نہین ہوسکتا
تمنے بڑا احسان کیا ہے میرے دو بیٹے صلبی ہین
اور تم بہی بجاے فرزند کے ہو مین اپنے ملک کے
چار حصے کرکے دیتا ہون دو ربع دونون لڑکون کے
ایک حصہ تمہین بطور ہدیہ دیتا ہون چہارم میرے مصارف
کو رہیگا باجی راؤ نے قبول کیا گو بندپنڈت کو اپنی طرف سے

اوس حصے کے انتظام کیواسطے چھوڑکر خود دکن کو لوٹ گیا
چند سال کے بعد چھترسال راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے بیٹون
مین باوجود تقسیم پدری ملک ومال پر منازعت ہوئی بڑا بھائی
جو رجوع بطرف درگاہ شاہ رکھتا تھا امداد شوکت شاہی سے
مستقل راجہ ہوا ملک ومال مقبوضہ برادر بزور لیکر اوسے
نکالکر حکومت کرتا رہا چھوٹا بھائی مضطر ناچار جلاے وطن
کرکے باجی راؤ پیشوا کے پاس بتوقع اعانت وعنایت
آیا اور بعد ملاقات مدعا کہکر بعوض دلادینے حصہ موروثی
کے اداے زرکثیر کا وعدہ کیا باجی راؤ فوج جرار ہمراہ لیکر
دوبارہ بندیل کھنڈ مین آیا برادر ظالم نے درگاہ شاہی
مین اطلاع دی بحکم سلطانی گردہر ناگر صوبہ دار الہ اباد
مع لشکر اوسکی مدد کو آیا دکھنیان بے دولت تاراج
ملک بندیل کھنڈ مین مصروف ہوے اور فوج شاہی کا

مقابلہ کیا صوبہ دار مارا گیا لشکر شکست پاکر پریشان ہوگیا
باجی راؤ فتح پاکر دونون بہائیون سے نقد و جنس
بہت کچھہ لیکر مقر اصلی کو لوٹا یہہ واقعہ سنہ ۱۱۳۲ مین واقع ہوا
بعد چند سال کے سنہ ۱۹ جلوس محمد شاہ مین باجی راؤ نے
مع جنکوجی سیندہیہ و ملہار راؤ ہولکر کے قصد ہندوستان کیا
لشکر جرار سے حرکت کرکے ملک گجرات اور مالوہ پر
قبضہ کرلیا اور انتظام کرتا ہوا دریاے نربدا سے ادہر
اوترآیا اوجین مین داخل ہوا راجہ جیسنگہ والے جیپور
صوبہ دار اوجین اوندنون وہین تہا کہا گیا ہے
کہ باجی راؤ کا اسطرف آنا اوسیکے اشارے سے تہا
راجہ نے اوسی ملک واسطے استحکام رابطہ اتحاد کے
صوبہ اوجین اوسکے حوالے کیا وہان باجی راؤ نے
اپنی طرف سے پرگنہ مہید اور اندور ملہار راؤ کو اور

علاقہ اوجین جنکو جی سیندہیہ کو جاگیر مین دیکر آپ گوالیار
کیطرف چلا اوس ملک مین پہنچکر قبضہ اپنا کیا صوبہ
داران اگرہ و اجمیر سے زر معاملہ لیا راجہ گوہد سے
بعد مجادلۂ دو ماہہ غالب آکر علاقہ بہداور آیا اوس سے
زر مصالحہ وصول کرکے میان دوآب مین آکر شورش
برپا کرنیکا خیال دلمین لایا لیکن دستور الممالک نواب
منصور علیخان والے لکھنؤ سدراہ ہوے جمنا پر آکر بوقت
عبور چار پانسو آدمیون کو دکھنیون مین سے کشتہ و خستہ
کیا باجی راؤ اودہر مجال دخل نپاکر دہلی کی طرف پہرا اور میلہ
کالکا کا لوٹ کر لوٹا اب فوج شاہی اوسکی گوشمالی کو
متعاقب چلی باجی راو یلغار کرتا ہوا براہ اوجین دکہن کو
چلا گیا اور تہوڑے دنون کے بعد راہی عدم ہوا
بالاجی بڑا بیٹا اوسکا مسند حکومت پر بیٹہا منجہلا رگنا تہہ

حقیقی چہوٹا بہائی مسند نشین کا نایب اور شمشیر بہادر
چہوٹا جو طوائف سے تہا دیوان ہوا بالاجی نابہا کے
جو بڑا بیٹا باجی راؤ کا اور جانشین پدر تہا تین بیٹے ہوے
بڑا الیسواس راؤ منجہلا او دہو راؤ چہوٹا نرائن راؤ دوسرا
بہائی بالاجی کا لاولد تہا اوسنے بہاؤ نامی ایک طفل
ہمقوم کو متبنےٰ کیا ۱۱۵۶ ہجری مین راجہ سوائی جیسنگہ
والے جیپور فوت ہوا اور اوسکا بڑا بیٹا راٹہور ایسری
سنگہ جو بطن دختر راجہ جودہپور سے تہا جانشین پدر
ہوا چہوٹا بہائی مادہو سنگہ سیسودیہ جو دختر راجہ
اودیپور کے پیٹ سے تہا بہائی سے رنجیدہ ہو کر
اپنے نانا رانا سے اودیپور کے پاس چلا گیا رانا
نے اپنے ایک قریب سردار کیشو راؤ نامی کو پاس ملہار
پسر باجی راؤ پیشوا کے بہیجا اور واسطے اعانت و امداد

اپنے نواسے کے بلوایا بعد فسخ اور دلا دینے ملک کے
ایک کرور روپیے کا وعدہ کیا بالاجی نے قبول
کیا اور ملہار رائو ہولکر کو لشکر دیکر اس مہم پر مامور کیا
ہولکر اودیپور مین آیا راجہ جگت سنگہ والے اودیپور نے
واسطے استحکام روابط اتحاد کے ملہار راو سے
پگڑی بدلی یہہ ایک رسم ہے تمام اہل ہند مین عموما اور
خاندان راجپوتان مین خصوصا معہود واسطے استواری
مواثیق عہود و اخوت و محبت کے جیسے عرب مین
محالفہ ملہار راو نے واسطے دلا دینے ملک کے
ہمراہ مادہو سنگہ جیپور پر لشکر کشی کی اور ایسری
سنگہ سے مدتون تک لڑتا رہا جب عقدہ اس
مہم کا اوسکے ناخن سعی سے نکھلا تو ضلع جیپور کو
لوٹ کر گذر کرنیمین مصروف ہوا اس عرصے مین

ایسری سنگہ والی جیپور نے کیشوراؤ کو جو ماموں
مادہو سنگہ کا ہوتا تہا بلایا اوسنے باوجود روکنے
ملہارراؤ وغیرہ کے نمانا چلا گیا ایسری سنگہ نے
نظربند کرکے زہر دلوا دیا جب یہہ بدعہدی راجہ سے
دیکہی کارپردازان ریاست اوس سے منحرف ہوگئے مادہو
سنگہ سے ملک جیپور سپرد کردینا چاہا اور ملہارراؤ
کو کہ بوندی پر مقیم تہا بلایا ملہارراؤ سانگانیر پر آیا اور
ایسری سنگہ کی گرفتاری کا ارادہ کیا ایسری سنگہ
ناچار ہوا اور زہر پیکر مرگیا منتقم حقیقی نے وہی سزا اوسکو
دی جو اوسنے کیشوراؤ سے بدسلوکی کی تہی سنہ ۱۱۶۵ھ
مین مادہو سنگہ کامیاب ہوکر حاکم جیپور رہا ملہارراؤ نے
وہانسے کوچ کیا مادہو سنگہ ایفائے اقرار زر مقررہ
نکرسکا ملہارراؤ اوسکے عوض مین ٹونک ٹوڑے

مالپورے پر قبضہ کرکے مہیسر کی طرف چلا گیا
دوسرے سال مین بعد اسکے مابین نواب منصور علی خان
والے لکھنؤ اور نواب احمد خان بنگش رئیس فرخ آباد
کے مقاتلہ و مجادلہ ہوا راجہ نول رائے نائب
منصور علی خان کا لڑائی مین مارا گیا بنگشون نے
آلہ آباد تک ملک منصور علیخان کا لے لیا منصور علیخان
دہلی مین آئے اور بطلب مدد وعدہ زر کثیر کے ساتھہ
خط ملہار راؤ ہولکر کو لکھا ملہار راؤ سنہ ۱۱۶۴ھ مین براہ کالپی
فرخ آباد پر آیا شمس آباد مین مکانات نواب
بنگش کے خراب کیئے دہلی سے منصور علیخان بھی مع
فوج فرخ آباد کی طرف آئے نواب احمد خان بنگش
ان دو فوجون سے لڑنیکی مجال نپاکر فراری ہوا کوہ
کمایون پر پہنچکر وہان کے راجہ سے کوہستان دشوار

گذار مین ماہین طلب کیا ملہار راؤ اور نواب منصور علیخان
بہی متعاقب کو ہ کمایون تک گئے لیکن تنگئی راہ و
سختی مسکن دشمن سے تنگ ہوکر بوساطت نواب الاجاہ
حافظ الملک حافظ رحمت خان حکمران ملک کٹہیر صلح کرلی
منصور علیخان نے ساٹہہ لاکہہ روپیہ اور نصف ملک
نواب بنگش کا دیکر ملہار راؤ کو اجازت واپسے وطن
دی نیمہٴ باقی بنگش کو معاف کیا سنہ ۱۱۶۷ ہجری مین راجہ
بہاؤ پسر خوانده پور باجی راؤ باشارهٴ سورجمل جاٹ
والے بہرت پور بسواس راؤ نابہا اپنے عم کو تخت
دہلی پر بٹہانے کو لایا جنکو جی سیندہیا اور ملہار راؤ
وغیرہ بڑے بڑے امرا دکن کے لشکر جرار ہمراہ لیکہ
ملازم رکاب آقا ہوئے اسوقت مین سلطنت دہلی
بنیان متزلزل ہے نظم و نسق مین ہزار فتنے خلل انداز

ہین نہ شاہ کو رعایا کی خبر ہے نہ رعایا کو شاہ کا ڈر ہر دہے
کو ہمسری مہر کا سودا ہے ہر قطرے کو برابری بحر کا
دعوا سورجمل دہلی کے محاصرے مین تہا نواب نجف خان
بہادر اوسسے سرگرم مقابلہ و مقاتلہ تہے ہنوز دکہنیان
برگشتہ بخت منزل مقصود کو نہ پہنچے تہے کہ سورجمل کا
نجم اقبال احتراق مین آیا زخم گولی مورچال مین مارا گیا
فوج اوسکی پریشان ہوکر بہرت پور کو گئی احمد شاہ ابدالی
مع لشکر خونریز و توپخانۂ آتش انگیز حسب الطلب نواب
نجیب خان کابل سے کوچ کرکے اٹک سے اوترآیا راجہ
بہاو پیش قدمی کرکے پذیرا ہوا دہلی ہوتا ہوا پانی پت
پر پہنچا اکثر امرائے شاہی مثل احمد خان بنگش اور
دوندیخان و حافظ رحمت خان و شجاع الدولہ احمد شاہ سے
ملکر شامل اوسکے لشکر کے ہوے دکہنیون سے

تاب محاربۂ عساکر اسلام نلاکر گرد اپنی سنگر بنایا درانیون نے
انکا محاصرہ کیا تفصیل اس جنگ عظیم کی کتب تواریخ مین موجود
ہے آخر بہاؤ اور بسواس راؤ اور جنکوجی سیندہیہ کارزار
مین بہ کار زار علف تیغ آبدار اہل اسلام ہوے ملہار راؤ
جان بچاکر اور دکہنی شکست فاش پاکر بہاگ گئے احمد شاہ
مظفر و منصور چند روز دہلی مین رہکر کابل کو لوٹ گیا ملہار راؤ
نے بعد چلے جانے احمد شاہ کے میدان خالی پاکر جواہر
سنگہ پسر سورجمل پر جو بوقت مقابلہ احمد شاہ موافقت
سے دست بردار ہوا تہا لشکر کشی کی دکہنیون کے
اقبال پر ادبار غالب تہا اس مرتبہ جنگ مین جو بمقام
کومہیر علاقہ بہرت پور واقع ہوئی تہی کہنڈی راؤ ہولکر پسر
ملہار راؤ مارا گیا القصہ جواہر سنگہ نے ملہار راؤ سے
صلح کرلی عذر خواہی کرکے لشکر کشی کا خرچہ ہرجہ دیکر

رخصت کیا ما دہو راؤ منجھلا بیٹا نابہا کا مسند نشین ہوا
اوسنے اپنے چہوٹے بہائی نرائن راؤکو اپنا نائب
کیا جب امیر الامرا نواب نجیب خان سے کہ مختار المہام
سلطنت دہلی تھے دنیا سے انتقال کیا امراے دولت
مین باہم نزاع اور نظم و نسق مین خلل واقع ہوا تو جواہر سنگہ
جاٹ نے وقت پاکر پاپکا انتقام لینے کا عزم کیا اور
دکھنیونکو مدد پر بلایا پہر ملہار راؤ ہندوستان مین آیا اہمرتبہ
اوسنے جواہر سنگہ کو قلعہ اکبرآباد خالی کرا دیا خود دہلی
جاکر شاہ عالم سے زر معاملہ لیا مسند اکبرآباد بنام
جواہر سنگہ لکھوا دی پہر دہلی سے کوچ کرکے جیپور پر
آیا چونکہ کارپردازان جیپور نے بعد چلے جانے
دکھنیون کے ٹونک ٹوڈہ مین پہر اپنا عمل دخل کرلیا
تہا اس مرتبہ ملہار راؤ نے اونہین تنگ کرکے

سند علاقہ ٹونک اور پرگنہ رام پورہ کی اپنے نام
لکھوالی اور تھانے ہٹھاکر دکن کو چلا گیا الحاصل
مادہوراو نے اپنے حکومت کے عہد مین جی آپا قایم
مقام جنکوجی سیندہیہ کو بڑے لشکر سے مہم جودہپور
پر مقرر کیا جی آپا نے اوس ملک مین آکر جودہپور اور
ناگور کو گھیرا راجہ بجے سنگہ والے جودہپور ناگور مین
تہا جی آپا نے کچہہ فوج جودہپور پر چھوڑ کر آپ ناگور
کا محاصرہ کیا آخر بجے سنگہ نے تنگ آکر دو سپاہیون
کو بوعدۂ انعام و جاگیر واسطے قتل جی آپا کے اوسکے
لشکر مین بہیجا دونو سپاہی اوسکی فوج مین گئے
فریب سے آپسمین لڑے جب مقدمہ بغرض فیصلہ جی آپا
تک پہنچا دونون نے روبرو جاکر موقع پاکر چھری سے
اوسے مار لیا لشکر دکن آوارہ و سراسیمہ درہم و برہم

ہوا رانوجی سیندہیہ چھوٹا بیٹا جنکو سیندہیہ کا بڑے
بھائی کے مارے جانے کی خبر سنکر غمناک و مضطر
ہوا بڑے غضب اور غصے سے حرکت کرکے بافوج جرار
وتوپخانۂ آتش بار علاقہ جودہپور مین آیا اور تمام ملک کو
تاخت تاراج سے خراب کیا آخر راجہ بجے سنگہ نے
ناچار ہوکر مصالحت کی صوبۂ اجمیر عوض صلح دیا ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ سالانہ بطور نعلبندی ہمیشہ مقرر کیا انوجی تہانہ اجمیر
مین بٹہا کر دکن کو لوٹ گیا چونکہ ٹونک کو بعد چلے جانے
ملہار کے پہر جیپور والون نے لے لیا تہا اسواسطے
ملہار ۱۱۶۸ ہجری مین پہر نے نہایت سپاہ ہمراہ لیکر
ٹونک مین آیا بعد لوٹ و مار کے قلعہ بہوم گڈہ پر جواب
مشتہر بہ امیرگڈہ اور دارالحکومت رئیسان خاندان عالیہ
امیریہ کا ہے مورچے لگائے پندرہ روز تک

لڑتا رہا بے خالی کئے بڑواڑے گو گیا وہاں سے زرمعاملہ
لیکر پھر ٹونک پر آیا اور بعد تین مہینے کی لڑائی کے قلعے
پر قابض ہو کر زمین سے برابر کیا پھر ٹونک مین تہانہ
بٹھا کر جے پور سے زرمعاملہ لیتا ہوا طرف بندیلکھنڈ کے
گیا اور عالم پور مین متصل جالون اجل طبعی سے مر گیا
چونکہ ملہار راؤ کے اور کوئی لڑکا سوا کھنڈیراؤ کے
نہ تہا اور وہ کہمیر کے محاصرے مین مارا گیا جیسا اوپر
مذکور ہوا اسلیے اہلیابائی زوجہ کھنڈیراؤ نے
جو دکن مین تہی بعد فوت ملہار راؤ تکوجی نامی ایک
شخص ہمقوم کو متبنّےٰ کر کے بجائے ملہار مسند نشین کیا
انہین دنون مین مادہو راؤ پیشوا سردار جملہ سرانِ
دکن نے بھی جانب ملک عدم سفر کیا رگناتہہ پسر
بلجے راؤ مسند حکومت پر بیٹھا نرائن راؤ برادر خورد

مادہوراؤ کو بدستور پیشدست رکہانا بہاپڑ نویس اور
سکہارام کہ زمان مادہوراؤسے کاردیوانی کرتے
تہے بدستور اپنے عہدسے پر قایم رہے یہانتک
کہ رانوجی سیندہیہ بہی مرگیا مہاجی سیندہیہ بڑا بیٹا
اوسکا جانشین پدر ہوا وقوع اس واقعے کا سنہ ۱۱۹۲
مین ہوا ہے رگناتہ راؤ پیشوا کے سرمین بہر سوداے
فاسدنے جوش کیا ہندوستانکا نظم ونسق ابتر پاکر
ادہر قصد کیا نرائن راؤ اپنے بہتیجے کو بجاے خود
چہوڑکر امراکو عہدونپر مقرر کرکے آپ باتفاق مہاجی
سیندہیہ کوچ کرتا ہوا موضع کوہدمین آیا مہاجی
سیندہیہ نے بدخواہی سے تہوڑے مال پر
رانائے کوہدسے صلح کرادی رگناتہ راؤنے
مہاجی سے رنجیدہ ہوکر اوسے مہم تنیر گدہ پر نامزد کیا

خود دکھن کو لوٹ گیا اودہر نرائن راؤ پونان پر قابض
اور چچا کی اطاعت سے منحرف ہوگیا تہا ہرچند رگناتہہ
نے تدارک اوسکا چاہا کچہہ نکرسکا کیونکہ نانا پہڑنویس
وغیرہ اوس سے متفق تہے زوجہ رگناتہہ راؤ نے
جو بڑی عاقلہ تہی ایک پوربیے کو جو داروغہ توپخانہ
تہا طمع مال و جاگیر دیکر قتل نرائن راؤ پر آمادہ کیا
داروغہ مذکور نے مکان سے نکلتے ہوے نرائن
راؤ کو زخمی کیا وہ مجروح ہوکر چچا کے پاس آیا اور
کلمات عجز زبان پر لایا یہانتک کہ چچا کو رحم آگیا
لیکن توپخانے والون نے اوسکے چہوڑنے
مین اپنی گرفتاری سمجہکر اوسے زندہ نچہوڑا رگہناتہہ
راؤ نے بے اندیشہ حکومت کرنے لگا بوجہ لاولدی
امرت راؤ ہمقوم کو متبنے کیا نانا پہڑنویس

کہ نرائن راو کا رفیق تھا اوسکے قتل سے کمال آزردہ
ہوا تھا لیکن تنہائی سے ناچار ہو کر کسی سے از دل
نہ کہہ سکا جب مہاجی سیندہیہ تیرگڈہ سے شکست
کہا کر اوجین مین آیا اوسوقت سکہارام دوسرا
دیوان پیشوا کا رگنا تہہ راو سے موافق ہو گیا اور
ماناجی پہانگڑی کو کہ دوسرا ابٹیار انوجی سیندہیہ
کا تہا رگناتہہ سے خلعت امارت دلوا کر جانب
ہندوستان بجاے مہاجی سیندہیہ روانہ کیا
پر اوسنے درباب اطلاع معزولی مہاجی سیندہیہ
راگہو مانکیا وغیرہ سرداران لشکر کو بہیجے اور واسطے
رفاقت واعانت ماناجی پہانگڑی کے تاکید لکہی
راگہو نے گو مہاجی سے الگ ہو گیا آخر دونوں مین لڑائی
ہوئی پہلے روز فوج مہاجی مغلوب ہوئی دوسرے

دن گوشائیون کی جماعت نے اسکی مدد کی اور اسے
راگھو مانگیا پر فتح حاصل ہوئی راگھو مارا گیا نانا جی اپنے
معاون کے مارے جانے کی خبر سنکر شکستہ
دل راہ سے لوٹگیا نانا پھر نویس نے جو مہاجی کا طرفدار
تہا دس لاکہہ روپیے اوسے بہیجدیے اور سپاہ جدید
نوکر رکہنے کو لکہا اور بہ نیت فساد پونا سے رگناتہہ کا
نکالنا چاہا چنانچہ اوسے ترغیب کی کہ اسوقت جانب
حیدرآباد کوچ کرنا اور نظام علیخان سے ملک لینا
مناسب ہے رگناتہہ اسکے فریب مین آگیا اور باشکر
کثیر مع راگہوجی گہونسلہ راجہ ناگپور حیدرآباد کو روانہ ہوا
بعد اسکے نانا نے مہاجی سیندہیہ کو پونا مین
طلب کیا اور اوس سے کہا کہ زوجہ نرائن راؤ متوفی
حاملہ ہے جو لڑکا اوسکے پیٹ سے پیدا ہو وہ مالک

ریاست میں تو اوسکی طرف سے منتظم ملک ہوکر قابض
پونا رہا اوسطرف رگناتہہ راؤ جو واسطے حیدرآباد
سے ملک لینے کو گیا تہا اسنے مقابلہ و مجادلہ بہاگ کا
لوٹ کر پونا مین آنا مناسب وقت نسمجھکر خاندیس
کیطرف چلا گیا اور انگریزون سے خواہان امداد ہوا
جنرل نستر نے ایک کنپو اطراف پونا سے اور دو
کنپو اطراف سرونج سے اوسکی اعانت کو تیار کیئے
نانا پہڑنویس نے جو بڑا فیلسوف تہا رگناتہہ کو لکہہ بہیجا
کہ اگر تم انگریزی فوج اسطرف لاؤگے تو مین اس
ملک کو ایسا ویران و تباہ کرونگا کہ پہر کبہی آباد نہوسکیگا
پس اپنے ملک کو آپ برباد کرانا یہہ کیا عقلمندی ہے
رگناتہہ اس امر مین متفکر ہوا دانشوران فرنگ نے
بیفائدہ جنگ سے منع کیا مصالحت کی صلاح دی اوسنے

بموجب صوابدید مشیران دانشمند پیام آشتی پہڑنویس
نے جواباً لکھا کہ تا وضع حمل زوجہ نرائن راؤ تم
کوپر گانو مین مقام کرو خرچ تمہارا مین پہنچاتا رہون گا
اگر وہ لڑکا جنی تو صاحب ملک وہ طفل ہے اور جو
لڑکی پیدا ہوی تو تم مختار ہو مخاطب کو یہہ بات قبول ہوئی
انگریزی فوج اپنے مقر کو لوٹ گئی بعد وایسی سپاہ
انگریزی نابہا نے قیام رگناتہہ کوپر مین بہی پسند کیا
بلکہ اوسکو قلعہ دہوڑپ مین بطور نظر بندون کے
رکہا وہ مع متعلقان وہین رہا کیا سنہ ۱۱۹۰ھ مین زوجہ نرائن
راؤ سے لڑکا پیدا ہوا بعضے کہتے ہین نابہا نے
جعل کیا کوئی طفل مولود الحال لیکر اوس عورت کو
دیا بہر حال وہ لڑکا نرائن راؤ کا بیٹا مشہور ہوا مادہو راؤ
اوسکا نام رکہا گیا القصہ رگناتہہ چار سال تک

قلعہ دہوڑپ مین رہا وہین دو لڑکے اوسکے ہوے
ایک معروف بہ جمنا آپا ثانی دوسرا مشہور بہ باجی راو ثانی
اب نانا بہا مادہو راو کے نام سے حکومت کرنے لگا
رگناتہ راو کو مع زن و فرزند قلعہ دہوڑپ سے نکالکر
کوپرگانو مین دریاے گنگا گداوری کے کنارے نظربند
رکہا اسی عرصے مین میجر پاپہن صاحب نے مع
چند پلٹن انگریزی حسب استدعاے رانا سے گوہد
قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور تہانہ دکہنیون کا وہانسے
اوٹہا کر حوالہ راناے مذکور کر دیا ازان بعد میجر مذکور کوچ
کرکے ضلع سرونج مین آیا مہاجی سیندہیہ نے
خبر نکلجانے قلعہ گوالیار کی سنکر بحکم نانا پہڑنویس
بافوج جرار ادہر قصد کیا اور اوجین ہوتا ہوا سرونج
مین آیا بعزم رزم فتح کرکے بواسطہ دانشمندان

خیرخواہ فوج فرنگ سے صلح کرلی راناے گوہد نے
بہہ خبر سنکر سیندہیہ کو لکھا کہ فقط انگریزوں سے صلح
کرنیمین فائدہ کیا ہے مجھسے صلح کرو تو مین قلعہ بادگر
تمہارے سپرد کردون سیندہیہ نے اوس سے
بہی مصالحت کی رانا نے حسب وعدہ قلعہ پہر اوسے
دیدیا فوج فرنگ سرونج سے اوسیطرف چلے گئے
راناے گوہد بعد چند روز کے سیندہیہ سے متوہم
ہوکر طرف کراولی کے بہاگا فوج سیندہیہ متعاقب
جاگرگرفتار کرلائے قلعہ گوالیار مین قید کیا اندنون مین
آغا شفیع بہانجا ذوالفقار الدولہ نواب نجف خانکا
اپنے ماموں کا جانشین دہلی سے آگرہ فتحپور سیکری
مین چند روز شامل حال افراسیاب خان چیلہ
نواب نجف خانکے رہا چونکہ آغا شفیع تیز مزاج اور

زر و رنج تھا اسلیئے افراسیاب خانسے اوسکی نہ بنی
افراسیاب خان سنے مرزا احمد بیگ ہمدانی کو جو امرائے
نجف خان سے تھا مع فوج اوسکی جاگیر دہولپور سے
طلب کے اپنا شریک کیا اور اوسکی صلاح سے آغا شفیع
کو براہ فریب اسمعیل بیگ برادرزادہ احمد بیگ کے ہاتھہ
سے مروا ڈالا بعد وقوع اس واقعے کے درمیان
ہمدانی اور افراسیاب کے کہ ہر ایک بادہ غرور سے
مست تھا نفاق پیدا ہوا چونکہ نفاق بیخ کن خانہ دولت
ہے گوشائین ہمت بہادر نے جو عمدہ سرداران
سرکار نجف خانسے تھا دیکھا کہ ان دونون امرامین
نا اتفاقی ہوگئی نجف قلیخان چیلہ نواب نجف خان
اپنی جاگیر ریواڑی مین سے ہے سیندھیہ کو لکھا
کہ یہہ وقت فرصت ہے اگر ہمت کو کارفرما کر بات

بیکار دوست کا ہی دشمن اسطرف متوجہ ہوا امید ہے
کہ شگوفۂ مراد شاخ دولت سے شگفتہ ہو سیندیہ ہیہ
نوپسنگر گوالیار سے کوچ کرکے دریاے چنبل سے
ایدہر آگیا اسی اثنا مین زین العابدین خان نام آغا شفیع
مقتول کے ایک چیلے نے افراسیاب کو بفریب
اپنے آقا کے عوض مین قتل کیا مضمون جزا سیئہ
سیئۃ مثلہا متیقن نزدیک و دور ہوا فوج افراسیاب
بے سروافسر سیندہیہ سے آملی سیندہیہ کا دل اس
امر سے اور قوی تر ہوا تا آنکہ فتحپور مین پہنچکر فوج ہمدانی
کے مقابل ہوا آخر بحملات دلیرانہ مرزا سے خودسر
کو مغلوب کر کے مطیع کیا پھر وہان سے دہلی جاکر شاہ
عالم بادشاہ کی زمین بوسی سے شرف یاب ہوا
سند اکبر آباد سے اپنے نام لکھوائی بادشاہ فلک جاہ

واسطے دورے کے دہلی سے باہر ٹے سیندہیہ
حاضر رکاب تہا ساٹہہ لاکہہ روپیہ نذرانہ راجہ پرتاب سنگہہ
سے وصول کیے حضرت جہان پناہ وہان سے
جانب دار الحکومت عنان تاب ہوے سیندہیہ راہ سے
رخصت ہوکر متہرا مین پہنچا وہان راجہ بروہ سنگہہ
کشنگڈہ والہ سیندہیہ سے مستدعی اعانت ہوا یہہ ظاہر
کیا کہ راجہ پرتہی سنگہہ ولی جیپور کے دو بیٹے ہین
چہوٹا بہائی پرتاب سنگہہ راجہ بنگیا مانسنگہہ اپنے
بڑے بہائی کو جو میرا نواسہ ہے بیدخل کرکے نکال دیا
اگر تم مدد کرکے حق مستحق کو دلادو یعنی بجاے پرتاب سنگہہ
مانسنگہہ کو مسند حکومت ریاست جیپور پر بٹہا دو
تو مین ایک کرور روپیہ تمہارے نذر کرون سیندہیہ
نے یہہ بات قبول کرکے جیپور پر فوج کشی کی

قریب لال سونٹہ کے خیام لشکر استادہ کیے اس
عرصے مین نواب ہمدانی جو مع فوج ہمراہ کھنڈی راؤ
برادر انباجی انگلیہ سردار سیندہیہ مہم کھیچی واڑہ پر گیا
ہوا تھا بعد فتح لوٹ آیا اور شامل حال پرتاب سنگھہ
راجہ جے پور کے ہوگیا راجہ جیپور مع ہمدانی اور فوج
جودہپور کے جسے اپنی کمک پر جودہپور سے بلایا تھا
شہر سے نکلکر مقابل سیندہیہ ہوا لڑائی شروع
ہوئی اثناے جنگ مین ایک گولہ توپ فوج سیندہیہ
کا اوس درخت کے ایک ڈالے پر لگا جسکے نیچے
ہمدانی بیٹھا تھا اور گولہ مع شاخ ہمدانی پر گرا ہمدانی اس
صدمے سے مرگیا شام کو جو لڑائی موقوف ہوئی
تھیو سنگھہ کپتان فوج سیندہیہ کا جو بسبب دوستی
نواب ہمدانی کے راجہ جیپور سے پوشیدہ ملگیا تھا

اپنا کنبہ ہمراہ لیکر لشکر جیپور مین چلا گیا سیندھیہ نے
یہہ حال دیکھکر جنگ کے طرح دی اور پیادہ لوٹ بہرتپور
اکبرآباد کو چلا گیا اسمعیل بیگ برادرزادہ ہمدانی کا جو
جانشین عم مرحوم ہوا تہا متعاقب آیا قریب اکبرآباد
لڑائی ہوئی سیندھیہ نے شکست پائی اسمعیل بیگ
ظفر نصیب نے آگرہ کے قلعے سے مورچے لگائے
دہولپور تک سیندھیہ کا پیچھا کر کے طرف گوالیار کے
بھگا دیا رانی خان نام ایک سردار فوج سیندھیہ کا
راہ مین ہمراہیون سے جدا ہو کر دوسری طرف سے
کچھہ فوج کے ساتھہ لشکر اسمعیل بیگ پر جو قلعے کو
گھیرے ہوئے تہا آگرا اور مورچے اوس لشکر
کے قلعے پر سے اوٹھا دیے اسمعیل بیگ یہہ سنکر
لوٹ آیا اور رانی خان سے لڑکر اوسے جانب بہرتپور

سے کیے بہگایا دوبارہ محاصرہ کیا اسی زمانے مین غلام قادر
خان پسر ضابطہ خان جاگیردار غوث گدہ کہ زور پاکر شاہ
دہلی سے بخلاف تہا اور بادشاہ مناسب وقت نپاکر
اوسکا تدارک نکرتا تہا اور بہ بہانہ ملک گیری حکمت عملی
سے اوسے شامل فوج بیگم شمرو ملازم سلطانی کر دیا تہا
دریائے جمنا سے عبور کرآیا بیگم نے اوسے اپنی لشکر مین
نہ آنے دیا غلام قادر خان نے غضبناک ہوکر نمک
حرامی پر کمر باندہکر محلات شاہی پر گولے مارے اور
قلعۂ علی گدہ فتح کرکے کول سے کوچ کیا مع پچیس ہزار
پیادہ و سوار آگرے مین آکر شامل حال اسمعیل خان ہوا
عہد و پیمان تقسیم ملک باہم محکم کرکے رانی خان کے
نکالدینے کا عزم بالجزم کیا اور موضع چاکسو پر جو
بہرتپور سے پانچ کوس پر ہے مقابلہ و مقاتلہ کرکے

اوسے بہگا دیا باآنکہ فوج بہرتپور اوسکی معاون تہی لیکن
وہ ثابت قدم نرہ سکا اور بہرتپور مین پناہ گزین ہوا اسمعیل
بیگ اور غلام قادر خان بعد حصول فتح اوسکا توپخانہ
لیکے بہرتپور پر آئے رانی خان وہانسے بہی فراری ہوکر
کومہیر مین آیا دونون سردارون نے تعاقب کرکے
اوسے محصور کیا مگر بسبب حصانت قلعہ انکی کوشش سے
کچہہ کشایش نہوئی ولتنگ اگرے کو لوٹ آئے
یہانسے صلاح کرکے شاہزادہ جوان بخت کو واسطے
مقابلے شاہ عالم کے بطرف دہلی روانہ کیا شاہزادہ
براہ سکندرہ کول تک پہنچا تہا کہ غلام قادر خان بہی
کول کیطرف روانہ ہوا اسمعیل بیگ تنہا اگرے مین
رہا سیندہیہ پہہ سنکر گوالیار سے اگرے مین آیا
اسمعیل بیگ سے لڑکر اوسے بہگایا اسمعیل بیگ شکست

پاکر چند آدمیون سے علیگڈہ مین غلام قادرخان کے
پاس آگیا جب یہہ دونون قریب دہلی کے پہنچی
جمنا سے عبور کرکے حاضر حضور شاہی ہوے گذشتہ
قصورات وخطیات سے استعفا کیا بعد عفو شاہ نے
حضوریکا حکم دیا پہر یہہ دونون بفرمان شاہی ہمرکاب
شاہزادہ سلیمان شکوہ واسطے جہانگیری و ملکستانی
کے روانہ ہوے بادشاہ نے فرمان خاص پوشیدہ
پاس سیندہیہ کے بہیجا کہ بنظر مصلحت وقت ان دونون
کو شاہزادے کے ہمراہ کشورکشائی کے بہانے
سے بہیجدیا ہے غرض ہماری کچہہ اور ہے تم کچہہ
اندیشہ نکرنا ہم تمہین اپنا خیرخواہ دوست اور انکو بدخواہ
سمجہتے ہین یہی فرمان بحکم قضا و قدر غلام قادرخان کے
ہاتہہ لگا اور باعث غضب و غصہ و اظہار سنکحرامی ہوا کہ اوسنے

بادشاہ بیگناہ کو نابینا کیا اور تمام خزائن و اموال شاہی
پر قابض ہوا اسکو رنمک کا حکم جب دہلی سے اطراف
ملک تک بخوبی جاری ہو گیا تو اوسنے شاہزادہ بیدار
بخت کو جو محمد شاہ کی اولاد سے تہا تخت پر بٹہایا سندھیہ
دست درازی غلام سرکش کی سنکر آزردہ دلی سے
نیمجان ہوا سیمہ و غمگین آگرے سے کوچ کر کے متہرا
مین آیا و ہانسے چند سرداران فوج کو مثل گوپال راو
رانی خان وغیرہا کے با فوج جرار و لشکر بسیار تنبیہ
واسطے تدارک غلام نمکحرام کے آگے روانہ کیا جب نیل
ڈبائی کو اوسکے کنبوا ور چند پلٹنون جدید کے ساتہ
امداد سرداران مذکور کا حکم دیا ہنوز رہ سپران
سندھیہ منزل مقصود تک نہ پہنچے تہے کہ غلام قادر
خان اور اسمعیل بیگ مین بابتہ تقسیم ملک و مال نزاع

وخلاف واقع ہوا اسمعیل بیگ رنجیدہ خاطر غلام قادر سے
جدا ہوا ارانی خان سردار سیندہیہ سے آملا غلام قادر خان
نے یہہ حال دیکھکر چیند سے قلعہ دہلی مین پناہ لی جب
صورت بچاؤ کی نہ دیکھی دریچہ قلعہ جانب سلیم گڈہ کہولکر جمنا
سے پار اوتر گیا فوج سیندہیہ تعاقب مین تہی غلام گریزپا
بیدست و پا ہوکر میرٹہہ مین شہر بند ہوا لشکر سیندہیہ نے
محاصرہ کرکے قافیہ تنگ کیا غریب فکر و خطر سے قیمت
غم مین جو پہنسا تو اوسے سوائے خروج کے اوس
ملک سے اور کچہہ دسترس نہوئی ایک رات دو تین سوار
ہمراہ لیکر ناچار شہر سے خفیہ نکلا بیراہ روی مین پریشانی
ہمراہ تہی اختر بخت تاریک سے شب زیادہ سیاہ تہی
راکب کو ردیف نظر نہ آتا تہا خبر نتہی کہ مرکب کدہر جاتا
تہا ناگاہ گہوڑا اوس عاقبت تباہ کو ایک چاہ سیاہ

مین سے گرا انجم طالع کی پستی سے نئے کوے مین گرا کر
گھوڑی کو ہلاک اور سوار کو زخمی کیا ہمراہیون سے سوا
زبردست خان نامی ایک سوار کے کسیکو خبر بھی نہوئی
ہر ایک نے جسطرف چاہا راہ لی پریشان ہوگئے مگر اوس
سوار جوانمرد نے ساتھہ دیا سبے تمام آقاکش غلام کو
چاہ بلا سے نکالکر ساتھہ بٹھا لیا نزدیک ایک گانو تھا
وہان پہنچہ آئے مقدم وہان سے پہچانتا تھا اتنے لیکر
اپنے گھر لایا آرام سے پوشیدہ رکھا اوس گانو کے
باشندون سے ایک برہمن جو اسکے ہاتھہ سے ظلم
پاچکا تھا اسسے مطلع ہوکر خوش ہوکر اپنی آزردگی کا عوض
لینے کو فوج سیندہیہ مین آیا علی بہادر سردار
لشکر سیندہیہ کو اسحالسے خبر دی اوسنے وہہ
مذکور کی راہ لی برہمن کی نشاندہی سے غلام قادرخان کو

گرفتار کیا گا تو مخبر کی جاگیر مین لکھدیا ہے داروغہ معروف
گرفتار معروف کو سینڈیہ کے روبرو لایا اوسنے ہاتھی
کے پانوسے بندہوا کر بڑی تکلیف و خواری کے ساتھہ
دارالجزا کو چالان کردیا سعدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند ** الحق کہ کردہ نیافت
منتقم حقیقی نے ہر خیر کی جزا اور ہر شر کی سزا مقرر رکہی ہے
ہر ظالم سے مظلوم کا انتقام لیا جاتا ہے نیکی کا عوض
نیکی بدی کا بدل بدی سے ہے مظلوم کو دنیا مین صبر عقبی مین
اجر ملتا ہے ظالم کو یہان بدنامی کا تمغا وہان نار کا خلعت
دیا جاتا ہے بعد اسکے سینڈیہ متھرا سے کوچ کرکے
بطلب پرتاب سنگھہ راجہ جے پور موضع پاٹن پور علاقہ
سینجاوالی ضلع جے پور مین آیا سبب طلب کا
یہہ تہا کہ وہ راٹہور جو جودہپور سے اسکی مدد کو

وقت مقابلہ سیندہیہ آئے تھے اور انہون نے
اپنی سعے سے سیندہیہ کو ناکام ہٹا دیا تہا اکثر
طعنے دیتے تھے کہ ہمنے تمہارا ملک دکھنیون سے
بچایا ہے ورنہ تمہارا نشان نہ ملتا پرتاب سنگہہ یہہ
سن سنکر تنگ ہوا آخر انکی سر کوبی اور پندار شکنی
کو سیندہیہ کی طلبی ضرور تہی پوشیدہ اوسے
بلایا اور وہ جیسا مذکور ہوا آیا فوج راٹہورون کی مع
اسماعیل خان اوسی مقام پر سیندہیہ سے لڑے
لڑائی سخت ہوئی آخر راٹہور شکست پاکر بہاگے
موضع پیپار علاقہ جودہپور مین جہان اور لشکر
راٹہورونکا تہا جا پہنچے اب یہہ وہ سب جمع ہوکر میرتے
مین آگئے لشکر سیندہیہ جو بہاگے ہوؤن کے تعاقب
مین جاتا تہا میرتے مین پہنچکر پہر گردہ راٹہوران سے

جنگ آور ہوا اور اس مرتبہ بھی غالب رہا راٹھور
یہان سے بھاگ کر جودھپور گئے لشکر مظفر نے میرتہ
لوٹا اور اطراف جودھپور کو خراب و تاراج کرنا شروع
کیا راجہ بجے سنگھہ والے جودھپور نے دس لاکھہ روپیے
پر مصالحہ و معاملہ کیا پرگنہ اجمیر بھی سیندھیہ کو دیا
کبھی تحصیل پرگنہ اجمیر وصول کرکے تھانے اپنے بٹھاکر
قلعہ بکھیرا متعلقہ اجمیر کو لڑائی سے فتح کرتے لوٹتے
مارتے سیندھیہ کے پاس متھرا مین آگئے یہہ واقعات
سنہ ۱۲۰۴ ہجری کی ہین گسائین ہمت بہادر اسوقت
مین سیندھیہ سے رنجیدہ تھا اور بزور سحر و فسون
ہلاکت سیندھیہ کی چاہتا تھا سیندھیہ نے اوسے
گرفتار کرنا چاہا وہ خیمہ علی بہادر مین جسکے
یہان زری پٹکا سرمنیت کا رہتا تھا پناہ گزین ہوا

سیندہیہ کے اصرار سے علی بہادر نے گوسائین کو
نہ دیا بہہ بلحاظ تعظیم ذرری پیٹلکے اوس سے
لڑ کر نہ لے سکا آخر بحکم پیشوا تین صلح ہو گئی سیندہیہ
نے علی بہادر کو مع گوسائین واسطے بندوبست
بندیل کہنڈ کے بہیجا تکوجی ہولکر کو باقرار دینے نصف
ملک جے پور کے بعد فتح اودہر روانہ کیا کو بال راؤ
بہاؤ اور جیوادادا دونوں سردار ونکو اپنی طرف سے
صوبہ دار ہندوستان کر کے اونکی فوجوں اور
کمپنو ڈباپی اور لکہوادادا کے ساتہہ نگرانی و نگہبانی
ملک مقبوضہ ہند کی تاکید کی اور آپ انباجی انگلیہ
اور جرنیل جیرو صاحب اور رانی خانکو ہمراہ لیکر میواڑ
کو روانہ ہوا انباجی کو ناظم وہانکا مقرر کر کے دکن کو
چلا گیا بعد جانے سیندہیہ کے تکوجی نے ملانہ جیپور

کو خراب اور ٹھاکرون کو تنگ کیا راجہ جے پور نے
بصلاح دید خیر خواہان ریاست گوپال راؤ بہاؤ اور
جیوا دادا سے سازش پیدا کی کہلا بھیجا کہ اگر فوج ہولکر
یون ہی اس ملک کو خراب کرے گی تو تم نذرانہ زر معاملہ
کس سے لوگے اول دونون نے ہولکر کو لکھا کہ معاملہ
تمام ہند کا ہمارے تمہارے شرکت سے ہے تمہین ہم سے
جدا رہنا ہمارے خلاف مرضی کام کرنا نہ چاہیے ہولکر
نے جواب دیا کہ معاملہ جے پور مجھسے خاص ہے
اور معاملہ جودھپور کو تم سے اختصاص اور ملکون مین
بیشک ہم تم شریک ہین اس باب مین بعد ردوکد
بعید لڑائی ٹھہری بمقام گھاٹہ لاکھیری علاقہ ریاست
بوندی مقابلہ ہوا بعد زد و خورد بسیار ہولکر نے
شکست پائی اور میدا اپنی جاگیر مین جاکر دم

لیا کنبوڈ بائی جو کئی منزل تک اوسکے تعاقب
مین گیا دکن کو چلدیا گویال اور رکھوا واپس متہرا مین
آئے بعد اسکی مہاجی مرگیا نانا پہڑنویس نے بحکم
مادہوراؤ دولت راؤ پسر کیدارجی برادر خورد سیندہیہ
متوفے کو اوجین سے طلب کرکے چچا کا جانشین کیا
یہہ معاملہ سنہ ۱۲۰۹ھ مین ہوا ہے آئندہ نون مین مادہوراؤ
پیشوا نے بعد مشاورت کے نانا سے قصد حیدرآباد دکن
کیا والے ناگپور اور ہولکر وغیرہ سب امرا کو طلب کرکے
ہمراہ لیا چار لاکہہ پیادہ و سوار ہمراہ لیکر بعزم تسخیر
حیدرآباد کوچ کرتا ہوا حیدرآباد کی سرحد مین پہنچا
نواب نظام الملک والے حیدرآباد مقابل ہوا سخت
لڑائی واقع ہوئی دولت راؤ سیندہیہ نے جو مقدمۃ
الجیش پیشوا تہا اس لڑائی مین جرات دلیرانہ کی

اور داد شجاعت مردانہ دی نواب حیدر آباد نے
شکست ہوتی دیکھکر ایک کرور روپیہ پر مصالحہ
کر کے مشیر الملک دیوان کو پیر غمال مین اور علاقہ
دولت آباد دس لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کے ملک کو
ادائے مقررہ مال مین سپرد دینیو اکیا مادہو راؤ وہان سے
بافتح و فیروزی لوٹ کر پونا مین آیا قلعہ دولت آباد
حسن تردد کے عوض مین دولت راؤ کو دیا رگہو جی
گہونسلہ کو ناگپور کیطرف رخصت کیا ایکدن مادہو راؤ
اپنے محل پر پتنگ اوڑار ہا تہا اوستاد تقدیر کی تدبیر سے
اسکے رشتہ حیات مین موت کی ڈور کا پیچ پڑ گیا
حضرت عزرائیل کے ہاتہ کا مانجہا چڑہا تہا وہ کیا تار باقی
چہوڑتا غرض کوٹہے پر سے اوسکا پانو پہسلا ڈہڈا اوٹوٹے
ہوسے پتنگ کیطرح زمین پر گرا فورًا تار نفس کٹ گیا

یہہ واقعہ ۱۲۱۱ ہجری مین ہوا جو کہ یہہ لاولد مرا تہا اسلیئے
نابہا پہڑنویس نے بصوابدید اعیان دولت وارکان ریاست
چمنا آپا پسر خوردرگنا تہہ راٶ کو جو اپنے بڑی بہائی باجی
راٶ کے ساتہہ کوبیرگانو مین نظربند تہا مسند پر بیٹہایا
اوسکے بڑے بہائی نے دولت راٶ سیندہیہ سے
موافقت کرکے درصورت مسند نشینی اپنے اور گرفتار
ہوجانے نابہا کے اقرار ایک کرور روپیہ دینے کا
کیا دولت راٶ نے نابہا کو قید کردیا باجی راٶ بجائے
چمنا آپا مسند نشین ہوا جب یہہ حاکم مستقل ہوگیا
تو اسنے زرمقررہ دولت راٶ کو نابہا سے دلوایا
اور اوسے رہا کیا نابہا تدبیر زوال ریاست
باجی راو سوچتا تہا کہ تکوجی ہولکر فوت ہوا اُس
ہولکر کے چار لڑکے تہے دو ہمقوم عورت سے

ایک کاشی راؤ دوسرا ملہار راؤ دو لڑکے خواص سے
ایک جسونت راؤ دوسرا اٹہل راؤ جب بابا کاشی راؤ
بجائے پدر مستقر ہوا تو نابہا سے نے اوسکے چہوٹے
بہائی ملہار راؤ کو اپنے ساتہہ موافق کرکے واسطے نوکر
رکہنے سپاہ کے مشورت کی اور کہا کہ کاشی راؤ قابل
امارت نہین ہے مین تمکو اوسکی جگہہ بٹہاؤنگا اوسنے
طمع مین اگر بہرتی فوج کی شروع کی اور خفیہ لشکر
تیار کیا اتفاقاً یہہ بہید کہل گیا کاشی راؤ نے دولت راؤ
سیندہیہ سے کہا کہ ملہار راؤ میرا چہوٹا بہائی باغوائے
نابہا ارادۂ فساد رکہتا ہے رفع اس خلجانکا اور
گرفتاری اوسکی تمہارے ذمت ہمت پر لازم ہے
دولت راؤ نے اسکام سے پہلوتہی کرکے کہا
کہ مجہے اسمین کیا فائدہ ہے کاشی راؤ نے اقرار

دس لاکھہ روپیے دینے کا کیا اور تحریرین تقسیم ملک
ہند کی جو درمیان رگھوجی اور مہاجی کے قرار پائی تھی دولت راؤ
کے حوالے کین دولت راؤ نے راضی ہو کر بعزم گرفتاری
ملہار راؤ اوسکے مقام پر شبخون مارا قضارا ملہار راؤ اوس
ہنگامے مین مارا گیا جسونت راؤ زخمی ہو کر ناگپور کی طرف
بہاگا دولت راؤ نے کہنڈیراؤ پسر ملہار راؤ کو کہ کم عمر
تہا اوسکے ماکے ساتہہ قید کر کے قلعہ اسیر مین بہیجا
ایک چیلہ ملہار راؤ کا اوس دار و گیر مین جواہرات
لیکر ناگپور کو چلا گیا جسونت راؤ نے اوسے گرفتار
کر کے سب جواہرات کہ مال کثیر تہا لے لیا اور فوج
جدید بہرتی کرنا شروع کیا کاشی راؤ یہہ سنکر
خوفناک ہوا اور واسطے گرفتاری جسونت راؤ کے
رگہوجی گہونسلہ پر حکم کیا رگہوجی گہونسلہ اور دولت راؤ

سیندہیہ نے جسونت راؤ کو جو اسوقت جمعیت قلیل
کے ساتہہ تہا فریب سے قید کیا اور ایک مدت تک ناگپور
مین نظر بند رکہا اُس قید سے پوشیدہ بہاگ کر نکلنا
جسونت راؤ ہولکر کا اور بعد ہرزہ گردی و آوارگی چند
روزہ ساتہہ لینا امیر تہور تخمیر کا اور ساتہہ رہنا
اِن دونون امرا کا عرصہ دراز تک اور واقعات و محاربات
دونون کے تیسرے باب مین مذکور ہوینگے انشاء اللہ
تعالےٰ مؤلف حقیر کان اللہ لہ فی الدارین التجہہ
ناظرین کتاب کی خدمات عالیات مین عرض کرتا ہے
کہ سرگزشت راجگان دکن مین یا جو کچہہ اوس نوردو
شکن مین بیان ہوا تواریخ معتبرہ کے خلاف اگر
پائین یا سنال و مقام و نام مین غلطی ملاحظہ فرمائین
بعذر عدم آمادگی مواد کار و اطمینان خاطر معاف

کرین حال کو مغتنم علیہ قال رکھین آیندہ بھی ایفاے
عہود اسی شرط گفتہ پر موقوف ہے ورنہ سواے نقل صل کیا چارہ ہے

تقریر فصاحت و طلاقت خواہد
تحریر موادِ خویش و طاقت خواہد
گر دار گذاری کہ بہر دو ہست محیط
با اینہمہ طبع را فراغت خواہد

مسلمنا کہ بفرض محال سب مہیا ہوتا تو بھی توجہ خاطر فاتر
کما حقہ اسطرف ممکن نتہی کہ ما نحن فیہ نہین

ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

ہمین سواے ذکر محبت و ما یتعلق بہا کچھہ بہاتا نہین
نہین بلکہ کچھہ آتا ہی نہین

بما جز عشق بدخویان نیاموخت
خدا نیکی دہد استاد ما را

تیسرا باب جسونت راؤ ہولکر اور لیک کی ملاقات کے بیان مین اور تفصیل انکے کوچ و مقام و واقعات و واردات کی باتفاق ہمدگر

جب جسونت راؤ ہولکر حالت قید مین بہت تنگ ہوا
اور اوسے کوئی شکل رہائی کی نظر نہ آئی تب
اوسنے بہاگ جانے کی دلمین ٹھہرائی ایکرات
بہانۂ رفع حاجت قید خانے سے اوٹھکر متصل
پاخانے کے آیا وہان کپڑے خدمتگار کے
آپ پہنے اور اپنا لباس اوسے پہنایا اور اس
تلبیس سے نگہبانان زندان کو غافل کرکے پوشیدہ
باہر نکل آیا خدمتگار اسکی جگہہ جاکر سو رہا یہہ

وہان سینے نکلکر ایک صحرا کی طرف رہ نورد ہوا تہوڑی
مسافت طے کی تہی کہ بخشی بہوانی شنکر جو اُسکے موافق تہا
آپہنچا اور باقرار رفاقت و موافقت مخلصانہ ہمراہ ہوا
ایک گہوڑی عمدہ جو ساتہہ لایا تہا ہولکر کی نذر کی ہولکر
سوار ہوکر بمعیت بخشی مذکو موضع بہادر مین جو کنارے
دریاے نربدا کے ہے پہنچا وہان ایک شخص بہاؤ
نام ستو سلان ہولکران سے مقیم تہا وہ بمروت پیش آیا
دو تین روز اپنے یہان مخفی رکہکر ہولکر سے کہا کہ
تمہارا زیادہ یہان رہنا صلاح وقت نہین کاشی راؤ
ہولکر نے جابجا جاسوس و مخبر تمہاری تلاش مین
روانہ کیے ہین تمہارے سراغ لگانے گرفتار
کرانے پر انعام و جاگیر کے اشتہار دیے ہین
یہانسے قریب ایک کوہستان بہیلونکا مسکن ہے

اور اوسنے میری دوستی سے ہے مناسب ہے کہ تم
چندروز وہان چپ رہو ہولکر قبول کرکے وہان
گیا چندروز رہکر اوسکے سے بھی رخصت ہوا بھیلون نے
وقت روانگی اپنے دو سو آدمی ہمراہ کردیے ہولکر
کوچ کرتا ہوا رئیس ملک دہار کے پاس پہنچا اوسنے
اسے چندروز اپنے ہمراہ رکھا اوندنون مین ایک
پنڈت ملازمان ہولکر ان سے بفاصلہ قلیل
وہان سے مع دو سو آدمیون کے پڑا ہوا تھا
جسونت راؤ ہولکر بہانہ ملاقات اوس تک پہنچگیا
اور تمام مال و اسباب اوسکے ساتھہ کا لوٹ کر لوٹا
پنڈت مذکور بھاگ کر جانبر ہوا کاشی راؤ ہولکر نے
خبر جسونت راؤ ہولکر کے یہان ہونیکی سنکر رئیس
دہار کو لکھا کہ اوسے گرفتار کرکے بھیجدے اوسنے

گرفتار کر دینا خلاف مروت جانا ہتک حرمت اور بدنامی
کا خوف کیا لیکن سب اپنے پاس ہی رکھنا موافق مصلحت
سمجھا اور زاد راہ دیکر رخصت کیا ہولکر یہان سے
نکلکر دیبالپور پہنچا اوسوقت چار سو آدمی اسکے ہمرکاب
تھے وہان اسنے زور ظلم سے زر معاملہ اور ایک
مادیان عمدہ لیکر مہدپور کی طرف کوچ کیا وہ علاقہ
ہولکر ونکا تہا وہان کے جاگیر دار نے بخوف کاشنی راؤ
اسے نہ ٹہیرایا یہہ وہان سے روانہ ہو کر سارنگ پور
علاقہ پنوار مین آیا وہان تقریباً ایک خدمتگار گہنڈو نام
نے امیر شجاعت تخمیر کا ذکر کیا کہا کہ اگر عزم کشورستانی
و ملکرانی تمہارے دلمین مصمم ہے اور ہمت و شجاعت
کی بنا محکم تو تم جوان دلاور مبارز بہادر شجاعت پناہ
ہمت دستگاہ محمد امیر خان صاحب سے بار سال

رسل و رسائل دوستی و تعارف پیدا کرو اور جسطرح
ہوسکے اونکو اپنا شریک حال کرلو کہ وہ فی زماننا
تہور و جلادت دلیری و بسالت مین مشہور ہر دیار
اور بلند ہمتی و عالی فطرتی سپہداری و سرداری مین
یگانۂ روزگار ہین اگر مساعدت بخت سے وہ تمہارے ساتھ
ہو جائین ممد و معاون رہین خداوند کریم کے فضل سے
یقین کامل ہے کہ تمہاری تمنا برآوے اور شاہد
مقصود جلوۂ شہود دکھلائے فدوی ایک مدت تک
اونکی خدمت مین حاضر رہا ہے مینے تمام صفات
امارت سے اونکو موصوف پایا ہے تاسازے
بخت سے مجبور ہون کہ فی الحال چندروز سے
اوس سرکار سے دور ہون لیکن اب بھی ہمیشہ
اونکے کوچ و مقام سے آگاہ رہتا ہون چنانچہ

اسوقت وہ شہر بہوپال مین تشریف فرما ہین ہولکر
یہہ سنکر خوش ہوا فوراً خدمتگار مذکور کو پاس میر
صاحب کے بہیجا خدمتگار مذکور نے بہوپال پہنچکر تمام
حال ہولکر کا اول سے آخر تک عرض کیا امیر نے
فرمایا کہ جسونت راو امیرزادہ اور عالی ارادہ آدمی ہے
اگر وہ اپنے معتمد ہمارے پاس بہیجکر ہمسے ملنا چاہیگا
تو بیشک ہم اوس سے اچھی طرح ملینگے خدمتگار نے
واپس جاکر جواب پیام سردار کو سنایا اوسنے
اوسیوقت دو مرہٹون کو جو معتمد خاص تھے امیر کے
پاس بہیجا جب اونہون نے اگر شوق و محبت کو ظاہر کیا
اور بعد تعریف ہولکر یہہ بہی کہا کہ اوسکے پاس جواہر
بیش بہا بہت ہین جب آپ اور وہ ایسے دو جوانمرد
یکدل ہوجاوٴگے اور جواہر و زر خرچ کرکے لشکر

بڑہاؤگے تو غالباً ہمعصروں پر غالب رہوگے
اور دونوں اپنی مرادیں پاؤگے امیر نے غلامی خان
نامی ایک پٹہان کو جو مقربین و معتمدین سے تھے
اپنی طرف سے اون مرہٹوں کے ساتھہ ہولکر کے
پاس بہیجا چونکہ غلامی خان خیر خواہ آقا اور مرد سنجیدہ
و دانا تھے ہولکر سے ملکر کچھہ لشکر میں رہکر تمام احوال
سے واقف ہوے اور امیر کے پاس لوٹ آئے
گذارش کیا کہ اگرچہ اسوقت اوسکے ساتھہ جمعیت
قلیل ہے اور ایسا بے سر و سامان ہے کہ بیان نہیں
ہوسکتا لیکن عالی ہمتی اور بلند حوصلگی میں قابل
توصیف ہے آپکا اوس سے ملنا بلکہ شریک حال ہو
جانا خالی فائدے سے نہیں کچھہ نہیں تو بہی ہمارا کام اوسکے
نام سے خوب نکلیگا ٹٹی کی آڑ میں شکار کہیلنگے

بلاد و امصار کو لوٹ کر زر معاملہ لیکر گذر کرتے رہینگے
امیر کو صلاح غلامی خانکی پسند آئی بشارت اپنی ملاقات
کی ہولکر کو دی اودہر ہولکر منتظر ہوا ادہر امیر نے
کوچ کا عزم کیا لیکن سپاہ ہمراہ امیر نے جو بہت
دنون سے تنخواہ نہ پائی تہی تکلیف بے زری سے نوبت
بجان آئی کوچ سے روکا کہا بے تنخواہ لیے نہ ہم آپکا
ساتہہ دین نہ آپکا چلا جانا روا رکہین امیر نے بحکمت
عملی ایک صندوقچہ پر از لآلی و جواہر بیش بہا جو اوسکے
خزانے مین تہا غلامی خان کو دیا اور یون کہا
کہ تم اسے اپنے پاس رکہو کل جسوقت دربار مین
سب امراے سپاہ جمع ہون تم آؤ ساتہہ اپنے یہہ
صندوقچہ اور چند چہتہانے خالی بہی لاؤ سب
میرے روبرو رکہکر مجہسے کہو کہ یہہ جواہر گران از بشرط

رفاقت و شراکت جسونت راؤ ہولکر سے آنکو بہیجی ہین
ضرور ہے کہ آپ انہین ہاتہہ سے نکہو سیئے یہانسے
کوچ کرکے شامل حال اوسکے ہوے امیر نے وہی
صندوقچہ پر از جواہر سلے منہ سبکے کہولا اور جواہر اسکو
دکہاے خوش ہو کر اہل لشکر سے کہا کہ اب کیا کمی
ہے چلو کوچ کرو کسی شہر پر پہنچکر تمہاری تنخواہ سب
دیجاویگی اور ہولکر کی شراکت کے بعد انشاء اللہ تعالے
کبہی تکلیف تمپر نہ آئیگی سپاہ کو گونہ تسلی ہوئی کوچ کیا
شجاعلپور پر پہنچکر امیر نے چہہ ہزار روپیہ زر معاملہ لیکر لشکر
پر تقسیم کیا اس عرصے مین جسونت راؤ دو تین سو
آدمیون کے ساتہہ تاخت و تاراج قریات و دیاستہاے
قلمرو کرتا زر معاملہ کچہہ کچہہ لیتا ہوا ایک موضع متعلقہ
شجاعلپور مین آیا ہوا اوسکا محاصرہ کیے تہا جب

امیر کو یہہ حال معلوم ہوا قاصد بھیجا ہولکر کو محاصرے سے
منع کیا اپنی طرف بلایا ہولکر تو اسی روز جان فزوز کا
منتظر تھا جلد تنہا علیپور میں آگیا اوسی مقام پر دونون
امراے عالیشان کی ملاقات ہوئی دونون طرف سے
محبت و اشتیاق کا اظہار اتحاد وفاق کا اقرار ہوا کسی نے
کیا خوب تاریخ اس وقعے کی کہی ہے

چو بر خوردند امیر و راؤ ہولکر ؎
معاہد مہر ورزی را بہر حال ؎
ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت ؎
قران ترک و ہندو حل اقبال ؎
۱۲ ۱۴

داستان عطف عنان امیر با شان فر
امیر و ہولکر بطرف جیپور مع حالات دیگر

جسونت راؤ ہولکر نے جو امیر صاحب کی ملاقات سے
تقویت ظاہر و باطن پائی ارادۂ فتح مہیسر مدنظر کر کے
ایکدن فوج کو شجاعلپور سے کوچ کا حکم دیا دوسرے روز
مع ہردو لشکر حرکت کر کے آشٹے سے زر معاملہ لیکر
قریب وہانسے ایک گانو مین ڈیرا کیا آندنون امیر صاحب
کی کمر مین درد تہا اوس مقام پہ درد نے ترقی
و سختی کی باوجود بہت تدابیر کے تکلیف کم نہوئی اوسوقت
جوانمرد کو ترک تعلق کا خیال آیا تمام مال و اسباب
ملک خود روبرو منگوا کر خدا کیواسطے محتاجون کو
بخشا یہان تک کہ سواے ایک تیغ آبدار اور اسپ
بادرفتار اور اوس لباس کے جو بدن پر تہا کچھہ
باقی نرکھا وہ دو چیزین بہی اہلکاران دولت نے
بچالین تہین کہتے ہین کہ ایسی بیدریغ بخشش کئی بار

امیر سخاوت شعار سے ظاہر ہوئی ہے الحق اسی جود
وسماحت کا اجر خداوند کریم نے اونہین یہہ دیا کہ
محض اپنے فضل وکرم سے ہمیشہ وسیلہ رزق خلق
کثیر رکہا رئیس کیا اور یہہ عوض دنیوی ہے ابہی ثواب
اخروی باقی ہے وہ سو حصے زائد اس سے ہے
بقائے نام نیک تاقیام قیامت اوسکے ملنے کی
علامت ہے ہولکر نے جسوقت یہہ حال سنا
اوسیدم امیر کے خیمے مین آیا بعد مدح وآفرین کے
سمجہایا کہ آپ سپہدار لشکر ہین نہ خداوند کشور آپ ایسے
صاحب فوج کو ایسے حال اسوقت مین انجام سوچنا
خزانہ رکہنا انتظام سے خرچ کرنا ضرور ہے خدا جانے
کسوقت کیا مہم پیش آئے اور بیزری کیا عالم دکہلائے
سوا اسکے دو دن ہوئے آپنے مجہسے اقرار

واعانت کیا ہے دلا دینے ملک و مال کا ذمہ لیا ہے
ابہی سے ترک تعلق کرنا عزم کشورستانی و جہانگیری کو
توڑنا مروت کے خلاف ہے بلکہ کم ہمتی صاف ہے امیر نے
جواب دیا کہ سخاوت جو میری خلقی عادت ہے اوسمین بے
اختیار ہون اور تمکو بہی اوس سے منع کرنا خلاف
عقل و فراست ہے ہان ایفاے عہد کے بارے مین جو
کہا بجا ہے مین تمہاری خاطر سے ہر حال مین تمہارے
ساتھہ ہون حتے الوسع تمہاری امداد مین داد جوانمردی
دونگا ہولکر یہہ سنکر خوش ہوا اپنی طرف سے
بعد پانے ملک و مال کے تقسیم بالمناصفہ کا عہد موکد
کرلیا اسنے بہی تسلی دی تجدیداً اقرار کیا یہانتک
دونون سردار نہضت کرکے موضع بہادر پور چوکنارے
دریاے نربدا کے ہے پہنچے اوسطرف دریا کے

مذکور کے شہر ہنڈیا ہے وہان سپاہ ملازم دولت
راؤ سیندہیہ حفاظت کو متعین تھی اور ایک جمعیت
بندوبست راہ پایاب دریا پر مقرر پائی اسلیے امیر صاحب
کو فکر ہوئی ہولکر سے صلاح کی کہا کہ راہ پایاب پر فوج
سد راہ ہے عبور دریا کے لیے کشتی نہین اب کیا
کیا چاہیے بہرحال لشکر قلیل سے فوج کثیر کا مقابلہ
تو مصلحت نہین البتہ اگر کسی طرح کہین کشتیان ملجائین
اور دریا سے عبور ہو تو فتح و ظفر پائین ہولکر نے
فوراً اسیام راؤ مارہی کو جو مرد فہمیدہ و منتظم تھا
اسکام کی تدبیر کرنیکا حکم دیا اوسنے جلد اپنے آدمی
کشتی کی تلاش مین روانہ کیے تھوڑی دیر مین
دو کوس پر تین چار چھوٹی کشتیان معلوم
ہوئین امیر نے اوسیوقت کہ پچھلی رات تھی اپنے

بھائی کرم دینخان کو دو تین سو بندوقچیون کے ساتھ
سیدھی طرف سے اون کشتیون پر سوار کرا کے پار
بھیجا اور حکم دیا کہ ایک طرف سے تم اوس فوج پر
جو محافظ راہ پایاب ہے باڑھ مارنا تمھاری باڑھ کی آواز
سنکر دوسری طرف سے ہم حملہ کرینگے وہ اوس وقت
تمھاری طرف متوجہ ہوئینگے ہم پایاب گھاٹ سے
اونپر گرینگے القصہ حسب الحکم امیر کرم دینخان معہ
ہمراہیان ڈونگون پر عبور بحر کر کے اونپر جا پڑے
اور باڑھ ماری چونکہ وہ لوگ غافل تھے باڑھ پڑتے
ہی پریشان و منتشر ہو گئے معاً امیر نے مع
ہولکر اونپر حملہ کیا انکا شور سنتے ہی وہ سمجھے
کہ ہم دونون طرف سے بڑے لشکر مین گھر گئے
مخوف و ہولناک شہر کی طرف بھاگے لشکر ظفر پیکر نے

اونکا تعاقب کیا بے محاصرہ و محنت شہر بھی فتح کرلیا
اوس روز بہت کچھہ مال غنیمت مین غارت شہر سے
امیر کے ہاتھہ آیا امیر نے وہ سب ہولکر کو بلاکر دکھایا
اور کہا کہ دیکھو کتنی جلدی خداوند کریم نے اجر خیر
اور نعم البدل عنایت فرمایا اوسنے خوش ہوکر
مبارکبادکہی اوسدن تو وہان مقام کیا دوسرے
روز کوچ کر کے موضع کہنڈوا وغیرہ سے زر معاملہ
لیتے ہوے متصل کسراود کے کسی گانو پر ڈیرا کیا
صبح کو کوچ کر کے گہاٹہ کسراود پر پہنچے طرفہ یہہ
کہ میجر نیک صاحب فرنگی سردار فوج سیندہیہ نے
خبر غربمت امیر و ہولکر جانب مہیسر دو پلٹنین
اور ایک رجمنٹ سوار و نکا مع چہار ضرب توپ واسطے
روکنے لشکر فیروزی اثر کے ادہر روانہ کیا تہا

اور یہہ فوج کہاٹہہ کسر اودپر مقیم تہی ہنوز امیر وہانتک
نہ پہنچے تہے کہ وہ فوج آمادہ جنگ ہوکر سامہنے
آئی امیر نے اپنے لشکر کے ساتہہ مقابلے کو بڑہنا
چاہا ہولکر نے پاس آکر منت وسماجت منع کیا
کہ تہوڑے لشکر سے بہت فوج کا مقابلہ کرنا قرین
مصلحت نہین امیر نے اوسکا کہنا نہ مانا بلکہ کہا
کہ مین اپنے ہمراہیون سے اس فوج کے ساتہہ
لڑتا ہون تم گہڑے سیر دیکہو اگر خیر دیکہو اور مجہے
مظفر ہوتے معائنہ کرو تو تم بہی آکر ملجانا ورنہ اپنی
راہ لینا ہولکر یہہ سنکر خاموش ہوا امیر نے
کرم دیخان کو بہیر پر چہوڑکر چند سوارون سے سبقت
کی گہاٹے سے اوترکر اندازہ کم وکیف فوج حریف
کا کیا تہوڑی دیر مین دو تین سو سوار تبفاریق آکر

رفیق امیر دلاور ہوے اور عرض کی کہ دشمن پر حملہ
کرنے مین کیا دیر ہے امیر نے مناسب وقت جنگ
قراولی شروع کی اوسوقت سیام راؤ مادہی لشکر
ہولکر سے اگر شامل رفقاے نیک محضر امیر ہوگیا مگر
تہوڑی دیر مین گراب فوج دشمن کا کہا کر مع ہمراہیان
فراری ہوا بلکہ اوسکے ساتھہ اکثر رفقاے امیر
بہی پریشان ہوگیے امیر بعض ہمراہیون کے ساتھہ
میدان مین رہگیے وہ وفاشعار کل ستر سوار تہے
باوجود اس تہلکۂ عظیم کے کہ ساتہی شکست پاکر
بہاگ گیے اور معرکۂ سخت مین تنہا رہگیے امیر دلاور کا
دل نگہوٹا بلکہ رفقاے باقیماندہ کا دل بڑہا کر اونہین
ستر سوارونکے ساتھہ اوس ٹیڑہی دل پر
حملہ کیا جو کہ سامنے برابر توپ کے جہترے کی باڑ بڑتی تہی

اسلیے ایک پٹلی کی آڑ لیکر تنگا وران ہزبردل قوی حملہ
کی باگین اوٹہائین اور دشمنون کو جالیا اوسوقت
ہرایک رفیق امیسنے حق شجاعت و جرات اداکیا
خصوصًا امیر کہ گرگ گرسنہ کی مانند رمۂ گوسفند مین
گہسے تہے یا شہباز کیطرح چڑیونپر گرسے تہے حسب طرف
حملہ کیا ہزارون نبردلون کو بہگادیا سیکڑونکو خاک پر
گرایا خون کا دریا بہایا تہوڑی دیر نگذری تہی کہ صفین
درہم برہم ہوئین دشمنون کی ہمتین کم ہوئین دلاوری کی
تیزی دیکہکر ایسے سست ہوے کہ پہر کرا دہر نہ دیکہہ
سکے مگر بہاگنے مین ایسے چست تہے کہ شہسوار
قضا کے ہاتہہ نہ آئے امیر اوسطرف سے مطمئن ہوکر
دوسری پلٹن پر جو قریب قلعہ کہڑی تہی چلے اوسوقت
بنظر خیرخواہی محب اللہ خان نامی ایک رفیق نے

آگی بڑہ کر عرض کی کہ رفیقان جان نثار سے چند وفاشعار
شہید ہو گیے جو آٹہہ دس باقی ہین وہ پریشان ہوے
ہمراہ نرہ سکے بعد حصول فتح و فیروزی سے کے تنہا ایک
فوج پر حملہ کرنا اپنی جان ہلاکت مین ڈالنا سواے
دانشمندی قواعد شجاعت سے کے بہی خلاف ہے امیر صاحب
نے رفیق کی بات موافق عقل و مناسب وقت سمجھکر
سمند تیز آہنگ کی باگ پہیری اور تجسس کر کے
بعض رفقا سے آملے خان مذکور چند رفیقان پریشان
کی تلاش مین اوس فوج کی طرف بڑہے تہوڑی
دور گیے تہے کہ ایک گولی بندوق کی آلگی اور ایک
بانوا اوس سالک راہ مروت و فتوت کا بیکار ہو گیا امیر نے
اوس طرف سے حریف پر حملہ کرنا مناسب نجانا اسلیے
کہ اودہر توپین گراب بہری ہوئی کہڑی تہین

مگر دوسری جانب سے اونہین آٹھ دس آدمیون کے
ساتھہ پہر یورش کی اسوقت جو سپاہ امیر نے
سپہدار کو دوبارہ حملہ آور دیکھا قریب ایکہزار سوار کے
اور بڑہ آے دشمن تک پہنچتے پہنچتے امیر سے
ملگئے ابتو ہولکر نے بہی ہمت کی مع سیام راؤ
وغیرہ اپنی سپاہ سے باگین اوٹھا کر آپہنچا فوج
دشمن نے جو پہلے سے ہولناک وہیبت زدہ تہی
سواے گریز اور کسی کام مین صلاح وقت نپائی
مال واسباب آلات حرب توپین خیمے سب چہوڑ کر
بہاگے امیران عالیشان مظفر ومنصور ہوے
چار ضرب توپ دو زنجیر فیل اور سامان کثیر غنیمت مین
ہاتہہ آیا ہر ایک مستحق نے انعام وخلعت لایق جرأت
وشجاعت پایا جب افسر اس فوج کے حیران

وپریشان میجر نیک صاحب کے پاس پہنچے کیفیت
واقعہ عرض کی اوسنکے خائف وہراسان ہوکر اقامت
وحفاظت مہید چہوڑی اندور کی راہ لی امیر وہولکر
بعد فتح وظفر رات بہر وہان رہے وقت سحر جانب
مہید کوچ کرکے ساحل دریاے نربدا پر پہنچے
بہارامل نامی مختار کار مہید کو جو اہلیا بائی کی طرف سے
وہان کے انتظام پر مقرر تہا پیام بہیجا کہ اگر کشتیان
جلد ایدہر بہیجدوگے تو غارت وتخریب سے شہر اور
مواخذہ وقید سے تم بچ رہوگے ورنہ خود تباہ ہو
تاخت وتاراج آبادی قتل وخرابی رعایا کا وبال
اپنے سر لوگے بہارامل نے پہلے کچہہ انکار کیا
آخر مجبور وناچار بجز اطاعت چارہ ندیکہا کشتیان
بہیجدین دونون امیرون نے عبور دریا کیا

شہر مین داخل ہوسے اسپ و فیل و توپخانہ و خزینہ
و شہر و قلعہ پر قبضہ پایا امیر سے نے اوسی روز ہولکر کو مسند
پر بٹھایا آپ پاس مسند کے بیٹھے ہولکر اس نشست پر
راضی نہوا اوٹھکر امیر کو اوٹھایا پاس لا بٹھایا چونکہ
جسونت راؤ ہولکر پرستار زادہ تھا مسند نشینی
اوسے جائز نتھی اسلیے اوسنے کھنڈیراو پسر
ملہار راؤ گذشتہ کے نام سے سکہ جاری کیا آپکو
اوسکا نائب بنایا وہ دن اور رات عیش
و عشرت مین گذرنے سے مدت کے بعد جو آرام ملا تھا
امیر بھی اوس شب و روز داد راحت و شادی دیتے
رہے امیر صاحب نے اوس شب کنارہ دریا سے
مہیسر پر محفل عیش و طرب آراستہ کی دو طرفہ کنارو نپر
روشنی ہوئی کئی کشتیان خوشش قطع چند زورقین

رنگین فرش حریر معرق ہمگیرون زرین جہالرون
جہاڑ فانوس گلدستون سے سنواری گئین مطربان
شیرین نوا رامشگران جادو ادا جو رقص و سرود مین
دلربائی و جان بخشی کرین زاہد صد سالہ سے ایک اشارے
مین دل و جان دونون لے لین جمع تھے کشتیون مین
ایک ایک دو دو ہر صاحب کے سامنے ناچنے گانے
مین مصروف ہوے ایک گائن کم سن رقاصہ نوا سنہ
پر نیزاد حور وش مئے حسن سے سرخوش گندہار ادا
مہتاب انداز عباسی رقص جادی سرود زہرہ طلعت
عطارد عقل مشتری طالع خورشید جبین ماہ عذار
رشک دلارام بہرام ہند و نژاد معشوق طناز نازنین خوش
آواز ناچنے مین یکتا گانے مین یگانہ بتانے
مین اوستاد دلربا و جان بخش عاشق جسکے وصف

مین یہہ مطلع کسیکا صادق
جو دیکھین رقص وسکا وارین اوسشوخ خوش الحان پر
ملایک ہوش کہوبین حسن مردم چشم پریان پر

ابر کے ٹکڑے مین چمکتی ہوئی بجلی کیطرح امیر صاحب
کی کشتی مین تھی جسوقت سازندون نے سازون کی
آوازین درست کین اور اوس قیامت مت نے
اوٹھکر گت شروع کی راگنی سامہنے آگئی اہل بزم کی
یہہ گت ہوئی کہ حیرت چہاگئی جو اسیہہ راگ لاسے
کہ سبکو بیہوش چہوڑکر روشنی دیکھنے کے بہانے
کنارے پر بھاگ آئے کیسکو دل و دین کا خیال
نرہا حالت بیخودی مین ہر ایک پر وجد کا حال
طاری ہوا ایک دل باختہ نے بیساختہ یہہ مطلع پڑہا

آفت جان ہے تیرا اے سرو گل اندام رقص

ساتھ ہر ٹھوکر کے کرنا ہے ہمارا کام رقص

رقص و رقص اوس شوخ رخصن نے خوب ربس قلوب کر لیا صبر و خرد تاب و توان رو نما لیکر شوق و پیشانی مجرا دیکر سینہ و سر کو جوشش بیتابی نشۂ بیخودی سے بھر دیا جب غنای غنا بخش عما سواہ کی باری آئی عیاد عنائے رفقائے دبرگاہ بر خواری آئی کا فر بھلے ایک مبارکباد گائی پہر کوئی ٹھمری سنائی اسمین کسینے غزل کی فرمایش جو کی تو یہہ غزل کسی دردمند کی گانے لگی

نہ تاب جلوہ نہ یار اسے انتظار مجھے
فراق و وصل مین یکسان ہے اضطرار مجھے
ملے جو گیسوئے مشکین کا ایک تار مجھے
تو سمجھون سے ملگئے سو تبت و تتار مجھے

دروغ وعدے سے لکھے تو نے خطامین بہت یار مجھے

خجل فلق سے کیا غم سے شرمسار مجھے

خدا نے خواب مین دکھلا کے کوی یار مجھے

کیا ہے خلد برین کا امیدوار مجھے

بنایا تو نے الٰہی جو خاکسار مجھے

تو کر دے دامن دلدار کا غبار مجھے

فراق ساقی مہوش مین کشتہ مے نے

کیا ہے لجۂ ماتم سے ہمکنار مجھے

لحاظ وضع نے اوس شوخ سے جدا رکھا

کیا ہے عزت و شان سے ذلیل و خوار مجھے

نہ شہد بوسہ نہ زہر تلخی دشنام

کیا ہے ہجرہ کیون خامشی سے یار مجھے

دو چار ہوتے ہی قاتل سے ہو گیا جو رنگ

اسیر وحشت چشم سیاہ دلبر ہون
کیا ہے آہوے رم خوردہ نے شکار مجھے

فریب وعدہ طلسم شکیب تہا یارب
نکر سکا قلق یاس بیقرار مجھے

خیال یار مین خود رفتگی ہے خواب نہین
غشی ہے درد سے آیا نہین قرار مجھے

ہر ایک قطرہ ہے الماس ریزہ فرقت مین
پلائین مے نہ حریفان بادہ خوار مجھے

ہوا ہون لایق دربار شافع محشر
کیا ہے رحمت حق نے گناہگار مجھے

جناب ملہم مضمون تازہ سے اسعد
سپرد نظم جہان کے ہین کاروبار مجھے

جب گا چکی تو کسی تلخکام عشق و موسیقی فہند یارس کی
خواہش ظاہر کی فوراً بکمال شیرین آدائی وہ شکرلب

یون صلاوت بارہوئی

سراسیمہ پریشان حال رفتم دوش در کویش
شدم آوارہ تر از نکہت گیسوی خوشبویش

بت شوخم بہ بزم اول بروی من ہمی بیند
ز چشم مست او بیخود شدہ تا ننگرم سویش

اگر نبود تبسم زیر لب آن رشک عیسیٰ را
بس ست از بہر قتل عاشق ایمائی ز ابرویش

دم نظارہ اش ہر کس چو موسیٰ محو میگردد
تجلیگاہ نور قدرت خالق شدہ رویش

حنا بستی کشادی ست بر خونریزی عاشق
کشادی چند بر بستند دل عشاق بر رویش

کہ این جا فتادہ پاسے آن خوش قد بین سودا
کنم از شوق پابوسی بہر جا سجدہ در کویش
مرنج ای یار از اسعد زصحرا گردی و وحشت
کہ عشق آہوے حشمت پسند آورد این خویش

تار خامۂ مولف حقیر کو مضراب بنان سے اہتمام پر چہیڑ دیا تہا غزل کے پردے مین بیان حال کرنا کافی نہوا ہر چند دل بہت تعلی پر تہا دریاے مہیبر کے چڑہاو سے زیادہ بحر فکر نے بڑہاو چاہا مگر چونکہ جزر و مد قلزم طبع شاعر کے اختیار مین ہے اور در رغرر سخن کی داد قیمت کچہہ نہین لہذا چند اشعار طرز مثنوی پر اس تطویل کو مختصر کیا

وہ شب تہی سوا سحر سے روشن
تہی رشک بہار سیر گلشن

اوس رات فروغ ماہ تابان
تہا غیرت نور مہر رخشان

گردون پہ تہا نور ماہ و اختر
اور شمع و چراغ تہی زمین پر

شمعوں کی ضیا چڑہاؤ پر تھی | دریا کی فضا بڑہاؤ پر تھی

دریا مین جو کشتیان روان تھین | گویا وہ ہلال آسمان تھین

اور اونمین وہ مہ رخان طناز | تھین ناز و ادا سے نغمہ پرداز

جو دلکو سنا کے تان لے لین | اور ایک ادا مین جان لے لین

قامت سے کرین بپا قیامت | سر پر عاشق کے ڈہائین آفت

لین رقص مین وہ بتان گلفام | ٹہوکر سے دم مسیح کا کام

بیٹھین تو اوٹہائین لاکہہ فتنے | اور اوٹہین تو دل بٹہائین کتنے

اون کشتیون مین تھی ایک زورق | یہ نقش و نگار و زیب و رونق

تھے اوسمین امیر جلوہ فرما | باچند مصاحبان والا

اور ایک مغنیۂ خوش آواز | رقاصۂ خوب رو خوش انداز

تھی روبرو امیر جم جاہ | سرگرم سرود و رقص گاہ گاہ

وہ بزم تھی محفل مسرت | جان فرحت دل مسرت

رنج و اندوہ دل سے تھے دور | ہر شخص تہا شادمان مسرور

ہر کشتی تھی روشنی سے معمور	وہ بحر تھا گویا قلزم نور
دریا بھی تھا روشنی بھی شب بھی	معشوق بھی فرحت و طرب بھی
القصہ وہ رات گذری ساری	با فرحت و عیش و کامگاری

جسوقت محتسب زنگی آمد آمد کا شور ہوا بزم عیش امیر نجوم برہم ہوئی موذنونکی آواز سے نوبت بجی حواس خانمان آوارہ نے گھرون کی راہ لی امیر خوش تقدیر سحر گاہے مجلس عشرت ہوشیار ہوکر استغفار پڑہتے اوٹھے نماز صبح پڑہ کر رفقا کے ساتھ سوار ہوے ہولکر کے پاس آئے اوسوقت بھی اوسے مسند پر بٹھایا اور آپ برابر ورے مسند کے بیٹھے اونے باصرار ہمنشینی کو کہا امیر نے جواب دیا کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند مشہور ہے سو آسکے مستحق جاے پدر ہے تمھارے باپ کی گدی تمھین مبارک ہو ہم متوکل سپاہی ہین

ہولکر یہہ سنکر چپ ہو گیا باہم تدبیر کار مین مشورہ کیا
پرگنہ سرونج امیر صاحب کے خرچ کو دیا امیر نے
اپنی طرف سے یوسف خان افغان کو عامل کر کے
بھیجا لیکن امیر اندنون ہر وقت نگران رہتے تھے کہ
دیکھین ہولکر کو ایفاے وعدہ کے بارے مین کیا مدنظر ہے
طرفہ یہہ کہ اوسکے جی مین بدعہدی بسی تھی اوسے یہہ ڈر
ہوا کہ مبادا امیر وفاے عہد چاہین اور مع رفقا بگڑ جاہین
تو بڑی بنی جیت مین ہار ہو جاے نصف ملک ومال
چھن جانے کے سوا جان بچانا دشوار ہو جائے لہذا وہ
کم نصیب تخریب امیر کہ تقریب سوچنے لگا دغا بازی کی
چالون سے یہہ چاہا کہ امیر اور اونکی سپاہ کا جتھ
توڑ دون دو چار ساتھیون سے ایک گٹ ہو کر ہر دو دغا
کھیلنا فریب کا پانسا پھینکنا شروع کیا کئی سیہ دل

اوسکے ملازمون سے آقا کے آگے سرخرو ہونیکو
مروت کے پیچھے پڑے لشکریان امیر کو خفیہ بطمع عہدہ
وجاگیر ملانے لگے مگر وہ جانباز انکے داؤمین نہ آئے
ایک وفا شعار نے امیر کو اس حال سے اطلاع دی امیر سنتے
ہی غصے سے لال ہو گئے مگر خود داری کر کے معزز ین
رفقا کو جمع کیا صلاح پوچھی حریفان کجباز کو بہی اطلاع
پانے امیر سے آگاہی ہو گئی خوف سے کانپنے لگے
ہاتھہ پاؤن سرد اور چہرے زرد ہوے دل ٹوٹے
چھکے چھوٹے سمجھے بیچہ تقصاپین پھنسے محنت سر سبز ہوئی
بازی ہاری عزت گئی جان کے لالے پڑے ایدہر امراے
دولت امیر صاحب متفق اللفظ والمعنی بولے کہ جب اوسے
بدعہدی وغدر منظور ہے تو آپکو درگذر کیا ضرور ہے
جسطرح ہوسکے دشمن پر چیرہ دستی حاصل کیجئے

ملک و مال جو ظاہر آپکے وسیلہ ہمت سے ملا ہے چہین لیجیے
تخریب معاندین کے بعد مسند حکومت پر جلوہ فرمائیے بساط
امن پر خیر خواہون کو سایۂ عاطفت مین بٹہائیے امیر نے
جواب دیا کہ نہین بدی کے عوض بدی کرنا جوانمردی سے
بعید ہے پہلے بمقابلہ ہولکر تحقیق ماجرا کرکے اوسکو
ملامت سے خجل مفسدونکو ہیبت سے مضمحل کرلین پہر ان
بے مروتونکی رفاقت چہوڑدین خدا کی قدرت یہان
امیر مشیرون سے ان تقریرون مین تہے وہان
ہولکر کو مخبرون کی تحریرون سے جو دفعۃً بہت آئین یہہ
معلوم ہوا کہ میجر نیک صاحب فرنگی سے لڑنے اون سواران
افاغنہ کو جو شہرۂ قدردانی و ہنرپروری امیر سنکر
مشرق و شمال ہندوستان سے جمع ہوکر جانب
مہیسر آتے تہے نوکر رکہہ لیا اور اپنی فوج کو درست کرکے

سواران مرہٹہ وغیرہ کو ساتھ لیکر بعزم تسخیر مہیسر و گرفتاری
امیر و ہولکر ادہر کوچ کر دیا اس خبر کو سنکر ہولکر ششدر ہوگیا
پریشان و مضطر سوار ہوکر امیر کے پاس آیا اوس وقت
امیر بعد برخاست جلسہ شوریٰ کے تفرجاً سوار کشتی ہوکر سیر
دریا کرتے تھے اسے دیکھکر ساحل پر آئے طرفین سے
مزاج پرسی ہوئی پھر ہولکر نے بکمال عجز خبر رسیدہ
بیان کی اور کہا بغیر تمہاری امداد و اعانت کے
مجھے اس سیف سے جان بچانا مشکل ہے امیر نے دیدہ اوس مقدمے
کو چھیڑا ہولکر نے سوائے خجالت و ندامت کچھ ظاہر نکیا بمنت و سماجت
مدد و کمک چاہی جب امیر نے اوسکی طرف سے خاکساری و نیازمندی دیکھی ملایم وقت
درگذر کی کہا کہ اگر مجھکو امید مروت تمسے نہین لیکن شیوہ
فتوت کے خلاف ہے کہ ایسے وقت طرح دون تا انجام
اس جنگ کے طرح تمہارا شریک ہون ہولکر مطمئن

ہوکر شہر مین گیا تدبیر جنگ مین مصروف ہوا امیر نے
بہی دلاوران جان نثار کو آگاہ کیا ابہی ہولکر درستی آلات
حرب نکر چکا تہا جو معلوم ہوا کہ فوج میجر نیک صاحب جام گہاسٹے
پر جو یہیں سے آٹہہ کوس ہے آ گئی امیر و ہولکر یہہ سنکر
مع سامان ولشکر شہر سے نکلکر موضع چولی پر جو تین کوس
دہانسے سے ہے آئے وہان بفرمایش امیر توپخانہ سیگزین
بہی چہوڑ دیے گئے فقط سپاہ سوارہ ہمراہ لیکر
فوج عدو کے مقابل ہوے ایسے موقع پر لشکر
سے ملے کہ فوج حریف بلندی پر تہی اور سپاہ انکی پستی
مین صبح سے شام تک امیر نے یہہ کاروار کر دنقطہ سواد
فوج حریف کے دور اکیا مگر ترکیب حملہ کی نہ بن پڑی
وہ بہی تمام روز تنگ رہے سارے دن مین بہر ار
مشکل تین کوس چلے یہہ بہی کامیاب نہوکر فرودگاہ

بنگاه پر لوٹ آئے اہل لشکر نے بعد استجازت شہر مین جانے
اور سامان خورد و نوش لانے کی رخصت پائی سب لوگ
متفرق ہوگئے سو سوار دن سے زائد ہمراہ امیر نرہے
دہا لسنے کو سس پر کمایش قلیل فوج حریف بڑی تھی
قریب غروب آفتاب ہولکر نے آواز توپ کی سنی اور مخبرون نے خبر دی کہ
کہ سیام اوٹاری یہان سے ایک کوس پر حریف سے لڑ رہا ہی ہولکر گھبرایا امیر کے
پاس آیا اوسکی مدد پر چلنا چاہا امیر نے سمجھایا کہ
وقت تنگ ہے یہہ کیا محل جنگ ہے اہل لشکر کاروبار مین
مصروف ہین اکثر شہر مین کمتر یہان سوا اسکے باڑھی بخنگ
قراولی لڑ رہا ہے اوسکی اعانت چندان اہم نہین اور
اوسکی ہمراہ بھی لشکر کم نہین ہولکر نے نمانا سوار ہوکر
اودھر چلدیا امیر نے خیال کیا کہ اگر اسوقت ساتھ
نجاونگا لوگ سمجھینگے کہ یہہ آرام طلبی سے یا خوف جنگ سے

سے نکلے ناچار سو سوار سے سوار ہوکر ہولکر سے جا ملے
پہنچتے ہی فوج دشمن پر یورش کی ادہر سے توپ کے چھرّنکی
باڑ پڑنے لگی ہولکر مع فوج رک گیا بہت ہمراہیان امیر بہی پریشان
ہو گئے پچیس سوار ہمرکاب تہے اونہین کے ساتھہ امیر
اعدا پر جا پڑے اور اونکی صفون کو توڑ دیا بہتون کو
کشتہ و خستہ کیا اسمین تاریکی شب عالم پر چھا گئی اور ایک
رفیق امیر نے بہی خیر خواہانہ لوٹ چلنے کو کہا
تو امیر فوج حریف سے نکلے فرودگاہ کی طرف آئے
یہان آکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک بڑا ٹکڑا فوج دشمن کا
پیادگان باقیماندہ سپاہ امیر سے گرم جنگ ہے
جو کہ فوج اعدا قواعد دان و بکثرت ہے اور سپاہیان ناپذیرندہ امیر
و کم قوانین جنگ سے ناواقف ہین یہہ مغلوب
ہوے اور وہ غالب بلکہ رفقاے امیر کے

چار تو بین بہی اونہون سے لے لین ہین امیر
یہ حال دیکھکر غضبناک ہوے اونہین تہوڑے سے ہمراہیون
کے ساتھہ دشمنون پر گرے جوشش تہور مین امیر کے
مونہ سے کف جاری تھے شمشیر خونخوار ہاتھہ مین جسطرف
اشارہ کرتے سر دشمنون کے بدن سے جدا ہوکر پابوس کو
زمین پر گرتے جب تلوار اعدا کا خون چاٹ چکی جوانمردنے
نیزہ لیا وہ بہی جسطرف اوٹھایا ایک دو کو گرا دیا یہہ
خبر سنکر ہولکر بہی ادہر آگیا تہا مع چند ہمراہیان مردانہ
حرب اور اعدا کے قتل و ضرب مین مصروف ہوا یکبار
جوانمرد کے آگے آیا انہون نے اندہیرے مین اوسے
نہ پہچانا قریب تہا کہ امیر اوسکے نیزہ ماردین کہ اوسنے
کہا بہائی مین ہون اسلئے کہا بہائی اسوقت
خویش و بیگانہ پہچانا نہین جاتا پہر دونو دفع اعدا مین

کوشش کرنے لگے تہوڑی دیر مین دشمن آگے سے
بہاگے انہون نے تعاقب کیا انکے مقام تک بہگا دیا
اوسدن انہون نے اتنے آدمی مارے تہے کہ وہ تمام
جنگل لاشون سے پٹ گیا تہا زخمی اسقدر گرے اور بہت سے
گڑہون مین چہپ رہے تہے کہ ہر گز راہ اس میدان کا کٹ گیا
تہا فراری جو اضطراب و بیقراری مین اپنے لشکر تک
پہنچے وہ انہین مخالف سمجھکر مارنے لگے صولت شجاعت
انکی سے کچھ ایسے بیدرپا ہوے کہ آپسمین توپ بندوق سے
لڑنے لگے آخر ہولکر و امیر اوٹکر ایک باولی پر جو بہت سے
دو کوس ہے گہوڑون سے اوترے چند سوار ان ہمراہی
جو پیچہے رہگئے تہے وہان آملے ہولکر کے یہان ایک
شخص مفسد دار وغہ باورچیخانہ تہا اور بدل اسکا بدخواہ تہا
ہمیشہ قتل و حرامی ہولکر کی فکر مین رہتا تہا قضا جو آئی

کم بخت اوسوقت وہان آگیا ہولکرنے آواز سنکر
دور سے پہچانا امیر سے اوسکا حال کہکر مار ڈالنا چاہا
امیر نے کہا تم مختار ہو ایسے دشمن کو کیون فرصت
دیتے ہو اگر ہوشیار ہو ہولکر نے اوسیوقت گہوڑے
پر سوار ہوکر تلوار کے ایک وار مین اوسکا کام تمام کیا پہر
اوسیوقت پندرہ بیس سوارونکے ساتھہ شہر مین آیا وہان
مردم فوج کا نشان بہی نپایا مگر اندر قلعہ شہر مذکور کے
سو دو سو آدمی تہے وہ بہی خائف و ہراسان ہو نیسے
کالعدم ہولکر نے فوج کا یہہ فریب و غدر دیکہکر رہنا
وہانکا مناسب نسمجہا خزینہ دفینہ اور اسباب نفیس و عمدہ
جو وہانسے اوٹہا سکے بار کرلکے جواہر گران بہا آپ
ساتہہ لیکر وہانسے کوچ کیا موضع دہرم پور سے علاقہ دہار میں
جو مہیسر سے ساتہہ آٹہہ کوس ہے ہی آکر مقام کیا بعض

آدمی فوج کے جو متفرق وہان جمع ہوے تھے ملگئے
امیر ہرچند پہلے ہمت بندہاتے رہے شہر و مقابلہ چہوڑکر
چلدینے مین بدنامی سے ڈرلتے رہے لیکن جب ہو کرنے
نہ سنا ناچار آخر آپ بہی شریک حال رہے وہانسے نہضت
کرکے درجن پور بہیلون کے علاقے مین جو درمیان جہاڑی
اور کوہستان کے پہاڑ پر واقع ہے اور جگہہ سخت و قلب
جاتب پہنچے چندے ٹہرکے بہیلون کے سردارون کو
لبعطاے خلعت و انعام و زر و جواہر اپنے ساتہہ موافق
کرلیا واسطے روکنے رسد کنیو میجر نیک صاحب کے روانہ کیا
بہیلون نے گروہ گروہ ہوکر بانسداد مدد و رسد قافیہ
حریف تنگ کیا امیر صاحب نے میجر کے اکثر ملازمین کو
جو قوم افغان سے تھے بمژدہ رسانی افزایش مراتب
و مشاہرہ مستمال کیا حریف کی فوج مین انکی ایما سے

اونہون نے فتنہ و فساد سے فتور ڈالدیا ایدہر امیر نے
دلمین یہہ عہد کیا تہا کہ جبتک میجر پر اس مرتبہ فتح حاصل
نکرونگا خط نہ بنواؤنگا پگڑی سر پر نرکہونگا اودہر ہلکو نکے
تنگ کرنے سے بمنع آمد رسد میجر مذکور آپ ہی عاجز و پست
ہو چکا تہا کئی روز کے بعد اوسنے بکمال انکسار امیر صاحب
کو پیغام دیا کہ اگر دستگیری کر کے اپنی معرفت مہاراج
سے میری صلح کرا دیجے تو مین حاضر خدمت ہوکر تشرف
ملازمت حاصل کرون امیر صاحب نے اس مقدمے
کو اچھی تمہید سے ہولکر کو سنایا اوسنے یہہ رائے
دی کہ اوسے فریب سے بلا کر مار ڈالنا چاہیے امیر نے
کہا ایک تو یہہ بات شیوہٗ مردی سے خلاف ہے
اہل فتوت و مروت کے نزدیک نامردی و کم ہمتی
صاف ہے دوسرے یہہ ککا ہو نہ سکے کہ جسے

مین پناہ دون وہ اوسے بری نگاہ سے دیکھے جب
اس بارے مین امیر نے تقریر کو طول دیا ہولکر نے
طوعاً وکرہاً قبول کیا وہانسے کوچ کرکے براہ دیبالپور
کونڈہ علاقہ دہار پر آے وہانسے امیر صاحب کو واسطے
لانے ہیجر کے جو جام گہاٹے پر متصل مہیسر کے مقیم تہا
رخصت کیا وقت تشریف لانے امیر صاحب کے اوسنے
سلامی کی توپین سر کرائین استقبال کرکے بڑی
عاجزی سے ملا ساتہہ ہو کر اپنے ڈیرے پر لیگیا
امیر صاحب کے سر پر شالی رومال بندہا دیکھکر ٹوپی
اپنے سر سے اوتار لی دست بستہ عرض کی کہ اگر
آپنے پگڑی باندہنا اپنی فتح اور میری شکست
پر موقوف رکہا ہے تو لیجئے مدعا آپ کا حاصل ہوا
مین ٹوپی آپکے پانو پر رکہکر اپنی شکست کا مقرادر

آپ کی ظفر کا معترف ہوا پہر اگر میری گرفتاری بہي
منظور ہے میری جال کرچ پہرسے مین رکہدیجیے
اسواسطی کہ آئین انگریزی مین جب تلوار پہرسے
مین رکہی گئي گویا صاحب تیغ مقید ہوا امیر صاحب
اوسکا عجز والحاح دیکہکر بہت خوش ہوے کہا
تمہین امان ہے مین تمسے راضی ہوا اب تمسے شر
کرسکے کس انسان کی یہہ جان سے ہے بلکہ آینده بہي
انشاء اللہ تعالے اخلاص واتحاد آپسمین رہیگا میجر نے
شاد ہوکر امیر صاحب کے سر پر پگڑي بند ہوائی اور
رومال اونکا لیکر اپنے سر پر باندہا پہر عرض کیا کہ ہم
آپ پگڑي بہي بدل چکے اسکی مراعات مد نظر رہے
تہوڑي دیر مین یہہ جلسہ برخاست ہوا میجر نے امیر صاحب
کو ساتہہ لیجاکر شہر و مایتعلق بہ سپرد کر دیا بعد ازان ہمراہ انکے

ہولکر کے پاس آیا ہولکر امیر کے خوف سے ظاہر اچھی
طرح ملا لیکن دل مین پیچ و تاب کہاتا رہا ایک رات ہولکر نے
دریا کے کنارے بیٹھکر مشعل پانی مین چہوڑوائی تہی
اوسپر گولیان لگا رہا تہا قضارا ایکبار بندوق پہٹ گئی اور
بڑا صدمہ ایک آنکھہ پر اوسکی آیا کہ ہمیشہ داغ اوسکا رہا
اللہ اکبر جل جلالہ ہولکر پیچڑ کو ایذا رسانی میچر کی منظور نظر تہی
خدا کیطرف سے سزا اوسکی اسنے بچشم خود دیکھہ لی ؎

کرے پریشان ہمین کبہی جمع حال زلف رسا نہو گا
برا جو کوئی کسیکا چاہے بہلا کب اوسکا برا نہو گا

القصہ ہولکر نے مہینے مین اپنے تہانے بہٹلے کنیو
میجر نیک صاحب کا توڑکر کچہہ اپنی طور پر درست کیا
اور واسطے بندوبست پرگنہ ٹونک و رامپورہ جواب
معروف علیگنذہ سیہے اپنی جانب سے اوسے لیکر بہیجدیا

میجر مذکور وہان سے کوچ کر کے براہ کوٹہ وغیرہ اسطرف آیا جسقدر ملک راجہ جے پور کیطرف سے ہولکرون کے قبضے مین تہا اوسکے انتظام مین مصروف رہا ہولکر جمعیت امیر و پہر دولت لشکر کوچ کر کے موضع نولائی علاقہ مالوہ پر آیا زر معاملہ وہان سے لیا فوج پر تقسیم کیا وہان امیر فتح تدبیر سے ہولکر سے کہا کہ بسبب کثرت جمعیت کے گذارہ دونون لشکرونکا ایک جگہہ رہنے مین نہوگا صلاح وقت یہہ ہے کہ دونون فوجون کو جدا جدا رکہکے تحصیل اضلاع سے گذر کرین وقت ضرورت جمع کر لینگے ہولکر نے اسے پسند کیا دونون فوجین اوسی جگہہ سے جدا ہوگئین یہہ حال سال ۱۲۱۵ ہجری کا تہا

بیان جانے ہولکر کا طرف سونڈہواڑے کے زر معاملہ لینا وہان سے اور کوچ کرنے

امیر کا سرونج کی جانب چڑھائی کرنا ساگر پر

جب ہولکر مقام نولائی سے علیحدہ ہو کر طرف سونڈواڑے کے
گیا وہان آگے راجہ کوٹہ سے زر معاملہ لیا باقی گرد نواح
کی تحصیل شروع کی امیر نے اپنے بہائی کرم دینخان
کو چند سوارون سے ہولکر کے ساتہہ کر دیا ایک نشان
عالم خان کمیدان کی پلٹن کا واسطے چوکی پہرے
کے ہمراہ کیا محمد شاہ خان نامی پٹہان کو کہ اوسی پلٹن
مین نوکر تہا قواعد آموزی کے لیے اوس نشان پر
مقرر فرمایا پہر خود بدولت واقبال مع لشکر خاص نہضت
فرما کے شجاعپور شاہجہان پور بیرسیا وغیرہم پرگنون
سے زر معاملہ لیتے ہوے سرونج مین آئے
یوسف خان عامل نے ملازمت حاصل کی ہمت
رائے بہی بواسطہ سابقہ شرف یاب حضور ہو کر عہدہ

مختاری مہمات ملکی پر مامور ہوا سند جاگیر موضع انند پور
وبگروده نسلاً بعد نسلاً عطا کی گئی اسوقت ستر اسّی ہزار
سوار و پیاده زیر سایہ علم ظفر توام امیر سے تھے امیر نے
اوس سب فوج کے ساتھہ کوچ فرمایا ملہار گڈہ بین آئے
وہانکے حاکم سے معاملہ کیا وہان سے اٹاوہ علاقہ ساگر
پر پہنچکر ساٹھہ ہزار روپیے معاملہ کے لیے موضع کہلا
پر جو گذرے اوسیقدر وصول کیے وہان سے نہضت
فرماکے ساگر سے دو تین کوس پر پہنچے ہنوز مقام نکیا
آرام نہ لیا تہاکہ اپّا جی راجہ وہانکا اٹہارہ ہزار پیادون
قواعددان بندوقچی چار ہزار سوار جرار چار ہزار بندیلو نسے
سنگلہ مقابل ہوا امیر تہور تخمیر نے فوج ظفر موج کو نہیب
دی یکبارگی دشمن پر یورش کی امیریان دولت
نصیب چیرہ دست اور ساگریان کم بخت کے بلند

حوصلے پست ہوے حاکم سیاگر مع لشکر پیچھے ہٹکر شہر
کیطرف چلا اوسی رجعت قہقری سے فصیل تک
پہنچگیا ایک کوس ابدہر شہر سے امیر صاحب نے
خیمہ کیا ہفتہ بہر کنارۂ دریا پہ مورچہ بندی رکھی اسی حال
مین ایکدن خیر محمد خان اور منظر محمد خان وغیرہم سترہ ۱۷
آدمی اِسکے سواران ہمراہیان امیر سے بائین طرف
مورچال سے ایک باغکی سیر مین مشغول تھے دوسو
شخص فوج حریف کے اپنے مورچون سے نکلکر آئے انپر
غازیان دلاور نے ثابت قدم رہکر اونہین للکارا بہت
تھوڑی دیر مین مارے گئے تھوڑے بہت پشیمان ہوکر
بھاگے بعد ظہور اس واقعے کے بہت دنون
تک محاصرہ رہا دشمن نہ نکلے لڑائی نہوئی امیر صاحب
بسبب نکلنے ایک دنبل کے گھوڑے پر سوار نہو سکتے

سے تھے پیچھے مورچونکے آرام گزین تھے یہہ حال سنکر
ایکروز صبح کے وقت اناجی مذکو بمعیت جمعیت مفرو شہر سے
نکلا امیر صاحب کے مورچے پر حملہ آور ہوا امیر فرط مغاضبت سے
مغالبت اعدا پر مصابرت نکرسکے دنبل پر پٹی مضبوط
باندہکر منابذت کی عزم پر بمہابذت چلے جلد گہوڑے پر
بیٹھکر پانسو سوار ساتھہ لیکر چال سے ٹال کر ایک سمت کو
دوڑے باقی فوج نے حسب الایماے سپہدار مقابلہ
کیا ہنگامۂ جنگ گرم ہوا امیر صاحب مع ہمراہیان پشت
لشکر دشمن پر آپڑے اوسوقت ایسی لڑائی ہوئی کہ زمین
تہرا گئی آسمان سہمگیا تہوڑی دیر اعدا ٹہرے پہر پریشان
ہوکر بہاگے اناجی ہزیمت پاکر قلعہ بند ہوا غازیان
نصرتمند اندر شہر کے گہسکر تاخت و تاراج میں مصروف
ہوے اسقدر نقد و جنس سامان نفیس جواہر ثمین

غنیمت مین ملا کہ پہلے اس سے کبھی نملا تھا چنانچہ
انباجی سے نے فرد تفصیل اسباب و زر و سیم غارت رفتہ
جونپواڑ کو بھیجی تھی اوسمین نوکر و روپیہ مع تشریح مفصل
لکھا ہوا تھا القصہ امیر سے نے قلعہ اندرونی شہر پر مورچے
جمائے محصورین تنگ ہوے آخر انباجی سے نے عوض
دو لاکھہ روپیے کے صلح منظور کی مگر غلامی خان
معتمد خاص امیر سے نے کہ بواسطہ سوال وجواب معاملہ
جاتے آتے تھے خبر دفینہ کثیرہ قلعے مین پاکر
اسقدر کم مال پر صلح کرلینا گنج شائگان رائگان دینا
پسند نکیا اس بارے مین عرض کی طمع زرمین آقا بھی
آگئے صلح کر کے توڑ دی بدعہدی کی پھر مورچے
جمائے دشمنونکو زور دکھاے انباجی سے نے بہہ عہد
شکنی دیکھکر رگھوجی ناگپور کے راجہ سے مدد مانگی

قلعہ چونراگڈہ اور گڈہ منڈلہ کے دینے کا اقرار کر کے
فوج اوسکی طلب کی راجہ مذکور نے ایک کنپو اپنا باہری
بینی سنگہ سردار مع چالیس ہزار سوار ملازم و سواران
پنڈارہ و عرب با دیگر سامان جنگ و میگزین و توپخانہ واسطے
اعانت انباجی کے بھیجا اور نومین افغانان ہمراہیان
امیر آقا سے تنخواہ طلب تھے اور رنجیدہ ہوکر لشکر سے
الگ پڑے تھے اس باعث آمد فوج معاون دشمن سے
امیر متفکر ہوئے آخر کرم وینخان کو واسطے لے آنے
ہولکر کے ضلع سونڈ ہواڑے بسے خط لکھا کرم وینخان
مع ہولکر ایدہر روانہ ہوئے بہنوز آثنا سے راہ ہین
تھے کہ فوج راجہ ناگپور ساگر پر آگئی امیر جلادت
تخمیر نے خیال کیا کہ اگر ہولکر کے آنے سے پہلے
مقابلہ کر کے اس فوج کو ہزیمت دو تو اپنا نام ہے

ورنہ نام ہولکر کا ہوگا اور نیز صولت وشوکت ہماری
انکے دلونمین جم جائیگی الغرض ابھی فوج حریف کا ڈیرہ
نہوا تہا کہ امیر صاحب سرسواری جاکر مقابل ہوے قریب
دو ہزار سوار اور اسیقدر پیادونکے وقت کوچ لشکر سے
ہمرکاب ہوے تھے لیکن اکثر اونمین کے راہ مین رہگئے
جسقدر تھوڑے ہوتے گئے اوسیقدر دل گہٹتے گئے
اعدا کی کثرت اپنی قلت دیکھکر جان ہار دی دلاورونکا
ساتھہ نہ دیسکے مگر ساتھہ بہادران جان نثار شجاعت شعار
اپنے گھوڑ ونپر سوار ہمرکاب سپہ سالار رہے امیر اونہین
سوار ونکے ساتھہ دشمنون پر جاگرے ہنگامہ
زد وخورد گرم ہوا چار ونطرف سے تہلکۂ عظیم اوٹھا
دشمنون نے کم سمجھکر گھیر لیا لیکن غازیان تہور
نشان ثابت قدم رہے اسمین ایک پلٹن نے فوج

حریف سے ہمراہیان امیر پر باڑ ماری اوس باڑ سے اکثر دلاوران جان نثار کام آے بعض کہ اونکی گنتی نو سے زائد تھی سلامت رہے اس صدمہ عظیم سے باقیماندہ غازی بد دل نہوے بلکہ زیادہ جوش و خروش سے لڑنے لگے مگر اعدا کا دل بھی بڑھ گیا ہر ایک شیر ہوکر حملہ آور ہوا اوس روز امیر رستم نظیر نے ہنگامۂ جنگ گیو و لشکر افراسیاب یاد دلایا سام و نریمان کی لڑائیونکو عالمان تواریخ کے لوٹنے بھلا یا جسوقت اوس یکہ تاز عرصہ وغا کو تنہا پاکر دشمنون نے گھیرا امیر دلیر نے للکارا جو مقابل آیا اوسے مار کر فردوسی علیہ بالسخقہ من اللہ تعالیٰ کے

خروشے بر آورد برسان ابر | کہ تاریک شد مغز و جان ہژبر
میان سواران درآمد چو گرد | زبیر خاش او خاک شد لاجورد
زمانے بخنجر زمانے بگرز |

همی ریخت آهن ز بالای برز	برآورد گرز گران را بگفت
سپه مانده از کار او در شگفت	سبک شد عنان و گران شد رکیب
سر سرکشان خیره گشت از نهیب	از افگنده شد روی هامون چو کوه
ز بکین شدند آن دلیران ستوه	اتفاقا تیغبازی اعداسے

اسپ سواری امیر کی باگین کٹ گئین گہوڑے نے شوخیان کین نہ قابو تہا رکا لشکر کیطرف بہاگا امیر نے سوچا کہ اس اضطرار کو کون مانتا ہے ہر ایک سمجہے بہاگتا جاتا ہے یہہ خیال کرکے زین سے کود کر زمین پر آئے متعاقبین پر متوجہ ہوئے ع

برآمد ز زین بر زمین نره شیر	برافتاد بر بدسگالان دلیر
بدستش بلارک یکی آخته	دمش گوی از ارتجک ساخته
درخشید بر خاک نو ماه سان	درخشید بهرام بر آسمان
چو آتش پی دشمنان بر شدید	بیامد روان مرگ و شد سیر بد

به ناوردگه آتشی برفروخت
چه تنها که جانها تنها بسوخت

یکی را ببر بود دیگر چو دید
سرش تنگ گرفت و بسوئم رسید

ز ترگ و زره و ز تن مرد و اسپ
گذشتی چو از ابر آذرگشسپ

شد از کشتها پشتها بر کنار
روان خون چو سیلاب در جویبار

چو دریای هیجا چنان جوش زد
بیزدان پناهیم شد گوش زد

درنگی نشد سود و شور زیان
بجا ماند لختی هژبر ژیان

چو از رزم جو گرد فرغول دید
یلی تند و تشکول پیشش رسید

جوانی تنومند بریان گنج
سیه چرده بد هیکل و غول گنج

خروشید و غرید و گفت ای امیر
تو اینک بدست منستی اسیر

ز کشتنت ننگ آیدم ورنه من
بیک نیزه جانت برآرم ز تن

سبک بر سنان بن بردارمت
به بند گران دست و پا آرمت

بزندان دهم چند روزت شکنج
فشارم گلویت بصد گونه رنج

پس آنگه بگیرم سرت را به تیغ
نه تا گویابی ز دستم گریغ

بپاسخ یکی نعره زد گرد نیو | که مردک چه نازی تو بر تیو لیو
چرا از خطائی و باقی گزاف | کنی رایگان خودستائی بلاف
ترا تاب پیکار با من کجاست | ترا بازوی دشمن اوژن کجاست
من آنم که پیشم گه کارزار | شود دستم و گیو را کارزار
کنم جشن در روز آز اجنگ | فرستاده دانم شب تار جنگ
بایران و توران و چین و فرنگ | بهند و بشام و بروم و بزنگ
بخوانند از جنگ من داستان | جوانان و گردان و نام آوران
نه پیل و نه شیر و نه دیو و نه مرد | بود در جهان مر مرا هم نبرد
چرا گشته دشمن نام خود | میندیش از خویش بر خویشتن بد
مرا با تو هرگز سر جنگ نیست | زبد گوئی تو دلم تنگ نیست
نه مرد پیکار جو تیغ زن | همه لاف و دستان و تندی چو زن
شگفت و برآشفت آنزفت و گفت | چرا میشوی مفت با گرگ جفت
پس آنگه جدا روغن از ماست کرد | عنان برگرفت و سنان راست کرد

به نیروی و تندی مردان کار | بزد نیزه بر پہلوی ہوشیار
که چون شست شمشیر کین برکشید | نخست از میان آن سنان را برید
وزان پس سر نیزه سر برگرفت | بدانسان که بیننده شد در شگفت
بگفتم که بود آتش آن تیغ تیز | شد از خار و خاشاک زان شعله ریز
بین انگه که اندر امیرش پلید | سر نیزه چون خار در پا خلید
بپاراست رفتار در رزمگاه | که انبوه دشمن بکردست تباه
پس از کشتن آن ستیزنده گرد | بیاورد که پای مردی فشرد

ادہر ہمراہیان امیر نے جو اسپ سواری کو بے سوار
رہوار دیکھا امیر کو کشتہ یا اسیر گمان کیا یکبارگی
سب جمع ہو کر دشمنوں پر آئے دیکھا کہ سردار لشکر
پیادہ لڑنے کو آمادہ کھڑا ہے مگر ہیبت شجاعت سے
کوئی قریب نہیں آسکتا خیر خواہان جان نثار
خوش ہوئے باہم مبارکباد کہکر پاس سپہدار کے

آے ایک رفیق نے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ پیادہ
ساتھہ ہو لیا امیر نے بنگاہ سپاہ کا حال پوچھا کسی نے
عرض کی کہ سواران حریف نے وہان پہنچکر دست تطاول
و تعدی دراز کیا ہے لڑنے والون کو ہزیمت دیکر گاری
توپخانہ بھی سے لیا ہے یہہ سنتے ہی امیر کو تاب ہی ادہر
باگ اوٹہائی پہنچتے ہی قیامت برپا کی اپنے لشکریان بجان
رسیدہ کو بچایا دشمنان خیرہ سر کو مارا بھگایا توپخانہ
چھین لیا مگر بسبب پریشان ہو جانے فوج اور گولہ
اندازونکے ساتھہ نہ لے سکے ویسے ہی چھوڑ کر دوسرے
کوچ کرد بادریاے دہسان پر پہنچکر ڈیرہ کیا ہر چند
کہ فوج راجہ ناگپور بعزم جنگ امیر نہ آئی تھی بلکہ انہین
اور انباجی مین صلح کرا دینا منظور تہا مگر مشیت ایزدی
اسیطرح تھی قدرت الٰہی مین کسکو مجال دخل ہے

یہہ واقعہ سنہ ١٢١٥ ہجری مین واقع ہوا کہ رم دینجان
برادر امیر کہ مع ہولکر سرونج مین آ پہنچے تھے حال جنگ
امیر و فوج ناگپور سنکر بسبیل یلغار پاس امیر کے آئے
امیر کو بہائی کے آنے سے تسلی حاصل ہوئی احوال
نمکحرامی لشکر من وعن بیان کیا جوانمرد کو غصہ آیا
سوار ہوکر اوپر پہنچا اور بہادر تیغ تیغ خونفشان کہنچکر
بہت کو خستہ کشتہ کرکے لوٹا سزا رسانی اہل نفاق
کا مژدہ امیر کو سنایا امیر نے آفرین کہی مبارکباد دی
ہولکر افواہ تباہ و خراب ہونے امیر مظفر و لشکر
نصرت اثر سنکر انتظام سرونج کے عزم پر وہین رہا
امیر منصور نے اطلاع ان امور کی ہولکر کو ضرور سمجہکر
نامہ شوق نشور متضمن زور و قصور رفقاے مقہور
و نمکحرامی ملازمان دور از سرور مہجور حضور مشعر احوال

جنگ مذکور با افواج راجۂ ناگپور مع تفصیل مذبور مسطور کیا
اور یہی لکھا کہ اس محاربت و مقاتلت مین مینے فراست
و تجربت سے طاقت و قدرت ان لوگون کی ہمت و جرارت
اپنی مصیبت و مشقت مین آزمالی اگر تمہین راجۂ ناگپور سے
رنجشہاے گذشتہ کی تلافی کرنا ہے آؤ مین تمہارا شریک
حال ہون اگر بافضال خداوند لے ہمال اقبال تمہارا
قرین احوال ہوا تو دشمنون کو گوشمال دیکر مستمال کرونگا
ہر بد سگال کو پامال کر کے ملک و مال مقبوضہ پر تمہین
قابض بالاستقلال کردونگا ہولکر کو جب یہہ خط پہنچا
اوسنے سنکر جواب دیا کہ اندنون دشمنون سے
لڑنا مصلحت وقت نہین تمہین سے لئے بیفائدہ محنت اوٹھائی
آجکل ہولناک خبرین سنین ہین اکثر اعداے بکمین ہین
استوار کمین ہین کمین ہین اس بار تباہی و خرابی سے

بچین تو خیر ہوا امیر نے یہہ سنکر ہولکر کی کم ہمتی پر تاسف کیا مگر گمان یہہ بہی ہوا کہ انہون پہر اوسے میری طرف سے کچہہ آزردگی سننے سبب ہے اسلیے یون بات بنائی پہر امیر وہانسے کوچ کر کے سرونج مین آگئے ہولکر سے ملے اسوقت مین کل دس بارہ ہزار سوار و پیادہ امیر کے ساتہہ رہگئے تھے کیونکہ اکثر بعد فتح ساگر سیم و زر غارت شہر مین پاکر نوکریان چہوڑکے اپنے اپنے گہر چلے گیے کچہہ تنخواہ خواہ ہوکر لشکر ظفر پیکر سے جدا ہوے آخر نادم و خجل پریشان و مضمحل افسردہ دل تہوڑے فوج ساگر و شنکر ناگپور مین ملگیے بعض بیجا صل وطنونکو لوٹے کوئی کوئی استعفاے جرائم کرکے داخل عسکر فیروزی اثر ہوے آیندہ ہمیشہ سالک مراحل وفاداری ناز ل منازل جان نثاری رہے الغرض ہولکر سرونج سے

روانہ ہوا ازتلام جھالوہ مندسور وغیرہ سے محاصل مقررہ
لیتا ہوا اندور کو گیا آوندنون کاشی راؤ ہولکر پونا سے
بجمعیت دو ہزار پیادہ و سوار ضلع خاندیس مین آیا ہوا تھا
اکثر ہمراہی اوسکے جسونت راؤ ہولکر سے آملے کاشی راؤ
جھلاکر اسیر آیا باہم مقابلہ بعزم رزم ومقاتلہ ہوا آخر بے
لڑے اوسکے ساتھیون نے اوسے گرفتار کرکے جسونت راؤ
کے پاس بھیجدیا اوسنے اوسے قلعہ کالتہ مین محبوس کیا
اوسکے ہمراہیون کو اپنے سپاہیونمین ملالیا اسیر سے
نکلکر جھانسی کو گئے محاصرہ کرکے زرمعاملہ لینا چاہا بالاراؤ
انگلیہ بارسال پیام دوستانہ مانع ہوا امیر صاحب نے
کہا کہ اس مرتبہ تمہاری خاطر سے ملنے زرمعاملہ چھوڑا
آیندہ کہین تم منع نکرنا ورنہ رعایت نہو گی امیر صاحب
وہانسے چلکر نئی سراے مین آئے وہان اپنا تھانہ

بٹہایا زر معاملہ لیا پہر کوچ کرکے سیپری کو لارس کو
پہنچے انباجی سے نے بوساطت انگلیہ مذکور وہانکا معاملہ
برعایت کرادیا امیر پہر وہانسے چلکر سرونج مین آگئے
چند روز چین سے رہے جب بغیر تحصیل زر گذر ہوتی نہ دیکہی سرونج
سے چلکر شجاعلپور آپر سے محاصرہ کیا اکثر ہمراہی روز دیگر
شہر مین گہسے غارت و تاراج مین مصروف ہوئے ساکنان
شہر نے بمقابلہ مقابلہ کیا ہر طرف کوچہ بندی کرلی تہی
حفاظت ناموس پر جان دینا موجب بقائے نام سمجہا
تہا ہر شخص مسلح و آمادہ ہوکر لڑنے لگا قضارا
کرم دینخان صاحب بہی لوٹنے والونکے ساتہہ شہر مین
گئے تہے کسی کوچے پر لڑائی مین شریک ہوئے طرفین
سے بندوق چلتی تہی چونکہ پیالۂ عمر اوس نوجوان کا
بادۂ زندگانی سے لبریز ہوچکا تہا ایک گولی کسی بندوق

کی گرم وینجان سے آ لگی ایکدم مین اوس دلاور نے
جان دی ہر طرف سے شور واویلا وادریغا بلند ہوا اور
ہر پیر و جوان دردمند کسی نے جاکر امیر صاحب کو اطلاع
دی یکایک خبر وحشت اثر جو سنی غشی کی سی حالت
ہو گیی پہر سنبہلکر مفصل احوال پوچہا جبوقت اس واقعہ
ہائلہ کو سمجہے بیخود ہوکر مدہوش زمین پر گرے ہوش
جو آیا آسمان کی طرف دیکہا اور بیساختہ ایک چیخ ماری
پہر احتسابا صبر کیا سوار ہوکر شہر پر حملہ کیا فتح حاصل کرکے
موقع واقعہ جانگزا پر آئے بہائی کی لاش کو دیکہا
ہر چند ضبط نہو سکا تاہم بہت ضبط کیا تجہیز و تکفین مین
مشغول ہوے پہر کیی دن تک متحیر و مضطر رہے
عمائد سپاہ سے نے تسلی دی سمجہایا رفتہ رفتہ صبر نے
دلمین جگہہ کی بیقراری آہ و زاری دور ہوئی دریغا

اس واقعے کی تاریخ ہے جب وزامیر نے دربار کیا صاحبزادہ
صالح محمد خان اپنے ہمشیرہ زادکو بجاے برادر مرحوم
نصب کردیا اور محمد شاہ خانکو کہ توشکچی خان مرحوم کا
اوربکار قواعد آموزی نشان ہمراہی خانمرحوم مامور تھا
صاحبزادہ مذکور کے ہمراہ متعین کیا مگر محمد شاہخان سے
مزاج صاحبزادہ موافق نہوا وہ ترک رفاقت کر کے
حضور امیر مین حاضر ہوے اور سرکار ہی مین رہے
اوندنون ہولکر اپنی شادیکی تجویز مین اندور گیا تھا وہان
بعد تقرر اوس تقریب کے محفل عیش و سرور آراستہ
کی تھی امیر صاحب نے بہیر سنگرراے فرح راے
دولت آراے مملکت بیراے ہمت راے کو اپنی طرف سے
اوس بزم شادی مین شریک ہونے کو بھیجا یہہ جو
وہان پہنچا ہولکر سے ملا تو اوسے امیر صاحب کی

جانب سے رنجیدہ پایا بعد تحقیق سبب اوسکا معلوم ہوا
کہ کنجا کنور بدگہسیہ تہانہ دار تنجا علپور اوسوقت مین
ہولکر کے پاس تہا اور وہ بسبب قایم ہونے امیر صاحب
کے تہانے کے تنجا علپور مین شعلہ آتش عناد بلکہ
سراپا آتش فساد ہوگیا تہا اوسنے ہولکر کو درہم وبرہم
کردیا تہا ہر وقت کہتا تہا کہ تمہارے سامہنے یہہ سپاہی
زادہ بادشاہی کا ارادہ رکہے تمہارے ماتحت ملک
مین آپ حکومت کرے تم ہندو وہ مسلمان آتش وآب
کی کیا دوستی افسوس کہ وہ اور اوسکے کاربرداز
اس ملک مین دست تعدی دراز کرین اور آپ چپ
بیٹہے رہین علاوہ ازین وہ آجکل دلمین تمسے کاوش
درپردہ کاشتی راؤ سے سازش رکہتا ہے فکر مین ہے
عنقریب تمکو گرفتار اوسے رئیس برقرار کردیگا ہولکر

کوتہ اندیش سیہ باطن تو تہا ہی لونڈے بکنے لگے ہین
آگیا دربار مین ہمت رائے سے پوچہا کہ امیر ہمارے بلانے سے
آجاینگے یا نہین رائے مذکور کہ اوسکے ضمیر منیر تاثیر سے
آگاہ نتہا بولا کہ کیون نہ آینگے کہا اچہا تم جاؤ اونہین
سے لے آؤ فرستادہ اپنے آقا کے پاس آیا وہ پہر اس
روانگی پر آمادہ ہوے دوسرے روز تین سو سوار
ہمرکاب لیکر بعزم ملاقات نہضت کی اودہر مفسد کنور نے
ایکدن عالم مستی مین اوس مدہوش بادۂ پندار سے
کہا کہ امیر اپنے جوش شجاعت مین کسکی سنتے ہین
تمہارے بلانے سے کوئی آئے جاتے ہین ہولکر
نے یہ سنکر غصے کی آگ سے جل بہنکر افسران لشکر سے
کہا کہ ابہی بافوج جرار جاؤ اور جسطرح ہوسکے امیر خانکو
یہان لاؤ افسران مذکور حسب الحکم مع لشکر روانہ ہوے

ایک منزل گئے تھے کہ رایات ظفر آیات امیر نمایان
ہوے سب اپنے آنے پر پشیمان ہوے ہزار ناتھہ جلیہ جو
دو تین ہزار سوار و پیادونکے ساتھہ آگے تھا امیر صاحب
کے سامھنے گیا آداب بجالایا امیر نے حال دریافت کیا
آنیکا سبب پوچھا چونکہ وہ شخص دانا و ہوشیار تھا اوسنے
بمعائنہ اطوار اخلاص بگفتار نیاز بار اظہار کیا کہ سرکار کے
استقبال کو ہم سب فرمانبردار آے ہین یہان یہہ گفتگو
تھی کہ سیام راو ماڑہی اور جمنا بہاؤ وغیرہ باقی افسر
لشکر ہولکر کے روبرو آئے اونسے بھی ویسے ہی سلام
و کلام ہوے پہر وہ سب پیچھے پیچھے سواری کے رہ پیر
ہوے اوسوقت اون سب نے آپسمین مشورہ کیا کہ ہمین
ہولکر نے بارادۂ فاسد ادہر بھیجا ہے اور ہم انکی طرفسے
کسکو ئی امر خلاف اتفاق و محبت نہین دیکھتے دیکھو کہ

بهہ جمعیت معدودہ واسطے ملاقات کے آئے مین پس
کیا کیا چاہیے امیر صاحب نے بفراست دریافت کیا
کہ انکا آنا خالی علت سے نہین کچھہ بندوبست کرلینا ضرور ہے
غفلت دوراندیشی سے دور ہے پھر ایک منصوبہ دل مین ٹھیرا کر
افسرونکو پاس بلاکر ہاتی سواریکا ٹھیرایا سیام راؤ اور چمنا بھاؤ
کو اپنے ساتھہ بٹھایا ظاہر مین کہا کہ میرا ہاتی پر ہونا
تمہارا ساتھہ ساتھہ اردلی مین چلنا مناسب تھا باطن
مین کہا اب اگر کچھہ فساد ہوگا تو انہین تو مین پہلے
سمجھہ لونگا وہ افسر اگرچہ سمجھگئے لیکن کچھہ کہہ نسکے سوار ان
ہمرکاب امیر ہاتی کے آس پاس ہوگئے لشکریان ہولکر دوردیا
اوسیدن اوسیطرح اندور مین پہنچے لوگون نے
ہولکر کو خبر دی کچھہ نبولا اور بخلاف معمول قدیم کہ ہمیشہ
جہان کہین ہوتا تھا امیر کے استقبال کو دوڑ تین

کوس آتا تہا تہوڑی دور قریب ایک میل کے اگر بڑی
بے پروائی سے ملاقات کی ہر چند امیر سمجھگئے تھے
مگر مزاج و حال پوچہا جواب دیا کہ بسبب شب بیداری کے
طبیعت سست و مکدر ہے امیر بہی مستغنیانہ ملے مکان پر
پہنچکر ہولکر اپنے محلسرا کو گیا امیر صاحب کے واسطے جو گھر
خالی ہوا تہا یہ اوسمین فروکش ہوے ایکدن امیر ہولکر
کے پاس آئے سفلہ کنور ہولکر کے قریب بیٹہا تہا بولا کہ
کیون صاحب آپ شجاعلپور وغیرہ مین کس بل پر تعدی
رعایا پر کرتے ہین امیر نے جواب دیا تلوار کے زور سے
کنور مذکور نے کہ کسیقدر جوانمردی کے گھمنڈ مین تھا
چہری نکالی اور کہا کہ جو کوئی اتنی بڑائی کرتا ہے
مین اس چہری سے اوسے پست کر دیتا ہون امیر تہوڑی تنخنے
جو یہہ حرکت اوسکی ملاحظہ کی غضب شجاعت سے آگ

ہو گئے تیغ آبدار کھینچکر اوٹھے چاہتے تھے کہ اوس ہوا پست
کو ایک وار مین خاک ادبار پر گرائین کہ اسمین کئی افسران
فوج جو دلی خیر خواہ امیر کے تھے لپٹ گئے سمجہانے لگے
کہ آپ کیا ایک نالائق لڑکے سے دو چار ہوتے ہین
اوسوقت سیام راو ماڑی کہ بہبود اندیش جانبین تھا
ہولکر کو ملامت کرنے لگا کہ یہہ کیا نادانی ہے اور اوس
کنور کا ہاتھہ پکڑکر دربار سے اوٹھا دیا کہا کہ تو یہہ نہین جانتا
کہ اندنون اگر موافقت نرہی تو ہر ایک کے دلمین مخالفت
محکم ہو جائیگی بلکہ یہہ جمعیت ہی درہم برہم ہو جائیگی بعد
ازان امیر سے کہا اسوقت آپکے مزاج پر خفگی غالب ہے
فرودگاہ پر تشریف لیجایئے امیر صاحب اوٹھکر مکان پر
آگئے گو اوسوقت ہولکر نے اوسکی فہمایش سے امیر سے
عذر خواہی کی تھی لیکن بخوبی صفائی طرفین سے

نہوئی تہی ہولکرنے اپنے دوکنپو نکا ڈیرہ متصل فرودگاہ
امیر کے کرایا دغا کی فکر مین تہا امیر صاحب نے دلمین
خیال کیا کہ درصورت عدم موافقت طرفین کے قباحت
متصور ہے بلکہ شعلۂ فساد کے بہڑکجانے سے آیندہ بجہانا
آتش مخالفت کا دشوار ہوگا پوری صفائی کرلینا اور خیال
عداوت ہولکر کے دلسے نکالدینا مناسب ہے یہ ارادہ دلمین
کرکے ہولکر سے تنہا ملنے کا عزم کیا ہولکر کے مکان پر
آئے ہولکر کو اطلاع ہوئی اوسنے پوچہا کہ کس عزم
پر آئے ہین لوگون نے کہا ما فی الضمیر معلوم نہین
لیکن تنہا آنے سے سوا محبت وموافقت اور کچہہ
مفہوم نہین ہوتا تب اوسنے بلا لیا امیر نے سامنے
جاکر کہا کہ مجہے تنہائی مین تمسے کچہہ کہنا ہے اوسنے
تخلیہ کیا امیر نے بقصد تصفیہ کمربند ہولکر کا پکڑکے سینہ

ہاتھ سے کٹاری چھوٹی جو اوسکی کمر مین تھی نکالکر کہا
کہ بدگمانی اپنے دلکی اسیوقت رفع کرلو یعنی اگر میرے
مار ڈالنے مین عروج و ترقی تمہاری مقصود ہو تو اسوقت
دریغ نکرو حسرت نکال لو مجھے عذر نہین اور جو فقط
میرے مخالفون کے بہکانے سے تم اس خیال بیجا مین
ہو تو مین اسوقت تمہین مار ڈالتا ہون ہولکرنے امیر سے
عذر کیا اور کسماجت کہا کہ مینے اپنا دل صاف کیا اب
مجھے ہرگز سر خلاف نہین آیندہ کبھی وہ معاملہ جو اوسکی
و موقعت سے دور ہو ظہور مین نہ آئیگا امیر مجھے ہمیشہ محکم
سمجھو امیر نے اوسے چھوڑا اور آپسمین صفائی باخلاص تمام
ہوگئی دونون امیر خوشحال اور اعتماد قرار داد باہم پرفاعبال
ہو بیٹھے حساد مایۂ فساد اس مصالحے سے پشیمان و نادم ہوے
جب غبار مغائرت دلون سے دہل گئے امیر رخصت ہوکر

اپنے لشکر مین آپسے ہولکر اندور مین رہا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۶ ہجریمین ہوا

مہاجی سیندہیہ کے متعلقونکا پونا سے طرف
اوجین کے آنا ہولکر کے فریب سے لٹ جانا
اور جانا پاس لکہوا کے چیتوڑ کو تعاقب کرنا ہولکر
کا مع امیروا مہاجی محصور ہونا لکہوا کا قلعہ شاہجہانپور
مین پہر پہنچنا دتیا کے قلعے مین وا آنا امیر ولکر کا

جب عورتین مہاجی سیندہیہ متوفی کی بسبب رنجش دولت راو
سیندہیہ کے پونا سے نکلکر ساتہہ جمعیت پچیس ہزار سوار
دیہادہ کے اوجین مین آئین ہولکر اس بات کو مغتنمات سے
سمجہکر درپردہ سلسلہ جنبان موافقت ہوا بدبیر نزدیک اونسے
ملاقات کی کہا کہ ہمارے نزدیک دولت راو سیندہیہ کا گرفتار

کر دینا کوئی بڑا کام نہین مین اوسے قید کر کے تمہارے
حوالے کرونگا تم ریاست کے مالک ہو اوسے کیا پہنچتا ہے
کہ وہ تمہاری اطاعت سے سرکشی کرتا ہے غرض ایسی
ہی چرب و شیرین گفتگو سے بائیونکا دل نرم کیا
وہ اسکی جانب سے بیخوف ہوگئین یہہ فکر مین رہا مگر اسکے
ساتھہ فوج کم تھی اور اونکی ہمراہ لشکر بہت لہذا مجال
کار نہ تھی اوسوقت امیر کو لکھا کہ ایک مصلحت درپیش ہے
تم جلد آکر شامل حال ہمارے ہو جاؤ اور اوسی زمانے
مین دولت راو نے ہولکر کو واسطے ساتھہ نہ دینے
بائیونکے لکھا تھا اسنے جواب دیا تھا کہ اگر تم کہو تو
انہین گرفتار کر کے بھیجدون یا کام انکا یہین تمام
کرون ایدہر قول و قرار خیر خواہی و دوستی سے اونہین
اپنے طرف سے بیخوف کر چکا تھا اللہ اللہ دنیا کیا جائے

مگر و فریب ہے کہ دنیا دار اسکے دہوکے مین اگر چند روزہ راحت کے واسطے کہ ایکدم کی نیند سے زیادہ نہین کسقدر زور و دغا عمل مین لاتے ہین اور اس دشوار بدست آینده آسان از کف رونده کی تحصیل مین کیسی کیسی محنتین اوٹہاتے ہین علی الخصوص سرداران عظیم الشان دولتمند ان رفیع المکان کا تو کوئی وقت بے فکر تدبیر تزویر نہین گذرتا لاسیما امراس زمانے کے اگر عشر عشیر اوسکا خوف الٰہی اور اندیشہ عقبے دلین رکھین اعمال و اخلاق حسنہ کے حصول مین سعے و کوشش کرین توکیا کیا نعمتہاے بیزوال خداوند بیہمال غیب سے اونکو عطا فرما دے کہ اونکی کد و کوشش انجاح و وصول مقاصد دارین ظہور مین آئے القصہ جب امیر صاحب کوچ کرکے قریب اوجین کے آپہنچے ہولکر نے دلمین سوچا کہ جسوقت یہان آجائین اور

امیر صاحب قبول معاملۂ ما نحن فیہ سے عدول کرین تو بہتر نہوگا لازم ہے کہ اونکے آنیسے پہلے مین انصرام اسکام کا کرون مہم مرجوعہ کو انجام دون چنانچہ اس ارادے کو بہ نیت استحکام دیکر حالت غفلت و بیخبری مین ایک رات بائیونکی فوج پر شبخون مارا تمام فوج اونکی متفرق و پریشان ہوگئی بائیان چند خیر خواہونکے ساتھہ گھوڑونپر سوار ہوکر بہاگین جاوده مین جاکر لکھوا نامی سردار سے کہ سیندہیہ کیطرف سے ناظم اوس ضلع کا تہا پناہ خواہ ہوئین بہت اقمشۂ لطیف و سامان نفیس جواہر گران بہا بائیونکے توشہ خانہ سے ہولکر نے پائے جب امیر اوجین مین تشریف لائے اور اس حال پر آگاہی پاکر ہولکر سے ملے تو فرمایا کہا کہ آفرین اس فتوت و جوانمردی پر جوان عورتونکے ساتھہ آپنے کی ہولکر نے نادم ہوکر دم نہ مارا جب امیر نے

ہی کوئی تقریر چھیڑی تو اوسنے بھی گفتگو شروع کی اودہر
لکھواندکور بابیان مزبور کو چتوڑ مین کہ مامن وملاذ ہے پہنچا
آیا اور سوندہواڑے کی راہ سے شجاع علپور پر آیا اوسوقت
لشکر امیر مظفر قریب شجاع علپور کے پڑا تھا امیر صاحب
غلامی خانکو اپنے جگہہ چھوڑ کر ہولکر سے ملنے آئے تھے لکھوانے
جو یہہ حال سنا شجاع علپور سے غفلت مین لشکر نے لشکر پیر
یورش کی لشکر مین بہاگڑ پڑی ہر چند دو چار جوانمرد ان
بانام و ننگ نے دلیرانہ جنگ کرکے دشمنون کو پشیمان و ننگ
کیا جوانی کی اُمنگ مین بانکپن کے ڈہنگ دکہاے
حریفون پر روز سیاہ لائے تیغہاے سبز کو سرخی خون
اعدا سے رنگ لیا خود بقاے نام نیک سے سرخرو ہوے
مگر مشہور مضمون ہے کہ ؎ چو لشکر ہمہ دل نہد بر گریز
چہ سود ار یکے رو کند در ستیز آخر مانعین قانعین جان ہین

فدا کر چکے قراریان سراپا زیان جی چور گئے فوج لکھوانے توپخانہ و اسباب نقد و جنس لشکر پر قبضہ کیا اتفاقات حسنہ سے یہہ ہوا کہ اوسی رات امیر صاحب نے حال ابتری لشکر خواب مین دیکھا علی الصباح مضطربانہ اوٹھکر ہو لکر کے پاس گئے واپسی کی رخصت چاہی اوسنے اضطرار کا سبب استفسار کیا آپنے خواب کا حال بیان کیا ہو لکر نے کہا تمہین اولیا کا درجہ کب سے ملا جو ایسی باتین کرتے ہو جوابدیا کہ اگرچہ اسرار غیب بلاریب اصلا کسی پر منکشف نہین ہوتے بجز علام الغیوب کوئی اونکا عالم نہین لیکن اللہ تعالی انبیا کو وحی سے اولیا کو بالہام ہمسے عاجز بندونکو رویائے صادقہ سے کوئی بات بتا دیتا ہے مینے اکثر اپنی خواب کی راستی آزمائی ہے ہو لکر خاموش ہوا امیر ستہ پہر کو رخصت ہو کر مقام ترانہ پر آئے وہان صبحکو تفصیل احوال معلوم ہوئی

آگے جو بڑہے اکثر اہل لشکر حیران و پریشان امیر لشکر
سے ملے ماجرا عرض کیا تہوڑی دور جاکر دیکہا کہ خاص
خاص لوگ لشکر کے سراسیمہ و بیجواس بہاگے آتے ہین تعاقب
مین دشمن ہین آپنے یہہ بات معلوم کرکے اوسی جماعت
قلیل سے اعدا پر حملہ سخت کیا تعاقب سے روکا لحظہ بہر مقابلہ
رہا پہر تو صولت ہمت امیر سے دشمن ہزیمت پاکر بہاگے
جوانمردونے پانچ کوس تک اونکا پیچہا کیا توپخانہ چہین لیا
کنارۂ دریا پر پہنچکر کنارے پر خیمہ کردیا وہانسے ہولکر کو
کہلا بہیجا کہ مینے بارہا تمہاری کمک کی ہے جب بلایا ہے
فوراً پہنچا ہون اب مجہے ضرورت ہے تم جلد یہان آجاؤ
ہولکر سنتے ہی کوچ کرکے اوجین سے امیر صاحب کے
پاس آگیا اہاجی انگلیہ بہی بسبب صدور حکم سیندہیہ
نسبت تدارک لکہوا کے اگر شامل لشکر امیر دلاور ہوا تب

امیر مع ہولکر و انباجی شاہجہان پور پر پہنچے اوس شہر کا
محاصرہ کیا جب لکہوا تنگ ہوا در پردہ امیر صاحب سے
صلح جو ہوا پیغام دیا کہ اگر اسوقت مین یہانسے مجھے
نکلجانے دوگے تو آیندہ آپکی رفاقت مین رہکر کار نمایان
نمایان کرونگا امیر نے التماس اوسکی قبول کی ہولکر سے
کہا وہ بہی راضی ہو گیا لکہوا مطمئن ہو کر ایک رات وہان سے
نکل گیا کہیچی واڑے کی طرف چلا ہولکر دلمین انباجی کی
گرفتاری کا غم رکہتا تہا لیکن ظاہرداری سے اوسے
اور امیر صاحب کو بتعاقب لکہوا روانہ کیا آپ وہین مقیم رہا
یہہ دونون کوچ کرتی ہوئے اجگڈہ علاقہ اوسٹ واڑہ مین
پہنچے وہان ہولکر کا خط آیا لکہا تہا کہ اب آپ آگے کوچ
نکرین بلکہ انباجی کو قابو مین کرکے یہان لے آئین یہہ
صلاح امیر کو پسند نہ آئی مگر خیال کیا کہ اگر ہولکر کا کہا

نمانون تو وہ رنجیدہ ہو اور جو موافق اوسکی تحریر کے
عمل کرون تو اس سے بیمروتی ہوتی ہے غرض یہہ سوچکر
انباجی سے کہلا بھیجا کہ تم میرے ساتھہ نہ ہو ایکدو منزل
آگے یا پیچھے ہو جاؤ انباجی مرد دانا تھا سمجھہ گیا کنارہ گیر ہوا
امیر کوچ کرکے پاٹن پر پہنچے وہان ہولکر بھی آگر شامل ہوا
لکھوا سویعنی پچھاڑ مین جاکر راجہ درجن سال اور راجہ جیسنگہ
کراس سے ملا اونہین اپنا دمساز کرکے بالاراؤ کا محاصرہ سے
قافیہ تنگ کیا امیر مع ہولکر پاٹن سے کوچ کرکے اگھوگڈہ
پر آئے اس عرصے مین پیرو صاحب فرنگی حسب الحکم
دولت راؤ سیندہیہ واسطے تدارک لکھو کے بالاراؤ سے
اتفاق کرکے قلعہ سونڈہ متصل دتیا پر آپہنچا وہان راجہ
چترسال سے موافقت کی اوسوقت مین ایکطرف سے پیرو
صاحب فرنگی اور ایک جانب سے بالاراؤ انباجی انگلیہ

وغیرہ سردار علاقہ سیندہیہ قلعہ سونڈہ پر متوجہ ہوئے اوسکے
محاصرہ مین جیتر سال مارا گیا لکہوا زخمی ہوکر وہان سے قلعہ
دتیا مین گیا مگر اوس قلعے کے استحکام سے افواج سیندہیہ عاجز
ہوکر ہر ایک بجائے خود چلی گئی امیر مع ہولکر راگہوگدہ سے
کوچ کر کے براہ سرونج لہارگدہ پر پہنچے وہان مواضعات
ساگر سے زر معاملہ لیکر درستی اسباب مین تہے کہ کلوس صاحب
فرنگی ملازم سیندہیہ نے مع کمپو متصل سرونج کے پہنچکر
ڈیرہ کیا عامل سرونج نے خوفناک ہوکر اطلاع خدمت امیر
مین کی امیر نے سنتے ہی ہولکر سے رخصت ہوکر سرونج
کی طرف نہضت کی فرنگی مذکور طرف آرون کے چلا گیا
یہہ لوٹ کر پہر رفیق سے جا ملے وہان مشورہ ہوا کہ گدزدوں
فوجونکا مجتمع ہونے مین ممکن نہین غرض بعد تقرر جہات
امیر جانب ساگر چلے اور وہان پہنچکر انباجی کو تنگ کیا اوسنے

پھر راجہ ناگپور کو لکھا کہ پٹھانونکی فوج اس ملک کی تخریب سے باز نہین آتی ہماری اعانت پر جلد آنا لازم ہے راجہ ناگپور نے فوج اپنی واسطے کمک راجہ جانگر کے بھیجی امیر نے یہہ حال سنکر پیشقدمی کی ویورہی کور جہام علاقہ بندیل کہند میں پہنچکر مقابلہ کیا اوس فوج کو شکست دی لیکن وقت شام ہونے سے اعدا مارے نگئے ہیبت ہی سے بہاگے امیر مقام پر واپس آئے چند روز وہان مقیم رہے ہولکر علحدہ ہوکر طرف سونڈ ہواڑے کیطرف گیا تہا اور وہان تحصیل مین مصروف رہا

بہیجنا دولت راو سیندہیہ کا بلونت راؤ بانگڑہ کو مع چورس صاحب سلیہ بڑی فوج کے مقابلہ جسونت راؤ ہولکر

دولت راؤ نے حال لٹجانے بائیونکا سنکر کنیو چورس صاحب کا اور بیس ہزار سوار پنڈارے بافسری بلونت راؤ بانگڑہ

ہولکر سے عوض لینے کو مقرر کر کے واسطے کوشش و
ثبات کے تاکید سنا کر روانہ کیا بانکڑہ مذکور کوچ کرتا ہوا اجین
پر آیا ہولکر نے سنکر نظر بر کمی لشکر مقابلہ مناسب نسمجھا طرف
سوری کے کہ شہر منڈیا سے ایک منزل ہے کوچ کیا وہان اون
دو پلٹنون سے جو دکن سے بانکڑہ کی کمک کو آتی تھین سامھنا
ہوا اونہین لوٹ مار کر ہولکر نے امیر کو لکھا کہ تمہارا آنا اسوقت
یہین ضرور ہے اس عرصے مین دولت راو نے بعزیمت
تدارک ہولکر خود دکن سے حرکت کی دریاے نربدا پر آکر
ہنڈیا کے گھاٹ سے عبور چاہا پہلے توپخانہ اوتارا گیا ہولکر نے
ہمت کر کے جنسی پر یورش کی لڑائی ہوئی چونکہ زنجیری گولونکی
ضرب سے تھوڑی دیر مین بہت آدمی تلف ہوے ہولکر نے
موقع نپاکر طرح دی اندور مین آیا وہان سے مکرر بطلب امیر بتحریر
تاکید ہی بھیجی اسنے ایسے وقت مین سستی خلاف مروت

وقتوت سمجھکر اوسیوقت شجاعلپور سے کوچ کرکے راہ مین
بمقام ترانہ بہیر کو چھوڑ آپ بعزم مقابلہ بانگڑہ روانہ ہوے
اور یہہ سوچا کہ ہولکر کے آنے سے پہلے بعونہ تعالے
مین فتح حاصل کرون تو موجب اوسکی خوشدلی اور میری
ناموریکا ہو آخر یہہ عزم جزم کرکے قلت ہمرہان وکثرت دشمنان
پر خیال نکیا سرسواری فوج بانگڑہ کو صبح سے شام تک محصور کیا
شام کو فرودگاہ بنگاہ پر لوٹ آئے مخالف ہراسان
وخائف ہوکر رات کو چلدیے متصل اوجین کے پہنچے
امیر نے دوسرے روز سراغ پر تعاقب کیا قریب اوجین
جالیا جنگ وجدال کا ہنگامہ گرم ہوا ہولکر بھی حربگاہ سے
قریب آپہنچا تھا ایک منزل پر سے توپونکا غریو سنکر حال پوچھا
جب ماجرائے مقابلہ امیر و بانگڑہ سنا خوش ہوکے یلغار
کرتا امیر سے جلد آملا لشکر سوارہ و پیادہ کو دو غول کرکے

بہلین کنپو اور نصف سوارونکا غول ہمراہ امیر کیا مہاراج کنپو
اور آدہی سوارونکو اپنے ساتہہ رکہا پہلا کنپو باسم افسر مسمّٰی
تہا دوسرا مہاراج ہولکر سے منسوب پہر بانگڑ یکی فوج کا
محاصرہ ایسے قافیہ تنگ کیا اتفاق سے بہلین کنپو کا دشمن کے
ایک کنپو سے مجادلہ ہوا اور غلبہ اعدا کو رہا تب بہلین افسر
کنپو نے باختہ حواس امیر کے پاس آکر مدد چاہی امیر دلیرنے
باقتضاے شجاعت مردانہ وجرأت دلاورانہ تہوڑے
سواروں سے فوج حریف پر حملہ کیا صفونکو چیرکے آب شمشیر سے
بہت دشمنوں کو خاک ہلاک پر ڈالا مگر بندوقون کی باڑ و نسے
ڈرکر ہمراہیان امیر تہورنشان اکثر بوقت یورش کنارہ
کش ہوے تہے اسلیے امیر مارتے گراتے قلب لشکر اعدا
مین گہسکر اودہر نکل کے ہولکر کی فوج پر متوجہ ہوے
ہمراہیان مہاراج ہولکر لشکر اعدا سمجہکر فرار پر امادہ ہوے

ہولکر نے تماشا دیکھا ئے امیر پہنچکر فوج کی دلجمعی و تسلی کی کہا
کہ یہہ امیر ہین تب سب قوی دل ہوے امیر مہاراج سے
صلاح کر کے بالا بالا اپنے لشکر مین آئے اُسحال مین ترشح
باران رحمت الٰہی شروع ہوا امیر نے تفاؤل خیر کر کے بکمال
استقلال حملہ کیا چونکہ ٹہر چکی تہی اودہر سے مہاراج نے بہی
بڑہی ثبات قدمی سے یورش کی بازار مبازرت و مقابلت
ایسا گرم ہوا کہ اعدا سے فرومایہ داد و ستد جان و نام نکر سکے
تاب آتش جانسوز نیزہ امیر تہور تخمیر و شعلہ ہاے آتش سپکیہ ہولکر بلا کر
اکثر دوزخ مین جلنے پر راضی ہوے باقی کشتی فرار پر سوار
ہوکر بحر آتش جانسوز کارزار سے سلامت گذر گئے تفصیل
اجمال یہہ کہ چورس صاحب اور بانکہ ۃ شکست پاکر کچہہ کچہہ
سواروں سے بہاگے شہر اوجین مین گہسکر چہپے امیر
و مہاراج مظفر و منصور ہوے بہت نقد و جنس اسباب

توپخانہ گھوڑے ہاتھی نقارے بان نشان غنیمت میں ہاتھ
آئے شہر اوجین سے ضبطی لی ہمراہیان چورس صاحب
دو سو گورے فرنگی کئی سو کالے تلنگے اور سوار لڑائی میں مارے
گئے بہت زخمی ہوئے امیر و مہاراج چند روز وہاں مقیم رہے بعد جشن عید کے

دولت راؤ کا مقابلہ ہولکر سرجی راؤ و سدا شیو راؤ کے
ساتھہ دوبارہ فوج بھیجنا مقابلہ ہونا مقام اندور شکست پانا ہولکر کا

جب چورس فرنگی اور بانکڑہ امیر و مہاراج سے شکست فاش پاکر
دکن میں دولت راؤ کے پاس پہنچے حال اپنی تباہی اوجین
کی خرابی کا بیان کیا تو سیندہیہ مذکور نے غم و غصے سے
پیچ و تاب کھاکر خود کوچ کیا دریاے نربدا پر آپہنچا قیاس معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ آنا سوا اوسکے آنیکے ہے جو ابہی بیان ہوچکا ہے
تو یون ہوا کہ اوسمرتبہ ہولکر طرح دیکر بطرف رزمگاہ امیر

وہانکرہ چلا آیا دولت راؤ دار الریاست کو لوٹ گیا اب دوبارا
آیا بہر حال اس بار دولت راؤ نے کنارہ نربدا سے کمپنو
نستر کیل صاحب وغیرہ تین کمپنو فرنگی افسروںکے ساتھہ اور
فوج جلسنی سواران رسالہ وسواران پنڈارہ و فوج مرہٹی کہ سب
ستاون ہزار سوار و پیادے تھے بہمراہی کریم خان وجہنو خان
تخت نشان سرجی راؤ کہاٹکیہ اور سداشیو راؤ واسطے مقابلے
ہولکر کے آگے روانہ کیے یہہ لوگ دریاو نربدا کے قریب اوجین
آئے ہولکر نے بصلاح امیر کہ دونوں اوجین میں تھے اپنے
کمپنو کو بنگاہ لشکر امیر اور اپنی فوج کی بہیر کے ساتھہ کر کے
طرف اندور کے روانہ کیا امیر صاحب کو پندرہ ہزار سوار مسلح
و منتخب دیکر مقدمۃ الجیش کر کے مواجہہ دشمن پر بہیجا خود بیس
ہزار سوار کے ساتھہ شہر میں رہا امیر صاحب اعدا سے مقابل
ہو کر ایک ہفتے تک جنگ قراولی کرتے رہے آخر قلت ہمرہان

وکثرت دشمنان سے مراد نپاکر مہاراج کو بھی بلالیا پھر دونون نے
ملکر فوج حریف کا محاصرہ کیا بہت تنگ کر دیا اور وہ ایسی
تکلیف مین آگے بڑہتے آئے کہ دس کوس مین پانچ دین
بکمال وقت طے کر سکے جب ان دونون جوانمردون نے اعدا کا
مقابلہ نچھوڑا بلکہ وہ جانبری مشکل سمجھے تو رک گئے آخر طرفین
سنبھل کر لڑنے لگے چونکہ وہ میدان لڑائی کے قابل تھا
لہذا یہہ اتفاق ہوئی کہ فوج اعدا سے ایکطرف مہاراج سرگرم
پیکار ہوے دوسری جانب امیر مصروف کارزار رہے اور
ان دونون لشکروں مین بسبب حائل ہونے جوار کے کھیتونکے
تین کوس کا فاصلہ رہا ہنگام جنگ باہم ایک دوسرے کی
خبر نرہی اوسوقت مہاراج کو سرجی راؤ اوسکے مقابلہ نے
زور دیکر مغلوب کیا تو بچانہ لے لیا آیدہر امیر نے اپنے
حریف کو عاجز کیا تھا لیکن خبر مغلوبی ہولکر سنکر

بتیاں تھے اور ہر چھپے ہژبر یان بابیل وہان کیطرح دشمنو نپر
کرتے تھے حملات دلیرانہ و ضربات رستمانہ دشمنو نکو زیر کیا توپخانہ
چہین لیا باوجود تلافی مافات ماجرا گذشتہ پر افسوس کیا
اپنے آگاہ نہونے پر تاسف ہوئے آیندہ ایسے حال سے
جلد اطلاع کرنے پر تاکید کی فی الواقع اگر امیر صاحب ہنگام
جنگ اول وہان پہنچ جاتے تو دشمن مہاراج پر غلبہ نپاتے
اسواسطے کہ وہ لوگ پنڈارے تھے اونکو تاب مقابلہ و مجادلہ
افغانان تہور نشان کہان الحاصل پانچ روز تک خوب لڑائی
رہی چھٹے روز ہولکر نے بصلاح امیر دونون بہیر نکو اسطرف
شہر اندور کے کیا آپ ایک غار گہرا کہ اسطرف شہر کے تہا
آگے بڑہ کے توپخانہ اور سپر جمایا خود پیچھے توپخانے کے
کھڑا ہوا امیر نے اپنے پندرہ ہزار سوارون سے دشمن کی
پشت پر جاکر جدال و قتال شروع کیا وہان سے لشکر مہاراج

تین کوس پر تہا اوسوقت براؤنڈی صاحب فرنگی افسر
کینو نے سرجی راؤ سے کہا کہ امیر سے تم مقابلہ کرو تمام
فوج سے اودہر گرم جنگ رہو مین تہوڑی فوج سے ہولکر
پر حملہ کرتا ہون اس سے توپخانہ لینا میرا کام ہے سرجی راؤ نے
قبول کیا براؤنڈی صاحب کو دو ہزار سوار کے ساتھہ ہولکر سے
لڑنیکا حکم دیا خود مع فوج باقی امیر صاحب کے مقابلے
مین رہا صبح سے پہر دن رہے تک توپ بندوق کی لڑائی
رہی چونکہ امیر و مہاراج کو تدبیر دشمن سے کچہہ خبر نتہی بنابران
امیر صاحب نے وقت زور دینے دشمن کے مہاراج سے کمک
چاہی وہ اپنی جگہہ ہرناتہہ چیلہ اور جیتا بہاؤ اور سیام راؤ
ماڑہی کو چہوڑکر خود مع سواران ہمراہی امیر کی طرف آیا
براؤنڈی صاحب نے جو یہہ سنا کہ ہولکر اودہر گیا اوسکے لشکر مین
افسر کاردان جنگ آزمودہ کوئی نرہا تو فوراً توپخانہ ہولکر پر

یورش کی وہان ہولکر نے پہنچکر امیر کو حفاظت توپخانہ کے
لیے ادہر بہیجدیا یہہ جلد مین کل سوا تین سو[۳۲۵] سوار ہمرکاب لیکر عنان
فگندہ اسطرف آئے اوسطرف سرجی راو کے ہمراہی ہولکر پر زور لائے
تا آنکہ ہٹا کر نسبت شہر پر متصل ننگاہ کر دیا یہان چونکہ مسافت
تین چار کوس کی طے کرنیمین دیر ہوئی برانڈ صاحب غارسے
نکل کر قریب تہا کہ توپخانہ لے لے مگر امیر بہی غار تک پہنچ
گئے دشمن نے توپ کے چہڑکی باڑ ماری خاص سواریکا اسپ
سبکخرام برجہی بہادر نام تین چار چہرے کہا کر ہلاک ہوا صاحبزادہ
صالح محمد خان ہمشیرہ زادہ امیر نے اپنا گہوڑا اپنے خال
فرخ اقبال کو دیا خود سواریکے لیے ایک سلاحدار کا رہوار لیا
اسی اوترنے چڑہنے مین جو امیر کو دیر ہوئی ہمراہی تباہی
مین آگئے امیر کا مارا جانا یقین کرکے بہت پریشان ہو گئے
تہوڑے سے جو ثابت قدم رہے افسر کو دیکہکر ساتہہ ہو لیے

اوسوقت امیر صاحب اور باقی ماندہ رفقانے بڑی ہمت
و دلاوری کی توپ کے چہرے کا مینہ ایسا برستا تہا
کہ کشت حیات بنی آدم پر گویا اولے پڑتے تہے اگر اسفندیار
روئین تن یا رستم دیوفگن ہوتا بہاگنے کی راہ نپاتا مارا ہی
جاتا حملہ کرنیکی تو کیا مجال تہی ہر گولی پہر کی مرغ جانکی پروازکو
پر وبال تہی آخر اوس شورہ پشت نے یورش کرکے اعداکو
پست کیا پینتیس توپین جو اونہون نے پیشتر مہاراج سے
لی تہین چہین لین پہر رات ہو جانے سے رکگئے ورنہ اوسوقت
مخالفین کو بہگا دیتے بہیر کی تلاش مین تہے کہ مہاراج سے
جو اسی فکر مین پہرتے تہے ملاقات ہوئی بعد اظہار ماجرا
طرفین مبارکباد سلامتی یہہ ٹہری کہ اب آرام کرین بعد قرارداد
صوابدید صبحکو دیکہا جائیگا اسمین معلوم ہوا کہ حریف متعاقب
آتے ہین امیر جلادوت تحجیر کو تاب نرہی یلغار کرتے ہوئے

کیطرح اعدا پر کرے بہت دشمن موت کے سپرد کیے گرے بقیۃ السیف
زندان رسوائی جاوید مین پا بزنجیر تشہیر فرار گرفتار ہوے پہر شباشب
کوچ کرکے جام گانو پر پہنچے ایکہفتہ وہان مقیم رہے ایکرات
امیر صاحب مہاراج کے پاس گئے اور اونہین رنجیدہ پاکر حال
پوچہا مہاراج نے کہا اب تک دولت راو دکن مین تہا تو ہم اس
ملک مین گذر کرتے تہے فی الحال اوسکے آنیسے دست تصرف
کوتاہ ہوا آیندہ یہہ مشکل ہے کہ لشکر بے زر رہیگا دشمن سے
بے لشکر کون لڑیگا امیر صاحب بولے کہ نہین صاحب یہہ کیا
فکر کی بات ہے اس ضلع سے اب نکل چلو چند روز دشمن کو
طرح دو وقت درستی لشکر دیکہا جائیگا اور اضلاع مین تو روپیہ
گذارے کے لایق ہاتھہ آئیگا جواب دیا کہ اہل لشکر بے موجب لیے
ساتھہ دیتے ہین امیر نے کہا ہم انتظام اسکام کا کر لیتے ہین
آخر وہان سے اوٹھکر لشکر مین آپسے لشکریونکو جمع کرکے

کہا کہ بہائیو جس کسی کو اپنے اہل عیال و آسایش و آرام کا خیال ہو
وہ اسوقت بخوشی ہمسے رخصت ہو اور جسے صحرا گردی دشت
نوردی منظور ہے ہمارے ساتھہ رہے سب چار ناچار رفاقت
پر راضی ہو گئے عہد و پیمان سے کے وقت اکثر ثابت رہے بعض جدا
ہوے اودہر سے اطمینان پاکر فاتحہ خیر پڑہکر مہاراج کے
لشکر مین آئے یہانکے سب سپاہیونکو روبرو بلوایا وہی معاملہ
پیش آیا صبح کو دونون نے جانب رتلام کوچ کیا ایک مقام پر
پہنچکر اہل فوج کی بیدلی دیکھکر فی اسم ایکروپیہ امیر صاحب نے
دونون لشکر وہین تقسیم کیا کئی روز یہہ معمول رہا ایکدن امیر نے
مہاراج سے کہا کہ اب ہمارے پاس کچہہ نہین رہا تو کئی دن تک
مہاراج نے یومیہ بانٹا آگے بڑہکر ایک موضع علاقہ سیندہیہ کا
جو نقد و جنس سے مالا مال تہا لوٹا ہر طرح کا سامان بہت ہاتھہ آیا
اہل لشکر آسودہ ہوے جو لوگ رفاقت سے رہ گئے تہے بعض

تقسیم ہوئیہ سنکر بعض حصول غنیمت کی خبر پاکر آپ ملے لشکر بمقدار
سابق ہو گئے پہر رتلام کو لوٹا وہانسے بہی بہت نقد و جنس اور لونگ
الائچی مصری وغیرہ سپاہ کے ہاتہہ آئے اب لشکر مالا مال ہوے
وہان سے کوچ کرکے علاقہ جاورہ مین آئے یہان جبر بیگ والا
کنبو جو فہر کے ہمراہ پیرو صاحب سردار علاقہ سیندہانہ سے ملنے
جاتا تہا بفہمایش سیام راو مارٹی ایدہر آکر شامل لشکر ہولکر ہوا مگر
افسر کنبو نے ساتہہ کنبو کا نہ دیا بعد چندے پہر دونون سردار اندور
مین آگئے وہان بعلت دشواری گذارہ باہم مشورت کرکے
دونون کنبو سوارونکو اندور مین چہوڑا خود پانسو سواروں سے طرف
مہیسر کے کوچ کیا اس اثنا مین دولت راؤ نے پہر کریم خان
اور چہتو خان پنڈارونکو امیر و مہاراج کے مقابلے مین بہیجا
وہ دونون اندور پر آئے فوج ہولکر کا محاصرہ لیسے قافیہ تنگ کیا
جو کہ دونون سردارونمین سے کوئی ساتہہ نتہا سپاہ ہولکر نے

اندور کو چہوڑا سمرور کی گہاٹی پر کہ قلب و دشوار گذار جگہہ ہے
پناہ لی پنڈارون نے وہان بہی فرصت ندی جب اہل لشکر
نہایت عاجز ہوے سپہدار کو خبر دی ادہر سے امیر واسطے
تدارک پنڈارون کے مقرر ہوے سو سوار ہزار پیادے بہیر کے لیکر مہیسر
سے چلے ابہی راہ مین تہے کہ پنڈارے بڑہکر آے مقابل ہوے
امیر نے پیادے ایک جگہہ چہوڑکر سوارون سے مجبور نہر حائل
کیا فوج کو نے اجازت لڑائی شروع کرنے سے منع کردیا
ہمراہیان امیر بید و و تمین کو منتظر تہے جبوقت پنڈارے حملہ کرکے
قریب آگئے اوسوقت لشکریون نے بحکم افسر باڑ ماری ایک ہی باڑ مین
بہت مارے گئے باقیماندہ بہاگے امیر صاحب مع ہمراہیان
اندور مین آگئے مہاراج مہیسر سے لوٹ کر آملے دونون کو انکو
جانب خاندیس روانہ کیا بہیر انکو اندور مین چہوڑا خدابخش
و امام بخش و قادر بخش پنڈارون کو ساتہہ لیکر اوجین کی جانب چلے

اور پنڈارونکو حکم دیا کہ تم اوجین پر جاکر سواران پنڈارہ ملازم

سیندہیہ کو دہوکا دیکر ادہر لے آؤ پنڈار ہاسے ملازم ہوکر

گئیے سو اونٹ لشکر سیندہیہ کے چرائی سے گہیر لاسے پنڈار ہاسے

نوکر سیندہیہ کی یہہ تاب نہوئی کہ اونٹون کو چہوڑالین من بعد

امیر و مہاراج اونٹونکو لیکر واپس اندور مین آئے پہر وہان سے

مضفت کر کے براہ دہار وراجپور وجہالوہ دیو لیا پرتاب گڈہ سے

مواضعہ کرتے جاوڑہ نیماہیڑے مین ٹہرتے ہوے

بڑے ناتہہ دوارہ مین آئے وہان سے گروہ برہمنان جس سے

زر کثیر نذر لینے کا ارادہ تہا خبر آمد لشکر امیر و ہولکر سنکر پہلے

ہی بہاگ گیا تہا انہون نے پہنچکر باقیماندہ برہمنونکو پکڑکے

پچاس ہزار روپیہ صدقات اندوختہ سے لیا اس عرصے

مین افواج سیندہیہ سوارہ و پیادہ مع کینوی شیخ کلب علی

وکنیری و السن صاحب متعلقہ پیرو صاحب بسرکردگی بالاراؤ

انگلیہ وسداشیو بخشی و کریم خان و جھنوخان پنڈارہ بمقابلہ
امیر و مہاراج مامور ہوکر قریب آپہنچیں مہاراج و امیر لڑائی
مناسب وقت نسمجھکر شاہپورسے وغیرہ سے زرمعاملہ لیتے
ہوئے ٹونک مین آئے ہنوز سکہ صاحب متعلق پیر و صاحب
کہ سیندہیہ کیطرف سے منتظم ٹونک تہا خوف سے بہاگ کر چلیگڈہ
پہنچا امیر و مہاراج نے ٹونک سے بہی نہضت کی براہ چلیگڈہ
واندرگڈہ گہاٹہ لاکہیری اوترکے ایک گانو پر جہانسے کوٹہ تین
کوس ہے پہنچکر مواصفہ کیا فوج کو خرچ دیا چند روز وہان مقیم رہے
فوج دشمن جو متعاقب آئی وہا لسنے چلکر پاٹن جہیڑہ راہگڈہ تینٹے
سے معاملہ لیتے ہنڈیا گہاٹ سے اوترکے موضع کہڑکون مین آئے
وہان جہیسر کے دونون فوجونکو بلواکر ساتھہ لیا گہاٹہ سونڈہو اسے
گذرکے امیر صاحب نے قصد خاندیس اور مہاراج نے عزم
چاندور کیا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۸ ہجری قدسی کا ہے

جانا مہاراج کا چاندور کو اور توجہ امیر بتسخیر خاندیس و دولت آباد مجادلہ ہونا سداشیوراؤ ملازم سیندھیہ سے

جبکہ دونوں اختران برج دولت و اقبال نے عروج و شرف جداجدا
ہو جانے مین خیال کیا تب مہاراج طرف چاندور کے گئے وہانسے
آگے بڑہکر ناسک ترنبک پرگنہ کنارہ گنگا گداوری پر آباد ہے زیر معاملہ
لیا پہر واپس آکر چاندور مین مقیم رہے امیر صاحب بعزم تسخیر
خاندیس مقام گاہ سے کوچ کرکے منزل بمنزل مالیگانو مین
پہنچے وہانسے معاملہ لیکر گہاٹے سے عبور کیا علاقہ آنجور مین
آئے راجہ وہانکا جو بلقب آنجور مشہور تہا پانچ چار ہزار پیادہ
وسوار ہمراہ لیکر بقصد جنگ مقابل ہوا امیر صاحب بسواری
فیل کوہ پیکر حملہ آور ہوے تہوڑی دیر مین فتح پاکر دشمن کو
بہگاکر شہر سے بعد ضبط و فتح کرنیکے مال و متاع لیتے ہوے

آگے چلے پرگنہائے اورنگ آباد سے مواضعہ کیا عنبر پر
باوجود اوسکے استحکام کے یورش دلیرانہ کرکے فتح کرلیا غنیمت
لیکر دیوگانو علاقہ نظام الملک لوٹا اس عرصے مین سداشیو راو
بخشی دولت راو سیندہیہ کا مع کپتو شیخ کلب علی او کپتو والس صاحب
اور سواران پنڈارہ ہمراہی کریم خان وجہنو خان ساتہہ فوج
نظام الملک کے کہ شجاعت خان یا سبحان خان اوسکا افسر تہا
تعاقب مین آتے آتے امیر صاحب کے مقابلے مین آئے چونکہ
مہاراج اوسوقت مین وہان سے دس بارہ منزل پر تہے اور
کوئی کپتو وغیرہ امیر صاحب کے ہمراہ نتہا مقابلہ لشکر عظیم کا
مصلحت سے بعید سمجہا گیا مجادلے سے طرح دی موضع جالنہ کو
لوٹ کر سمت عنبر معاودت کی بعد دو مقام مع بہیر وہان سے
کوچ کرکے قریب اورنگ آباد قصبہ واری سنگپور علاقہ راجہ جی
پہتیل مین کہ کنارہ دریاے گوداوری پر واقع ہے پہنچکر خیمہ کیا

از معاملہ وہان سے لیا ساکنان قصبۂ مذکور سے ایک شخص
نیک ظاہر مجہول الباطن حضور امیر مین بار پاکر خیر خواہانہ ملتمس ہوا
کہ یہان سے قریب ایک جگہہ بڑا دفینہ اور بہرا خزینہ ہے علم
اوسکے محل و نشان کا مجھے بزرگون سے سینہ بسینہ ہے اگر آپ
اوسمین سے کچہہ مجھے بھی عنایت کرین تو بتا دون امیر نے خوش
ہوکر اوسکی شرط کو جزا ٹھرایا محمد شاہخان اور غلامی خان معتمدان
خاص کو بلایا مخبر کے قول کے امتحان کا حکم دیا دونون نے
اوسے ساتھ لیا نشاندہی پر رہ سپر ہوے ایک ویرانے مین
پہنچے کسی سمت کی دیوار مین جو طاق تہا تلاشی اوسکے دیکھنے
کا مشتاق تہا جب اوسے پایا سردارونکو بتایا انھون نے
اوسکے اشارے سے طاق توڑوایا سامھنے دروازہ چھوٹا سا نظر آیا
وہان تاریکی کا اوجالا ظلمت کا بول بالا تہا حسب ایمای
موئی شمعین کافوری و مومی روشن ہوئین اوسے محل کے

سامھنے کا دروازہ پایا مقابل باب زینہ تھا اور چڑھنا اوسپر
گویا فتح الباب دفینہ تھا انھماسے زینہ اور دروازہ مقفل تھا
اوسے کھولا اندر جو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوٹھی سے ہے
نہایت نفیس سجی سجائی فرش چھت گیری جھاڑ فانوس سے
آراستہ لیکن اوسمین بجاے آدمی ہر طرف مٹکے مٹی کے
پختہ خام کیسے ہوے رکھے تھے سب اونمین زر و سیم لعل و در سے
بہرے تھے محمد شاہجہان نے ایک کو کھولا چاہا کہ ہاتھ ڈالین
غلامی خان نے کہ مرد دانشمند تہا روکا گنج و مار کی معیت
یاد دلائی تب محمد شاہجہان کے دلمین یہہ بات آئی کہ ایک کرچھا
پرانا جو وہان پڑا تھا اوٹھا لیا نے تکلف مٹکے مین ڈالدیا
کرچھے کو بھر کر جو نکالا دیکھا کہ بجاے زر و سیم و جواہر سفید
انڈے چھوٹے مٹکے مین بھرے تھے محمد شاہجہان نے
جھنجلا کے کرچھا زمین پر مارا وہ انڈے ٹوٹ گئے اور ہر ایک مین

سے ایک بچہ سانپ کا کچھوے کی برابر نکلا یہہ ماجرا دیکھکر
سب متحیر ہوے لوٹ آئے امیر سے احوال مفصل کہدیا کچھ انڈے
جو لے آئے تھے پھٹ گئے معاملہ دیکھا ہوا دکھا دیا امیر صاحب نے
یہہ خیال اوسکا نکیا کیا عجب ہے کہ وہ زرتشتیونکا دفینہ ہو جسمیں ایسے
تیزاب میں کسی قسم کے کیڑونکے انڈے بن گئے ہوں یا فی التحقیقت
خزانہ ہو مقدر نہونے سے یہہ حال ہوا غرض بہت باتیں بن سکتی
ہیں والعلم عند اللہ مع القصہ امیر صاحب وہاں سے کوچ کر کے متصل
گانوٹو ٹکا متعلقہ پیشوا پہنچے کنارہ دریائے گوداوری پر
خیمہ کیا اوسطرف پرستشگاہ ہنود ہے اور باشندے وہانکے
مرفہ الحال وآسودہ چونکہ نے کشتی عبور دشوار تہا اور کشتی اوس
گہاٹ پر اسطرف نایاب مثل یایاب لہذا امیر نے یہہ تدبیر کی
کہ برہمنوں کو یوں آواز دلوائی کہ ہم پوجا کرنے بہیٹ چڑہانے
کو دور سے آئے ہیں وہ خود منڈے لیکے پہیر سے دام خالیت

مین آگئے جیسے اس زمانے کے اہل ثروت و دول پیرزادگان سراپا حیلت و دغل کے جال مین مچھلی کی طرح پھنس جاتے ہین گو سوائے فلس داغہائے حسرت زر و سیم اب یہہ بھی کچھہ نہین دیتے مگر اپنا گوہر ایمان مفت برباد کرتے ہین غرض برہمنون نے بھلے جواب دیا کہ تنہا آؤ کشتی بھیجین جب امیر نے کہلوایا کہ لشکر ہمراہ لانے سے کیا مطلب مین تنہا آتا ہون تو ان بیچارون کمبختی کے مارون نے ایک کشتی ادہر بھیجی امیر دو سو سپاہی مسلح سے پار گئے کشتیان قابو مین کرکے ادہر بھیجدین باقی سپاہی بھی آگئے تب اوسجگہہ کو لوٹا زر معاملہ بھی لیا نقد و جنس بہت ہاتھہ لگا بقیۃ التمثیل حضرات معتقدین مذکورین بھی شرط عرض حال وقت خلوت و معائنۂ کرامت بخلوت سے ارادت کو مشروط کرکے ہنگام گشت و بند سلاسل حیل پکڑے ہی جاتے ہین قلبجات مرشدین محمد حسین نواب

امیرخان بہادر کیطرح وقت تاراج برہمان صدقہ خوار اصلا
ترس نکہا کر ان ربا خوارون ناحق ستانکو غارت ہی کرتے ہین
انجام بقاے نام یا مکافات آخرت جسی صفت کیساتہہ ہے مخفی
نہین الحاصل امیر دو تین روز اوسمقام پر مقیم رہے اونہین دنون
مین ناگوجی پنڈت اور نواب شہامت خان ملازمان ہولکر وہان
وارد ہوے پس ماندہ تقاضے بکہ تاراج امیر کو غنیمت بارد سمجہکر
ان دونون سے لیا پہر امیر صاحب نے انکو ساتہہ لیکر وہان سے
کوچ کیا نرائن گڈہ پر کہ قلعہ مضبوط ہے پہنچے وقت ضرورت
اہل قلعہ جو باہر نکلے تہے خرید و فروخت اشیاے ضروریہ سے
منکر ہوے لشکری فساد پر آمادہ و مصر ہوے امیر صاحب نے
دو توپین لگا کر گولہ افگنی شروع کی قلعے والے بہاگے شہر مین
گہستے وقت قلعہ کشایان امیر بہی ساتہہ ہو گئے فرصت
دروازہ بند کرنے کی نہ دی قلعے مین گہسگئے اور فتح حاصل کی

اہل قلعہ نے امن لیکر قلعہ سپرد کیا امیر نے وہان کی
توپین ساتہہ لین اور کوچ کیا راہ مین سداشیو بخشی
دولت راو سیندہیہ سے جو دو کمپنو فوج پنڈان
پچیس ہزار سوار کے ساتہہ آیا تہا مقابلہ ہوا امیر نے
بہیر کو عالی کہنڈی کے طرف روانہ کیا سوارون سے
مشغول مقاتلہ ہوے جنگ قراولی کرتے بہیر کیجانب
سے چلے سداشیو چار گہڑی دن رہے تک گہیرے
رہا امیر ایک ہزار اتر رہے تہے سواران حریف نے
سبقت کر کے فوج ناگو پنڈت و نواب شہامت خان
کو شکست دی پہر مقابل امیر آئے وقت جو تہا ملازمان امیر
نے دانٹا کہا ہمکو ناگوجی کی فوج نسمجہو اب مقام
کرو گل دیکہا جاوے گا اون مغرورون نے تمام
فوج امیر پر پیچہی سے آگرے یہ دیکہکر فریدون

شوکت نواب جمشید خان اور سکندر اقبال نواب محمد سعید خان
وغیرہ چالیس نامور دلیر اسکے تدارک کو پہونچے بدبخت
مغرور انکے تہور کی تاب نہ لاسکے ادہر سے نامراد ہوئے
اودہر امیر پر جا گرے وہ شیر بیشۂ شجاعت کثرت اعدا سے
نڈر بے اندیشہ ثابت قدم رہے فیل نشان کو بڑہایا خود
بڑہے اعدا کو ہٹایا اسقدر دشمن ایک جوانمرد کی تیغ رانی
و نیزہ بازی سے عاجز آکر شکست پاکر بہاگے عبور نہر
مین پریشان ہوکر بہت موت گہاٹ اوترے فوج
امیر متعاقب لشکرگاہ حریف تک گیرے اونکے کنپو قلعہ
باندہ کر ہوشیار رہے امیر نے ارادہ کیا کہ اعدا کا رات
بہر محاصرہ سیجیے کسی وقت قابو پاکر کینہ
کشی کی داد دستیجے لیکن ملازمان امیر کہ
فتحیاب تہے آسایش خواہ ہوسے امیر ناچار

نہر اوتر کر بہیر مین آ گئے دوسرے دن بہیر
کو عالی کہنڈی مین چہوڑ کر جریدہ فوج سے
دشمن پر حملہ آور ہوے شام تک جہگڑہ
رہا فیصلہ نہوا شبکو دونون لشکر اپنے اپنے
مقام پر بحفاظت مقیم رہے اوس رات
ملازمان امیر کو معلوم ہوا کہ مہاراج ہولکر نے
ایک کنپو اور سواران پنڈارہ کے چاندور سے
اودہر نہضت کی ایک منزل پر آ گئے قوی
دل ہو کر امیر سے کہا مہاراج قریب
آ گئے کہانے کا ضابطہ کرین اعدا کو عبور
نہ کرنے دین اور مہاراج کے آتی ہی بالاتفاق
کار اعدا تمام کرین امیر کو اگرچہ یہہ صلاح
پسند نہ تہی لیکن باصرار فوج ناچار قبول کر کے

مع ناگوجی شہامت خان وغیرہ پیادہ ہوکر گہاٹے
کا بندوبست کیا ایک جانب کا ضابطہ پنڈت اور نواب
کے سپرد کیا دوسرے جانب کا ملازمان امیر نے
اپنے ذمے لیا اوسوقت سداشیو نے والس
صاحب کے کنپو کو آگے روانہ کیا تہا وہ ناگوجی پنڈت
نواب شہامت خان سے مقابل ہوا مغالطہ دیکہ
اولٹی طرف سے آگرا پنڈت اور نواب دونون کے
ساتہہ ناتجربہ کار فوج تہی سنتے مقابلہ منہزم ہوئے
فوج حریف بالا بالا پہاڑ پر قریب فوج امیر کے آئے
اور باڑ مارنے لگے اعدا بلندی پر تہے لشکر امیر نشیب
مین ادہر پاے ثبات کو لغزش ہوئی اودہر دل
پر ہے قدم جے دو توپین گہاٹے مین لوٹ کر رہگئی
تہین وہ اعدا ہاتہہ لگین اسی حال مین مع فوج

مہاراج ہولکر آپہنچے دشمن سہکر لوٹ گئے بخشی مع افواج
پوناکو واپس گیا دونون امیر بعد ملاقات خیمون مین اوترے

لشکر کشی کرنا مہاراج و امیر کا پونا پر بعزم جنگ سیندہیہ اور لڑنا پیشوا کا باعانت سیندہیہ ان دونون سے پہر شکست پاکر بہاگنا اوسکا اور تعاقب مین آنے امیر صاحب سے ڈرکر ملجانا انگریزون سے

جب بعد مشاورت صلاح دونون امراسکے اس بات پہ
متفق ہوئی کہ پونا پر لشکر کشی کرین سیندہیہ کو جو
جرارت دکہائین تو دونون نے وہان سے کوچ کیا
راہ کے مواضعات سے معاملات کرتے پنڈل پور پہ
پہنچے وہان اپنے کنبون سے جو متعلق بائیونکے
تھے ملے اور اونہین ساتہہ لیکر سپاہ جرار بنا کے

پینڈلپور سے کوچ کیا جہر جہری پر کہ وہان سے پونا دس
کوس ہے پہنچے وہان سے مہاراج ہولکرنے باجی راؤ پیشوا
کو لکہا کہ مین اور سیندہیہ مراتب مین آپ کے یہان برابر
ہین پہر کس خصوصیت سے آپ سیندہیہ کو دوست رکہتے
ہین اور مجہے نہین چاہتے یہہ بات آئین سرداری سے
بعید ہے دونون کو یکسان سمجہیے اور مجہین اوس مین
صلح کرا دیجیے ورنہ آپ الگ ہو جاییے کیسکا ساتہہ نہ دیجیے
پہر ہم دونون آپسمین سمجہہ لینگے چونکہ پیشوا سیندہیہ سے
محبت دلی والفت قلبی رکہتا تہا اوسنے کچہہ خیال اس
بات کا نکیا ہولکرنے چند روز انتظار صدور جواب کر کے
وہان سے کوچ کر دیا شہر نربت پر پہنچا وہان سے پہر
دوبارہ وہی مضمون پیشوا کو لکہہ بہیجا اوسنے کچہہ اوسکی
تحریر پر التفات نکیا بلکہ بعزم رزم مقابل ہوا

ایک لاکھہ فوج پیادہ و سوار سے پیشوا آیا ستر ہزار لشکری
لیکر امیر و ہولکر بڑہے طرفین سے صفوف جنگ
آراستہ ہوئین ہراولون کی آواز سے ہمتین جسارتین
بڑہین شور و غوغا ہر سو سے ایسا بلند ہوا کہ ترک فلک کے
ہوش اوڑ گئے زمین تہرائی آسمان سہمکر تہم گیا توپون کا
غریو نقارہ و کوس کا غلغلہ گنبد دوار مین گہٹ گیا
حاضرین معرکہ کر ہو گئے تھے دہوئین اور غبار سے تاریکی
ہوئی تہی کہ خویش و بیگانے مین فرق نظر نہ آتا تہا گرد باد
ہیجا سے روز روشن شب دیجور کا نمونہ تہا تیر و خدنگ مانند
باران کمال کثرت سے برستے تھے توپ و رہکلہ بطرح گرجتے
تھے سیف آبدار یاد برق درخشان سے دیکر جنیۂ حیات پر چشمک
زنی کرتی تہی عروس جنگ مرہم تیر و خدنگ زخم اجسام دلاوروںمین
بہرتی تہی برابری برابر سے جہانگتی تہی غالبی مغلوبی سے رکتی تہی کسی

طرف بندوقسے لڑائی ہوئی کسی جانب جنگ تیغ وخنجر رہی طرفین سے
ہزارون کشتہ وخستہ ہوے شام کو دونون لشکر جدا ہو گئے فرودگاہون
سے غلبہ سیکو ہوا شب کو ندا ماتہاراج نے عرض کیا کہ ہمیشہ لڑائیو مین فتح
امیر کے نام ہوتی ہے خدا کی عنایت سے وہی مدام نیکنام رہتے ہین اس
لڑائی مین آپ ایسے کام کیجیے کہ ظفر آپکے نام ہو ہمت وشجاعت کا ڈنکا
بجے پیشوا کو بہی لیاقت آپکی معلوم ہو جائے ہولکر نے اس صلاح کو
پسند کر کے تدبیر یون کی کہ کپنو متعلقہ فتح سنگہ اور کپنو ے خاص ونواب
شہامت خان اور ناگوجی پنڈت اور سواران پنڈارہ کو میمنہ پر جما دیا سواران
ہمراہی امیر صاحب کو باقی لشکر کے ساتہ میسرہ پر کہڑا کیا
خود مع امیر صاحب ہاتہی پر سوار ہو کر رسالہ خاص وسواران
بیگہ کو ساتہ لیکر قلب لشکر مین مستقر ہوے پیشوا نے بہی مقابل مین
فوج کی صف بندی کی کپنو شیخ کلب علی دولس صاحب کو توپخانہ خاص کے
ساتہ مقدمۃ الجیش کیا بقیہ فوج خود وسپاہ سیندہیہ جرنغار برنغار

درست کرکے حکم دیا کہ مقدمۃ الجیش لیے توپونکو دراہیون پر
کہینچکر آگے بڑہین ادہر سے بہی حکم ہوا کہ میمنہ و میسرہ سے لشکر
مناسب نکلکر استقبال کرین غرض لڑائی ہونے لگی فتح سنگہ
وغیرہ نے جو آگے بڑہے تہے مہاراج سے عرض کرائی کہ ہم فوج
مقدم حریف پر چہرہ توپ کا مارتے ہین آپ آواز سنتے ہی
دوسری جانب سے سپاہ حریف پر حملہ کرنا غالبًا فتح ہمارے
نام ہو جائیگی مہاراج نے قبول کیا مگر ملازمان مذکورہ مہاراج
ناتجربہ کار و ناآزمودہ کارزار تہے کہ پہلے کا خیال نکیا دوسرے
فوج حریف پر چہرا مارا وہ کچہہ کارگر نہوا انہون نے حملہ کیا توپونکا
غنیم سنکر دوسریطرف سے سرداران ہولکر ہرناتہہ نجیب خان
واحد علیخان جمنا بہاؤ بہو آئی شنکر وغیرہم نے بہی پورش
کی فوج بیتہوا نے تنکین و قرار سے زدیا کران لشکرون پر
جو دو طرف سے اونپر گرے تہے سنبہالکر باڑ چہرکی ماری

چونکہ یہ باز موقع سے تھی دم بھر مین سب گشتہ وخستہ ہوکر
پریشان ہوے اکثر ہمراہیان امیر بھی اوس حملۂ عظیم
مین خلاف روش قدیم رد سپید فرار ہوے پیشوا نے فراریونکا
تعاقب کیا پھر بعض کو پاکر مار لیا یہ حال دیکھکر امیر کو تاب
ضبط نرہی گھوڑے پر سوار ہوے تیغ خونریز قبضے مین کی ادہر بھاؤنے
بنیڈی توپونکے گولے مارنے کا حکم دیا گولونکے خوف سے
فوج دشمن تعاقب سے رکی مہاراج کو اوس پریشانی سے
نجات ملی امیر صاحب سے جمشید خان وغیرہ دلاوران ہمراہی کے
ساتھ آگے بڑھکر ہولکر سے ملاقات کی اور یہ صلاح دی کہ تم اولٹی
طرف سے حریف پر حملہ کرو مین سامہنے سے یورش کرتا ہون
مہاراج نے پذیرا کرکے فوج دشمن پر جو متعاقب آئی تھی جانب
چپ سے حملہ کیا اور داد مردانگی و دلیری دیکر اعدا کو درہم
برہم کردیا امیر صاحب نے جو مع رفقا حسب وعدہ حریف پر

گھوڑے اوٹھائے اتفاق سے ایک نہر درمیان مین آگئی
ہرچند پایاب تھی تاہم عبور مین دیر ہوئی دشمنون سے فرصت
وموقع پاکر چہرہ توپ کا مارنا شروع کیا اسپ سواری امیر
ہلاک ہوا امیر کمال استقلال سے اوٹھکر گھوڑا کسی ہمراہی کا لیکر
اوسپر سوار ہوئے لیکن ہمراہیون نے جو امیر صاحب کو مع سوار
گرتا دیکھا بیچارے یہ سمجھے کہ امیر صاحب شہید ہوئے نادان نرم
دل لوگ متفرق وپریشان ہوگئے جمشید خان وغیرہ آزمودہ کار
آدمی ہولکر کے ساتھ ہولیے ہولکر نے جو اونکے ساتھ امیر کو
نہ دیکھا حال پوچھا اونہون نے مصلحتاً کہدیا کہ ایسے ہنگامے
مین ہمین خبر نہین ہولکر نے کہا خیر لیکن اب تم سب جنگ مین
بدل وجان سے کرو اوسوقت پانچہزار سوار وہان جمع ہوگئے
تھے مہاراجہ کے کہنے سے سبکی ہمتین بڑہگئین یکبارگی مہاراجہ
کے ساتھ اعدا پر سخت حملہ کیا اور ایسی جانفشانی

وجفاکشی کی کہ دشمن ہزیمت پاکر بھاگ گئے مہاراج سنے ایک
میل تک تعاقب کیا ؎ جنگ میں جانبہ جو کھیلا وہی بازی جیتا
جو لڑا ہار کے میدان سے نہ لوٹا جیتا ؛ جسوقت لشکر ہولکر متعاقب
فوج اعدا پر بڑہا دو پلٹنین اونکی طرف کی جو الگ کھڑی تہین
اونہون نے گولے مارکر تعاقب سے روکا ہولکر نے تدارک اونکا
مقدم مناسب سمجھکر اودہر توجہ کی اور اگر ایسا نکرتے فتح مبدل بشکست
ہوجاتی دوبارہ مہاراج ایسے لڑے کہ باید وشاید ہرچند پلٹن والون نے
باڑ چھریکی بہی ماری لیکن ہلّہ انکا نہ رُکا اور اول جس سوار نے بڑہکر
توپ بند کی مہاراج تھے ؎ سپہبد بسے سزاوار ملک و لشکر و
جاہ ؛ کہ بر عدو برسد بیشتر ز فوج بجنگ ؛ چند گولہ انداز توپین
چھوڑکر مہاراج پر آئے جو ایک کو نیزے سے گرایا دوسرا
جھلاکر آیا شمشیر جو اسکی ایک عرد لاور منیر خان نامی ملازم
امیر نے چستی سے آگے بڑہکر تلوار کے وار مین اوسے مار لیا

مہاراج یہ جرأت و چالاکی دیکھکر خوش ہوے آگے بڑہے پلٹن والے مغلوب ہو کر ہٹے اسی حال مین امیر بھی سلحہ معدودے سوارانکے بکمال استقلال نہر سے نکلکر آپہنچے اور پانسو سواران بانکے سپاہی پیشواپر جو نہر کے کنارے واسن صاحب اور شیخ کلب علی کے کمپنیو کے مقابل کھڑے تھے ادہر اول فوج مہاراج پر حملہ آور ہوئی تھی بڑی دلیری سے یورش کی دو سوار فوج حریف سے آگے بڑہکر دلیرانہ مقابل امیر ہوے امیر انکے طعن و ضرب روکتے تھے اور جب انپر وار کرنا چاہتے وہ ہٹکر صفمین چلے جاتے اگر کسیوقت ٹھہرتے بھی تو امیر کے نیزہ و شمشیر زرہ و خود پر کارگر نہوتے اسحال مین بخشی اعظم خان جو لاکھہ روپئے ماہوار پاتے تھے امیر کے روبرو آئے امیر نے کہا کیا ہم اتنا مشاہرہ تمہین اسلیئے دیتے ہین کہ ایسے مہلکہ عظیم مین ہم جانفشانی کرین اور تم تماشا دیکھو اعظم خان ایک دلاور جوانمرد

تہا اوسنے یہ سنکر تاب نرہی نشۂ غیرت سے سرخوش ہوکر
مستانہ اون دونو سوار و نیز جہکا ایک پر تلوار کا ایسا وار کیا
کہ قتل سا یہ زمین پر گرا دیا دوسرا حرمت نامی پٹھان ہمراہی امیر کو
زخمی کرکے امیر کے مقابلے مین آیا تہا بخشی اعظم خان نے اسے
بہی آلیا امیر نے اشارہ کیا کہ تم اسکے مقابل ہوکر اسے مغالطہ
دو اسکی پشت پر جو جگہہ زرہ سے خالی ہے مین وہان نیزہ
مارونگا بخشی نے اوسے اپنی طرف متوجہ کیا امیر نے کمر پر
نیزہ لگا کر اوٹہا لیا ان دونون سوارون کے مارے جانے
سے سواران بانگڑی بد دل ہوے بہاگے انکے بہاگتے ہی
والس صاحب اور شیخ کلب علی افسران کمیدو جو لشکر مہاراج
سے لڑ رہے تہے متفرق و پریشان ہوے اسوقت جو لوگ
لشکر مہاراج و امیر سے جدا ہوکر جابجا کہڑے تہے دشمنان
شکست یافتہ پر لوٹ پڑے والس صاحب کا سر کاٹ لیا

پونا پر گرے پھر امیر اور مہاراج آپسمین مبارکباد دیتے ہوے
ملے مہاراج کے ہاتھ مین ایک زخم لگا تھا امیر نے اسلیئے
اونکو گھوڑے سے اوتار کر ہاتھی پر سوار کیا مہاراج نے امیر سے
کہا کہ سرمینت باجی راؤ پیشوا پچیس ہزار سوار کے ساتھ مندر
پاراسنی کے پاس پہاڑ کے نیچے کھڑا ہے اپنے لشکر والے
فتح کے غرے مین غافل پونا کے لوٹنے مین مشغول ہین
اگر اسوقت مین پیشوا اپنے ہمراہیون سے ہمپر حملہ کرے بڑی
مشکل آپڑے اور فتح مبدل شکست ہوجاوے بہتر مناسب
یہہ ہے کہ بڑی توپ نگے گولے انپر مارین امیر کو یہہ رائے
مہاراج کی پسند آئی کمبو کی توپ نگے گولے پیشوا پر مارے
پیشوا نے مقابلے او جگہہ سے ہشکر اوسطرف پونا کے
پہاڑ کے گھاٹے پر جو یہان سے پانچ کوس تہا خیمہ زن ہوا
مہاراج نے اس اتفاق کو تائیدات غیبی سے سمجھکر مع امیر

داخل شہر ہوکر اہل لشکر کو غارت و تاراج شہر سے روکا
اور ہر کوچے مین معتمد محافظ مقرر کر دیئے کہ غارتگرون کو
تاراج سے منع کرین اوسدن صبح سے لڑائی شروع ہوئی
تھی اور پہر دن چڑھے امیر و مہاراج با فتح و اقبال داخل
پونا ہوے مہاراج نے اوسی دن چند معتمد پنڈتونکو بغرض
عذر خواہی اور سمجھا کر لینے پیشوا کے بہیجا تاکہ پیشوا اطمئن
ہوکر پونا مین آجاوین اور مجھسے دل صاف کر لین مگر پیشوا نے
کچھہ خیال نکیا مہاراج کیطرف سے فریب کا ایسا یقین تھا
کہ ہرگز وفاداری کا گمان بہی نکیا امیر کے نام ایک رقعہ لکھا
کہ اگر تم عہد و پیمان کرو تو مجھے پونا مین آنا قبول ہے امیر
مضمون رقعہ سے آگاہی پاکر رقعہ لیے ہوے مہاراج کے
پاس چلے آے اسوقت مہاراج ہاتہہ کے زخم پر تکمید کر رہے
تھے امیر نے ہم پہلو بیٹھکر رقعہ دکھایا مہاراج نے اس معاملے کو

فوز عظیم سمجھکر لکھا کہ تم عہد و پیمان کرکے پیشوا کو یہان بلالو
مین وقت مصالحت سرپنٹ ایک کروڑ روپیہ کا ملک بندیلکھنڈ
تمہین علیحدہ دلا دونگا اسنے کہا اگر پیشوا اسیر ہونیکے واسطے
آئیگا مین اوسکا شریک حال رہونگا کوئی اوس سے دغا نکر سکیگا
مہاراج نے لکھا معاملات ریاست و امارت مین فریب و دغا لازم
ہے اسنے یہ بات قبول نکی اور رقعے کی پشت پر لکھدیا
کہ تمہارے انکے خانگی معاملات مین ہم غیر آدمیونکو دخل دینا
مناسب نہین پیشوا نے سنغر سخن کو پاکر قلعہ ماڈہ پر چلے جانیکا
ارادہ کیا اکثر افواج کو جواب دیا کل نو ہزار سوار بانکڑی اور اٹھارہ
ہزار پیادے بندوقچی وکہنی ہمراہ لیکر قلعہ ماڈہ پر کہ کوہستان
ملک کوکن مین قریب دریائے شور واقع ہے قلب مستحکم قلعہ
ہے چلا گیا چار ہزار پیادے پہاڑونکی گھاٹیون کے بندوبست
اور سدراہ کے واسطے اون دشوار گزار راہونپر متعین کردیے

آپ باقی فوج کے ساتھہ قلعے میں محصور ہو بیٹھا مہاراج نے
اسطرف سے مطمئن ہوکر امیر کو واسطے لے آنے امرت راؤ پیشوا
ولیعہد سرمیت رگہناتھہ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعہ جنیر میں کہ
چار منزل پر پونا سے ہے استقامت پذیر تہا بہیجا اسنے مہاراج سے
مسندنشین پونا کر دینے پر ایک کروڑ روپیے کا ملک اور دو کروڑ
روپیے نقد دینے کا عہد کیا تہا امیر مہاراج کی خاطر سے اور اس
لحاظ سے بہی کہ امرت راؤ کو نے واسطے امیر مہاراج کے پاس آنا
منظور نتہا جنیر گئے اور امرت راؤ کو ہمراہ لے آئے امیر و مہاراج
کی صوابدید سے وہ مسندنشین ہوا کلوس صاحب سفیر دولت انگلشیہ
حاضر باش پونا نے باجی راو پیشوا کے عزل اور امرت راؤ کے
نصب کو کہ خلاف رضائے انگریزان تہا پسند نکیا دلمین رنجیدہ
ہوکر رخصت چاہی امرت راؤ نے رخصت منظور کی امیر نے منع
کیا اور کہا کہ ہرگز کلوس صاحب کو رخصت ندینا ورنہ یہ برعایت

باجی راو افواج انگریزین اوسکی امداد کو لائیگا اور تیری مشکل پڑیگی امرت راو نے ٹھانا چاہا کہ خلعت معزرہ دیکر کلوس صاحب کو رخصت کرے امیر نے کہا اگر میری صلاح مانوگے مین کلوس صاحب کو یہان سے نکلنے ندونگا ناچار کلوس صاحب کی رخصت ملتوی رکھی گئی پھر امرت راو نے ملک و مال معہودہ سے کڑوڑ روپیہ مہاراج کو دیکر کہا کہ جبتک باجی راو قلعہ مانڈو پر ہے میری مسندنشینی معتبر نہین اور مجھے اطمینان کلی حاصل نہین تم اس خلش کو دور کردو اور باقی ملک و مال معزرہ لو مہاراج متردد ہوے چاہا کہ اس مہم پر امیر کو بھیجون ظاہر نکرسکے بلکہ امیر سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین حسب ایماے امرت راو یا باجی راو کو گرفتار کرلاتا ہون یا اوس قلعے سے نکالکر آوارۂ دشت ادبار کرتا ہون امیر اوسکا مافی الضمیر سمجھگئے کہا اسکام کو انجام دینے مین مجھے عذر نہین مین خود جاتا مگر اسوقت مین کہ میرے لشکروالے دھرنے اور

بلوسے پر آمادہ ہین جبتک خرچ نہ پاوین اور انہین ندون جا
نہین سکتا مہاراج سنے باکراہ کہا کہ نہین مین جاؤنگا امیر نے
خیال کیا کہ اب اگر مین نہین جاتا مہاراج کو گمان ہوگا کہ یہ سختی
مہم اور دشواری کار سے ڈر گئے تکلیف سکے خوف سے پہلو تہی کرتے
ہین خود اودہر جانے پر آمادہ ہوسے امیر کے ہمراہیون کو یہ
خیال تہا کہ امیر نے خفیہ مہاراج سے روپیہ لیلیا ہے ہمین
نہین دیتے اوراسی وہم مین سب دہرنے پر آمادہ تھے
رفاقت پر راضی نہوسے امیر ناچار ایک ہزار سوار اور چار سو
پیادون سے جو رفیق رہے تھے کوچ کرکے اوس مقام پر
جہان باجی راؤ پیشوا شکست پاکر جا پڑا تہا ٹہرے دوسرے
دن وہان سے نہضت کرکے دشوار گزار راہ جہاڑیان گہاٹیان
بمشکل پیادہ طے کرتے ہوسے اوس قلعے کے قریب جو پہاڑ پر
واقع ہے پہنچے وہان باجی راؤ کے بندوقچی سدراہ پر متعین تھے

امیر نے وہان ڈیرہ کردیا اور لوگونکو راہ و رہبر کی تلاش کا
حکم دیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ بعض ہمراہی ایک بوڑہے روستائی کو
پکڑ لاے امیر نے اوس سے رستہ پوچہا اوسنے انکار کیا کہا
اس قلعے تک پہنچنا سخت مشکل ہے سوا اس راہ کے جو سامنے
ہے کوئی راستہ ایسا نہین جس سے کشود کار متصور ہو امیر نے
کہا او نادان مین باجی راو کا خیرخواہ ہون او سے یہان سے
لیجاؤنگا یونا مین اطمینان سے بٹہاؤن گا اگر تو مجھے قریب و سہل
گزار راہ بتادیگا سو اسے خوشنود سے مزاج سو روپیے ابہی انعام
پائیگا وہ بوڑہا جوانمرد کے قریب مین آگیا بولا یہان سے
اس سمت کو ایک گہاٹی کوس بہر ہے اوس سے قلعے
کو سیدہا راستہ ہے مگر قصر مسافت کے ساتھہ طول مشقت
بہی ہے پیادے درختون کی شاخونکے سہارے جاسکتے
ہین امیر نے کہا ہمارا جبل استین ہمت پر سہارا ہے بفضل

الہی خیریت ہے اب تم نیچے یہ لشکر جابر ہو بندوقچی اوسطرف روانہ
کیے کہدیا اسیوقت اوس گہاٹی سے گزر جاؤ اور چپ رہو شبکو
قلعے پر جا پہنچنا صبح مین یہان سے دشمنونکے مغالطہ دینیکو باڑ
مارونگا اعدا ادہر متوجہ ہونگے تم چار غول ہوکر قلعے پر گرنا
اور باڑین مارنا الغرض وہ لوگ اوسیوقت قریب شام اوس
گہاٹی سے گزر کر چپ رہے رات کو قلعے کے نیچے پہنچکر گہات
مین بیٹھے صبح کو اوسیطرح صاحب نے مغالطہ دیا دلاورون
نے کمینگاہ سے نکلکر قلعے والون پر حملہ کیا پیہم باڑین ماریں
محافظین قلعہ وراہ ایکدم مین بہاگے قلعہ و شعاب راہ پر قبضہ
ہوا دوسرے روز آگے بڑہنے کا ارادہ کیا تہا کہ باجے راؤ خائف
و مضطر ہوکر باجملہ متعلقان و جمعیت قلیل قلعہ باڑہ سے
نکلکر قلعہ سرنگ درگ کو جو جزیرے مین مضبوط و قلب جگہہ
ہے چلاگیا تمام افواج پیادہ و سوار کو جواب دیگیا اٹہارہ

ہزار پیادے تو قلعے سے نکلکر پہاڑون مین پہیل گئے
سوا بیچارے بہاگ نہ سکے قلعہ بند رہے امیر وہ دشوار گزار راہ
طے کر کے قلعہ مادہ کے قریب آ پہنچے شمشیر بہادر پسر علی بہادر
جو سوارون مین قلعہ بند تہے امیر سے امان خواہ ہوے
لکہہ بہیجا کہ میرے باپ سے آپکا اتحاد ہے اگر دوستی کی رعایت
سے مہربانی کر و تو مجہے یہان سے نکل جانے دو بڑا کرم ہو
امیر خدا سے چاہتے تہے کہ اس سخت مقام مین بیدل فوج
کو لڑنا نہ پڑے جواب دیا کہ بیشک مجہے تمہاری رعایت منظور ہے
تم بآرام تمام قلعے سے نکل جاؤ بلکہ اپنے اقربا احباب کو مع نقد و جنس
ہمراہ لیجاؤ کوئی متعرض نہوگا شمشیر بہادر خوش ہو کر اکثر
سوارونکے ساتہہ قلعے سے نکل گئے اور وہ سنگین قلعہ بے محنت
و محنت ہاتہہ آیا امیر نے دو روز تک بفیروزی و خوشی اوس
قلعے مین رہے باجی راو کو لکہہ بہیجا کہ اگر مرضی ہو مین تمہین لینے

ساتھہ لیجاوون اور مہاراج ہولکر سے صفائی کرادون باجی راؤ

نے رقعہ چاک کر کے جواب دیا کہ اب مین وہ فکر کرتا ہون کہ نہ

ملک تجھے ملے نہ تمہین یہ کہکر متعلقون کو وہان چھوڑا تنہا بسواری

جہاز بمبئی مین جو قریب بمبئی ہے جرنیل ولسلی صاحب فرنگی

کے پاس پہنچا یہان کلوس صاحب بہی آگیا تہا اسلیے کہ امیر کے

قلعہ باڑہ کو جانے سے اسے فرصت ملگئی امرت راؤ سے رخصت

لیکر یہان آگیا باجی راؤ نے کلوس صاحب کے واسطے سے

کہ یہ اوسکے دوست تھے سوال جواب کیے رگھناتہ راو پیشوانے

جو جو عہد آگے انگریزونکو لکھدی تھی از سر نو وہ دینا قبول کر کے

فوج انگریزی کمک پر لیکر متوجہ پونا ہوا امیر سنگہ نے یہ حال سنکر

باجی راؤ کے متعلقون کو لکھہ بھیجا کہ آجکل باجی راؤ کے دماغ

مین خلل ہوگیا ہے تم کیون اوس واہی کے ساتھہ تباہی

مین رہو تم میرے ساتھہ چلو مین تمہین پونا مین آرام سے رکھونگا

اور جان و مال سے تمہارا نگہبان رہونگا متعلقان باجی راؤ خوش
ہو کر امیر کے ساتھ باطمینان پونا مین آگئے امیر ایک مہینے تک پونا
مین مقیم رہے محمد شاہ خان کو کہ ایک پلٹن کے ساتھ ملازمت امیر
مین داد خیر خواہی و جانفشانی دیتے تھے خلعت فیل و پالکی
خطاب کرنیل سے سربلند کیا ایک لاکھ روپیہ نقد خرچ کو دیکر کمپنیوں کی
بھرتی کا حکم دیا جو توپین پونا سے لی تہین انہین عنایت کین
مہاراج نے جو دو کرور روپیے امرت راؤ سے ٹہرائے تھے
چاہتے تھے کہ تنہا خورد برد کرین امیر کو کچھ نہ دین اس خیال
سے امیر کو مہم مرج پر بہیجا آپ روپیہ وصول کرنے کو پونا مین
امرت راؤ کے پاس رہے اس عرصے مین سنا کہ باجی راؤ واسلی
صاحب کو بائیس پلٹنون سے اپنی کمک پر لیکر اسی سے
اسطرف روانہ ہوا اور دولت راؤ سیندہیہ رگھوجی گہوسلا
سرداران علاقہ پیشوا بڑی بڑی فوجونکے ساتھ

مالوے سے اوسکی امداد کو آتی ہین مہاراج ہولکر نے اتنی
فوجون کے مقابلے مین رہنا مناسب نجانا جلد جلد جو ہوسکا
امرت راؤ سے کچھ روپیہ وصول کیا اور پونا سے نکلکر اورنگ آباد
کو گئے یہ واقعات سنہ ۱۲ ہجری نبوی کے تھے ؛؛

امیر کا مرچ کو اور مہاراج ہولکر کا جانب اورنگ آباد جانا پھر امیر و مہاراج کا اورنگ آباد مین ملنا وہان امیر کا ٹھہرنا آخر چاندور مین مہاراج سے جا ملنا

جسوقت امیر نے پونا سے نکلکر مرچ اور منگل بیڑے کیطرف
کوچ کیا افسران فوج سے نواب شہامت خان ناگوجی بٹیا فتح سنگھ
مانیا کرنیل محمد شاہ خان صاحبان کینو امام بخش قادر بخش
پنڈارے فتح خان نیازی احمد خان کریا کانور والے گھوڑ
بیڑا بانگڑی رسالہ داران وغیرہ اسی ہزار سوار و پیادہ کے
ساتھ ہمرکاب تھے غرض جہر جہری کی راہ سے باران منی

پر پہنچے اوس مقام کو لوٹ کر نقد و جنس بہت حاصل کیا
وہان سے سنگہولا پر پہنچکر دو پہر لڑے آخر اوسدن وہان
مقام کیا دوسرے روز فتح پائی وہان سے کوچ کرکے
منگل ہیڑے پر پہنچے وہانکا قلعہ مضبوط تہا تمام دن لڑنے سے کچہہ کام
نہ نکلا آخر وہانکے قلعدار نے رجوع کیا معاملہ دیا مرچ کے
قلعدار نے وہین سے زر معاملہ بہیجکر جان بچائی رحیم بیگ
اور محب اللہ خان لنگ جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے
گئے تہے فائز المرام داخل عسکر فیروزی اثر ہوئے
اسی حالمین واسلی صاحب فرنگی جو لبسی سے پائین پلٹنین
لیکر باجے راؤ کی کمک کو آیا تہا قریب آپہنچا اور نظام علیخان
نواب حیدرآباد کی فوج بہی اپنی سرحد پر آگئی شتابانہ روز
جنگ قراولی لشکر اسکے ہونے لگی دولت راؤ سیندہیہ
تین کپنو اسی ہزار سوار ہمرکاب لیکر اور رگہوجی گہوسلا ایک کپنیو

اور بہت سوارون کے ساتھہ مالوے وغیرہ سے کوچ
کرکے ضلع برہانپور مین آگئے مہاراج ہولکر نے یہ حال دیکھکر
کمال تردد مین امیر کو خط لکھا اور طلب مین مبالغہ کیا امیر نے
جواب مین لکھا کہ اسوقت مین میرا وہان آجانا مناسب نہین
صلاح وقت یہ ہے کہ مین یہان افواج انگریزی و دکنی کی
جوابدہی کو رہون ورنہ یہ باجی راو کو صدر نشین کر دین گے
تم وہان دولت راو سیندہیہ وغیرہ کو روکو مہاراج نے یہ صلاح
پسند نکی تا شیا ابیکر کو امیر کے لے آنے کے لیئے بھیجا اور
طلب نامہ باصرار لکھا ناچار امیر وہان سے کوچ کرکے عازم
اورنگ آباد ہوے وقت نہضت فتح سنگہ ماینا صاحب کینو
نے فوج پیشوا مین شامل ہونا چاہا اپنے متعلقون کو دہنیو کی
جمعیت کی ساتھہ فوج پیشوا مین بہیجدیا آپ کہانا کہا نیکے بہانے
مقام پر ٹہرا رہا جب امیر سوار ہوگئے اسنے چاہا کہ راہ مقصود لے

مخبروں نے امیر کو اس حال سے آگاہ کیا امیر نے خفیہ اہل کینو کو
پیام دیا کہ اسے گرفتار کر لاؤ وہ لوگ اکثر اشراف و ہندوستانی
تھے جب ایمائے امیر مانیا کو قید کر لائے امیر بکو چھپائے پیہم
متوجہ اورنگ آباد ہوئے تین چار منزل سے امیر تنہا
آگے بڑہکر داخل شہر ہوئے اور مہاراج سے ملے اندنون
مہاراج نے دس لاکھہ روپیے اورنگ آباد سے
معاملے مین لیے تھے اگرچہ چاہتے تھے کہ امیر کو کچھہ دین
مگر اہل لشکر کو تنگ حال دیکھکر چار لاکھہ دینا قبول کرکے
ایک لاکھہ نقد دیے اور تین لاکھہ کے عوض جائداد نواب
سورت و مسافر شاہ تکیہ دار جو بر عمال مین لی تھی حوالے
کی پھر مہاراج چاندور کو چلے گئے اور امیر ایصال زر کے
لیئے وہان مقیم رہے لیکن قیصر سے معاملہ برا الجھہ
روپیہ جستہ مدلتے معاف کیا و اسلی حساب

وغیرہ جو بلاجی راؤ کی صدر نشینی اور امرت راؤ کی گرفتاری
چاہتے تھے پونا سے کوچ کرکے اورنگ آباد سے ایک منزل
پر آگئے یہاں مشیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان نے وسلی
صاحب کو لکھکر بھیجا کہ مہاراج ہلکر کا تدارک کوئی بات نہیں
ان افغانون کی استمالت ضرور ہے تم انکے سرگروہ امیر خان کو
اپنا شریک کرلو اور جسقدر ملک و مال طلب کرین دو اس معاملے
مین مدعاے اصلی نظام علیخان کا یہ تھا کہ امیر انگریزون سے
ملکر کچھہ ملک و مال لین پھر النسے اپنی بیٹی کی شادی کردین
اور انکی ہمت و شجاعت سے فوائد حاصل کرین وسلی صاحب
نے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور کا ملک و مال صلح مقرر
کرکے مشیر الملک کو اس امر کے انجام دینے کی اجازت دی
مشیر الملک نے اول امیر کا مافی الضمیر دریافت کرنے کو غلامی
خان معتمد امیر سے بواسطہ ہموطنی یہ راز کھا غلامی خان

نے مناسب سمجھکر یہ حال خدمت امیر مین عرض کیا امیر نے
اسوقت مین کہ زر معاملہ لینے کو وہان ٹھہرے تھے نے
صلاح مہاراج برخاستن سے گرگ آشتی کو بہتر جانا بظاہر
اقبال سوال کرکے اپنے رفیقون سے مرزا رحیم بیگ کو جو
بواسطہ ہموطنی مشیر الملک سے آشنا تھے وکیل کرکے
پیام دیا کہ اگر مصالحت منظور ہے فوجونکو روکو مقام کردو ورنہ
صلح مین میری بدنامی ہے سب کہین گے کہ ڈر کر صلح کی
بعد ازین امیر نے برادر نواب سورت پر ایصال زر معاملہ مین
سختی کی والدہ نواب نے کچھہ اشرفیان کچھہ نا تخمینًا ڈیڑہ لاکھہ کا
زیور بھیجا اور کہا باقی روپیہ بھی ہفتے عشرے مین دیا جائیگا
اسقدر سختی نکرو تم مسلمان ہو تمہین ہماری رعایت بوجہہ
سیادت واجب جاننا چاہئے امیر نے باقتضائے والا
ہمتی زیور لوٹا دیا والدہ نواب سے کہا آپ مطمئن رہین اگر

ہوسکے یہہ روپیہ دین ورنہ ملنے تک معاف کیا لوگ
بہت کہتے رہے کہ یہہ رئیس مالدار ہے اس سے روپیہ کُل
لیجے نہ چھوڑیے مگر امیر نے ایک نہ سنی معاف کیا چھوڑ دیا مشیر
الملک نے میرزا رحیم بیگ کے آنے کو دلیل برآمد کار سمجھکر
ایک کرانی کو واسلی صاحب کی طرف سے اپنے ایک معتمد کے
ساتھہ ساٹھہ لاکھہ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بھیجا
ملک ومال موعودہ واسلی صاحب سے علاوہ اٹھارہ لاکھہ روپیے
کا ملک اپنی طرف سے دینے کا اقرار کیا امیر نے وہ ہنڈویان
وکلا سے لیین اور کہا کہ مہاراج سے ملے بغیر یہہ کام
نکرون گا آخر وکلا مایوس لوٹے امیر وہان سے روانہ
ہوے موضع موہنتا پر لشکر چھوڑکر چاندور مین مہاراج کے
پہنچے وقت ملاقات ماجرا کہہ سنایا مہاراج نے کہا یہہ حریف کا
فریب ہے جھوٹی باتو مین دہوکا نہ کہانا امیر نے مسکراکر ہنڈویان

جب سے کالین مہاراج کے سامنے والدین اور کھانے پینے پہلے ہی سے کچھ گی کرلی ہی مہاراج یہہ دیکھکر ششدر رہگئے ناخن دیکھنے لگے امیر نے تسلی دی کہا اگر سلطنت ہفت اقلیم تمسے جدا ہوئے بین ملے مجھے منظور نہین آخر ہنڈویان چاک کرکے پھینک دین مہاراج کو خوش کردیا

داستان مصالحت دولت راؤ و مہاراج ہلکر بمعاہدہ موافقت ظاہری و باطنی اور رخصت امیر و ہلکر جانب مقابلہ سیندیہ و گھوسلا بالشکر انگریزی اور صلح کرنا انگریزون سے شکست پاکر

جب دولت راؤ سیندیہ اور رگھوجی گھوسلا ضلع برہانپور مین آگئے باجے راؤ کے انگریزون سے ملجانے کو بہتر نہ سمجھکر متفکر ہوے ایک معتمد پنڈت کو مہاراج ہلکر کے پاس بھیجا پیام دیا کہ ہم تم صلح کرکے شریک حال ہو جائین اور انگریزی فوج کو جو باجے راؤ کی امداد کو آئی ہے

اس ملک سے نکالدین ورنہ ہندوستان ہمارے
تمہارے ہاتھہ سے چلا مہاراج ہلکر نے یہ سنکر امیر سے
مشورت کی اور کہا کہ اسوقت مین دشمن قوی ہمارے
درپے ہے ان دونون سے صلح کر لینا انسب و اولے ہے
امیر نے مہاراج کی تصویب کر کے کہا قراین سے دریافت
ہوا کہ یہ دونون اسوقت دل سے طالب صلح ہین لیکن معاند
و مخالف قدیم سے نے اندیشہ صلح کرنا مکر و فریب سے غافل رہنا
دوراندیشی سے دور ہے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم
مصالحت کو چار قلمون سے مشروط کرو اگر وہ بجالائین نے
تکلف صلح کر لو پہلی قلم یہ کہ کھنڈی راو ہلکر کو جو قلعہ اسیر
مین اسیر ہے رہا کر کے ہمارے پاس بہیجدو دوسرے یہ
کہ ہلکرون کے ملک سے تم بہی تہانے اوٹھا لو مین بہی
اوٹھا لیتا ہون تیسری یہ کہ جرنیل ولسلی صاحب

جانب دکن سے اور جرنیل لیک صاحب سمت کانپور سے
فوج لیے آتے ہین کسی ایک سے تم مقابلہ کرو دوسرے سے
مین اور وقت ہم تم ایک دوسرے کی مدد کرتے رہین
چوتھے یہ کہ جو کچھ اموال و اسباب ہمارے تمنے ناگپور مین
لیے تھے واپس دو مہاراج نے اس راے کو بہت پسند
کیا سپاس گزار خیر خواہی ہوے پہر ان چارون قلمونکو
خط مین لکھوا کر کھنڈیراؤ بابا کے ہاتھ جو دانشمند آدمی تہا
بہیجدیا کہوسلا اور سیندہیہ نے مشورہ کرکے ان تین قلمونکو
قبول کیا کھنڈیراؤ ہلکر اور اوسکی ماکو قلعہ آسیر سے بلاکر
مہاراج کے پاس بہیجا تمام تہانے ہلکرونکے ملک سے
اوٹھا لیے اموال و اسباب کے لوٹا دینے کا قسمی وعدہ
کیا جانب ہندوستان کو غیر ملک سمجھکر مہم سمت دکن اپنے
ذمے لی الغرض جب باہم صلح دلخواہ ہوگئی مہاراج والیسرئے

وہان سے کوچ کیا گہاٹے سے گذر کر ہالی گانو مین آئے
وہانسے چلکر سندہوہ کا گہاٹہ اترکر مہیسر تک پہنچے جو کہ موسم
برشکال تہا چندروز کے لیے وہان قیام کیا دولت راؤ سیندہیہ
اور رگہوجی گہوسلا مع افواج کوچ کرکے براہ ٹوڈر و نظر آباد
جہٹیہ کے گہاٹے سے گذر کر بہولری چوگا مین پہنچے اُسوقت
ایک کینو بیرو صاحب کا دوسرا میکیل صاحب کا چار پلٹنین
شمرو کی بیگم کی جلسنی توپخانہ فوج خاص ڈیڑہ لاکہہ سوار و پیادے
سیندہیہ کے ہمراہ تہے اور ایک کینو با توپخانہ چالیس
پچاس ہزار سوار رگہوجی گہوسلا کی ساتہہ تہے سیندہیہ نے افواج
کو دو غول کرکے ایک غول اسی ہزار سوار منتخب مسلح کا بلا یہ کردگی
سدا شیوراؤ دس بارہ کوس پیشتر روانہ کیا باقی لشکر اور بہیر کو
اپنے ساتہہ رکہا اور مہاراج ہلکر سے جو مع امیر مہیسر مین مقیم
تہے امداد خواہ ہوے یہ حال سنکر واسلی

صاحب نے بہی جو وہان سے پچیس کوس پر علاقہ اورنگ آباد
مین تھے اپنی فوج کے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑی بارہ
پلٹنون کے مع فوج پیشوا بمقابلہ مقدمۃ الجیش سیندہیہ
و گہوسلا جرنیل ویپیٹن صاحب کے ہمراہ روانہ کی خود دو
پلٹن اور رجمنٹ سواران و فوج نظام علیخان سے کوچ کرکے
ایسی راہ سے کہ کسی کو خبر نہوئی ناگاہ سیندہیہ اور گہوسلا کے
مقابلے مین آئے اوسوقت کہ اہل لشکر غافل تھے نرگاوان
توپخانہ چراگاہ مین تھے اگرچہ سیندہیہ اول گہبرایا مگر آخر ناچار
مقابل ہوا توپخانہ آگے بڑہا کر گولے مارنا شروع کیا
لیکن اتنے ہی عرصے مین فوج سیندہیہ خفیہ انگریزون سے
ملگئی لڑائی مین تندہی نکی حریف نے غلبہ پایا سیندہیہ
یہ حالت دیکہکر کارفرماے ہمت و جرأت ہوا تہوڑے
سوارون سے فوج دشمن پر حملہ آور ہوکر صفونکو چیرتا ہوا

اودھر باہر نکل گیا پھر یونہی لوٹ آیا اور اس زد و کشت مین
اپنے ہاتھہ سے بہت آدمی مارے لیکن اسکے بہت ہمراہی فوج
انگریزی مین رہگئے اور کچھہ فرار ہوے رگھوجی گھوسلا
الگ کھڑا ہوا یہ تماشے دیکھہ رہا تھا اس حملے مین اوسنے
سیندہیہ کا ساتھہ نہ دیا بلکہ سیندہیہ کے حملے سے لوٹتے
ہی فرار ہو کر قلعہ کاول گڑہ متعلقہ صوبہ برار مین کہ اسکے
ملک مین تہا پناہ گزین ہوا اسی ضمن مین فوج انگریزی نے
یورش کر کے توپون کے چھرے مارے مہاراج سیندہیہ
تاب ثبات نہ لایا شکست پا کر قلعہ تہالنیر علاقہ خاندیس
مین متمکن ہوا توپخانے جنسی اور کینبو جنکے انگریزونکے
ہاتھہ آئے مگر بیگم شمرو اپنے پلٹنون سے قلعہ باندھکر لڑتی
ہوئی توپخانہ اور متعلقان سیندہیہ کو نکال لائی برہانپور مین
آگئی مہاراج ہلکر نے باستدعاے سیندہیہ امیر کو

منتخب جمعیت کے ساتھہ ادہر بھیجا تھا امیر راہ مین یہ واقعہ
سنکر لوٹ گئے جرنیل واسلی صاحب نے سیندہیہ
اور گھوسلا کے تعاقب کا عزم کیا رگھوجی گھوسلا نے
اپنی تقصیر سے نادم ہو کر سیندہیہ کو لکھا کہ مینے جوکچہہ کیا
ہین اوس سے پشیمان ہوکر عذر خواہ ہون تم معاف کرو
ہماری تمہاری مخالفت مین دشمن کا مقصود بر آئیگا ملک
ہاتہہ سے جاتا رہیگا یہ خط دیکھکر سیندہیہ قلعہ تہالنیر سے
نکلکر کاول گڑہ مین آگیا اس عرصے مین فوج انگریزی
وہان آگئی اور گھوسلا کے کنبو سے مقابلہ ہوگیا سیندہیہ نے
بانتقام تقصیر گھوسلا یہان ساتھہ ندیا گھوسلا کو مبتلاے
جنگ چھوڑکر برہانپور کیطرف روانہ ہوا گھوسلا کا کنبو شکست
فاش پاکر پریشان ہوا اپنی سنگہ سردار لکھنو لڑائی مین
مارا گیا گھوسلا چند آدمیون سے بہاگ کر ناگپور گیا واسلی

صاحب مظفر و منصور تو یجا نے پر قبضہ کر کے قلعے پر متوجہ ہوے تین گھنٹے مین فتح کر کے قلعے مین تھانہ قایم کیا گھوسلا کا خزانہ لیا پھر قلعہ آسیر پر مورچے لگا کر دو تین دن مین اوسے بھی مفتوح کیا یہ واقعات دیکھکر گھوسلا گھبرایا اپنی مہر و اسلی صاحب کے پاس بہیجکر آشتی خواہ ہوا پیام دیا کہ جتنا ملک جو قلعے تم ہمین دو ہم راضی ہین واسلی صاحب نے صوبۂ اڑیسہ وابرار کی دست آویز اپنے نام لکھوالی باقی ملک اوسے چھوڑا دولت راؤ نے بھی تاب مقاومت نہ دیکھکر اپنا ملک انگریزونکو لکھدیا صلح کر لی واسلی صاحب قلعہ آسیر وغیرہ دولت راؤ کو دیکر پونا کو چلے گئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۱۹ ہجری مین ہوا

عزیمت مہاراج ہلکر جانب شاہپورا پھر اجمیر کو جانا اور جانب کشنگڑہ بارادہ مقابلہ لیک صاحب آنا و نہضت امیر بندیل کھنڈہ اور کالپی کیطرف

مہاراج ہلکر مع امیر کھیری سے اندور مین آئے باہم مشورہ
کیا کہ اب دونو علیحدہ رہکر گذر کرین ضرورت کے وقت شامل
ہوجائینگے الحاصل مہاراج ہلکر بارادہ ملک میواڑ شاہپورہ مین
آئے اور امیر مع سواران و کنپو سے کرنیل محمد شاہ خان بقصد
بندیل کھنڈ شجا علپور دوراہہ اشٹہ برسیا وغیرہ سے زر معاملہ
لیتے ہوئے سرونج مین آئے وہان سے کوروائی بہونرلسے
اکر فیض اللہ خان بنگش کو ہیلسے سے معاملہ لینے کو بہیجا
محمد شاہ خانکو معہ کنپو اوسی ضلع مین چہوڑا خود راہ گہاٹہ بالستہون
متصل داموتی سے کہ قلعہ مستحکم و مشہور ہے موضع بیری متعلقہ
اورچہ پر آئے موٹھی صاحب فرنگی ناظم بندیل کھنڈ جو باندے مین
تھے معہ کنپو جیم صاحب اور جمعیت راجہ جہانسی ودتیا والہ اور
غول گوسائیان بعزم مقابلہ امیر اچلپور مین آئے امیر نے
اوس مقام کا نشیب و فراز جہاڑی غار دیکھکر وہان لڑنا مناسب

نہ جانا حریف کو مغالطہ دیکر گہاٹہ ماتہون پر لوٹ آئے بہیر کے
کنبو کو کوروائی بہونرا سے پر بہیجدیا موٹہی صاحب یہ چال سنکر
سمجہے کہ امیر ڈر کر ہٹے اس دہوکے مین جیم صاحب کے کنبو مین بارہ ہزار
سوار گوسائیونکے ساتہ اسکے تعاقب مین روانہ کیا خود مطمئن
ہوکر باندے واپس آئے جیم صاحب لشکر امیر سے اولٹی جانب
نو کوس پر آپڑے وہان تجسس احوال امیر کرکے اور اس میدان مین
مجادلہ مناسب سمجہکر گوسائیون سے کہا کہ تم موضع ٹہری پر جاکر
ڈیرا کرو گوسائین غرور ناتجربہ کاری سے مست تہے راضی نہوے
بولے بیٹہا تو نکی کیا تاب ہے کہ ہمسے مقابل ہون آخر جیم صاحب
اوس موضع پر جاپڑے اور گوسائین یہین رہے امیر شام کو
بارادہ شبخون مقام سے کوچ کرکے چار کوس پر لشکر دشمن سے
کہڑے رہے شبکو سواران لشکر فیروزی اترنے ایک جانب روشنی
وغیرہ آثار مقام لشکر دیکہکر یورش کی راہ مقصد بنائی صبح

ہوگئی اور معلوم ہوا کہ فوج دشمن یہان سے تین کوس
اوس جانب کو ہے امیر نے بی اندیشہ عجلت کرنیوالون پر سخت
عتاب کیا سب نادم ہوکر عذر خواہ ہوے اور تلافی مافات پر مستعد
ہوکر اوسیوقت دشمنو نپر حملہ آور ہوے گو سائین جملہ لشکر امیر سے
آگاہ ہوکر آمادہ جنگ ہوے ایک غار سامھنے لیکر کھڑے ہو گئے
ہمراہیان امیر نے پیہم حملے کیے مگر غار کے حائل ہونے سے
دشمن پر قابو نپایا آخر امیر ایک تنگ راہ سے غار کو طے کر کے
محمد سعید خان وغیرہ نو سوارون سے اودہر پہنچے امیر نے مع رفقا
گھوڑے اوٹہائے حافظ حقیقی نے صدمۂ بان و تفنگ سے بچایا
امیر نے ہنگامہ جنگ رستم و اسفندیار دکھایا بہت دشمن مارے چھہ
رفقاے جان نثار شہید ہوے تین جو باقی رہے تھے امیر کے
ساتھ داد شجاعت و ثبات قدم دیتے رہے یہ تینون سوار گویا
اقبال و بخت و ظفر تھے کہ یکایک دشمن بھاگنے لگے دو ہزار آدمی

سے اپنے سرخیل کو ہاتھی پر بٹھا کر ایک گانو کیطرف چلدیے امیر

اونہین قبال و بخت و ظفر کے ساتھہ دور تک متعاقب گئے

گوسائیون نے جو پہر کر دیکھا کہ کل تین چار آدمیون سے ہم

بھاگے اور اب وہی پیچھا کئے آتے ہین ہمت کرکے لوٹ

پڑے امیر نے اوس مقام کو قابل مقابلہ نہ جانا ایک کانٹون کی

باڑ سے گھوڑا کودا کر نکل گئے ایک زخم بھی امیر کے انگشت

دست پر آیا آخر مظفر و منصور لوٹے اور گھاٹہ مالتھون سے

ادہر آگئے مہاراج ہلکر نے شاہپور سے اپنے کنبوا اور توپخانے

کو مندسور بھیجا خود با فوج سوارہ اجمیر گئے یہ خبر سنکر جرنیل

لیک صاحب نے بالشکر عظیم کانپور سے کوچ کیا بشرکت جرنیل

سرونصاحب ملازم سیندھیہ ناظم اکبرآباد قلعہ کول مین تھانہ

قایم کرکے دہلی مین آئے انتظام خاطرخواہ کرکے میدان

پرتیت گنج متصل دہلی مین کنبولوی صاحب علاقہ سرونصاحب کو

شکست دی پہر علاقہ میوات مین کنبو چہارم متعلقہ سروالصاحب
سے مقابلہ کیا آخر با جانت راجہ مجہری اوس کنبو کو بہی منہزم کرکے
قلعہ اکبر آباد مین بہی تہانہ بٹہایا بعد ازان متہرا ہوتے ہوے
اور پہ آئے مہاراج ہلکر نے یہ واقعات سنکر اپنے متعلقونکو
راجہ مانسنگہ کے پاس جو دہیو بہیجدیا خود موضع ہرماڑا علاقہ
کشنگڈہ پر جو کشنگڈ سے پانچ کوس ہے آئے اور اسیر کو
طلب نامہ تاکیدی بہیجا لکہا کہ جرنیل لیکصاحب سے مقابلہ درپیش
ہے اس مہم سخت مین تمکو ہماری اعانت واجب جاننا چاہئے
امیر نے خط پڑہکر خیال کیا کہ مین اس ضلع کے مہمات کا
ذمہ دار ہوکر ادہر آیا ہون ابتک گسائیون کی لڑائی کے سوا
کسی مہم مین کار نمایان مجہسے سرزد نہین ہوے
مناسب ہمت غالب نہین کہ اس ضلع سے فارغ البال
ہوے بغیر کسی اور طرف جاؤن اسلیے اپنے متعلقین کو

قلعہ گروائی مین اور بہیر کو مع کنبو سے محمد شاہ خان گروائی
بہونرا سے مین چہوڑکر اور غلامی خان اپنے وکیل کو کہ برسائی
دانائی دار و غلی مطبخ سے منصب وکالت تک پہنچے تھے مہاراج
کے پاس بہیجکر خود فوج سوارہ کے ساتھہ آگے بڑھے مئو علاقہ
جہانسی کو لوٹا وہان سے یلغار کرکے ایلچپور پہنچے یہان جاسوس
نے مطلع کیا کہ علاقہ مسائلا یا علاقہ کونچ پر دو پلٹن بلم ٹہر وغیرہ
کے مورچے لگے ہین اور اونکی بہیر وہان سے آدہ کوس پر
ہے ایک پلٹن انگریزی ایک رجمٹ اور جمعیت گوسائیان
ہمت بہادر شامل بنگاہ ہے امیر نے اوسیوقت کہ ایک پہر رات
گئی تہی گہوڑونکو دانہ گہانس کہلوا کر بارادہ شبخون کوچ کیا
جب بلا یا دو کوس رہا پنڈارے سوارون کو بہیر کے لوٹنے
پر متعین کرکے خود پلٹنون سے مقابل ہوے جسوقت حملے
کی زد پر پہنچے صبح ہو گئی جوکہ امیر نماز روزے کے بڑے

پابند تھے سخت معرکون اور یقینی مہالک مین بھی نماز قضا
نکرتے تھے اداے نماز مین مشغول ہوے نماز پڑہکر فتاح
حقیقی اور ناصر قوی سے دعاے فتح و ظفر کرکے سوار ہوے
پھر فوج کے تین غول کرے میمنہ پر محمد سعید خان سرور خان
جنید خان صالح محمد خان معتمدین کو سردار کیا رسالہ خاص
معیت مین دیا میسرہ کو سواران آفریدی و دکھنی متفرقین
سے آراستگی دی یکونکو مع افغانان کرپا کا لوز والا قلب
مین اپنے ہمرکاب کرکے آمادہ جنگ ہوے جسوقت باہم زدو
خورد ہونے لگی پلٹن والے جو قواعد دان تھے میسرہ
پر غالب آے فوج میسرہ انگریزی گولون کی تاب نہ لاسکے
اوسطرف قلعہ بالا پا کے چلے گیے امیر تہور تخمیر یہ حال دیکھکر
بیتاب ہوے فیل نشان کو بڑہا کر دشمنون پر ایسا حملہ
کیا کہ اونکو مغلوب کرلیا فوج میسرہ بھی قلعے والون کی

رہبری سے راہ بابین قلعہ و شہر سے اگر شامل ہوا گئے اقبال
اسیر ہوئے امیر دلیر کو لڑتے ہوئے اور غول شکست خوردہ
کو لوٹتے ہنوز دیر نہوئی تھی کہ انگریزی فوج منہزم ہوئی
پانچ ضرب توپ چالیس پلٹیان اور بہت سامان امیر
مظفر کو غنیمت ملا اس لڑائی مین لالہ خیالی رام راہی ہمت راے
کا بھتیجا کار ہاے نمایان کر کے زخمی ہوا اور کئی آدمی
دلاوران نامدار سے مجروح ہوئے کچھہ کام آئے اسی
فرنگی کشتہ و خستہ ہوئے پلٹن کے تلنگے بہت مارے
گئے پنڈارے سوارون نے بہیر والون کی ہوشیاری
سے قابو نہ پایا کچھہ منہزم سے لوٹ آئے بہیر والے
وہان سے کوچ کر کے شہر کوچ مین جو وہان سے
پانچ کوس پر انگریزی کمپو کا مقر تھا پناہ گزین ہوئے
امیر مظفر و منصور وہان سے نہضت فرما کر ایلچ پور آئے

دوسرے روز جو سے تہوان پر جو یہان سے دس بارہ
کوس ہے اور انگریزی کپنو بہی وہین جا پڑا تہا پہنچے تمام روز
محاصرہ کیا اسی حال مین ہرکارے نے خبر دی کہ دو پلٹن
انگریزی کوچ آنے کو کالپی کے قریب خیمہ زن ہین امیر نے
سنکر خیال کیا کہ اگر اسے کپنو سے لڑتے رہے اور ان دو
پلٹنو نکا تدارک نکیا مہاراج ہلکر کو ضرور لڑائی پیش آئیگی
آخر اسی خیال پر کاربند ہوے شبا شب برسم یلغار کالپی پہنچے
ساٹھہ کوس کا یلغار کیے ہوے پچہلی رات کو پہنچتے ہی پلٹنو نپر
حملہ آور ہوے ایکدم مین دشمنون کو مغلوب اور انکی
سردار کو گرفتار کر لیا باآنکہ وہ سردار جرنیل الفنسٹن صاحب
کا بہائی اور افسر عظیم الشان تہا فدیے مین زر خطیر دیتا تہا
امیر نے باقتضاے جوانمردی کچہہ پروا نکی اوسے رہائی
دی پہر ارادہ کانپور کا کیا لیکن پایاب راہ جو معلوم نتہی

فتح غریمت کرکے شہر کالپی مین داخل ہوے تاراج شہر کا حکم دیا
بہت مال ومتاع لشکر کے ہاتھ آیا دوسرے دن دو شتر سوار
مہاراج ہلکر کے مقام ہرماڑا سے بھیجے ہوے طلب نامہ تاکیدی
لیکر آئے امیر نے وہان سے کوچ کیا قصبہ آٹا کو لوٹکر کونچ پر متوجہ
ہوے جہین صاحب فرنگی کو جو معہ کمپنی کونچ سے نکلکر نانا موٹی صاحب
کی مدد کو باندی جاتے تھے دوپہر تک محاصرے مین رکھا
آخر کار بیحاصل سمجھکر طرح دی اور یلغار کرکے براہ اپلج گروائی
آے چونکہ اس رات مین سترکوس بہرے تھے تیس ہزار
سوارون سے کل تیس سوار ہمرکاب رہے تھے لیکن جسوقت
گروائی مین آئے اور سنا کہ نواب شہامت خان سردار
مہاراج ہلکر سے جو ضلع بورے شاہ آباد علاقہ سیندھیہ کی تحصیل مین
مصروف تھے جان تیلیس فرنگی نے تینون توپین لے
لین امیر نے چاہا کہ اسیوقت پہنچکر توپین چہڑالین مگر

گھوڑون مین طاقت نہ تھی دو پہر ٹھہر کر چار پانچ سو سوار

پھیر کے ہمرکاب لیکر جان تبیس کے تدارک پر قصد کیا مقام شادہور

پر محمد شاہ خان کے کنبو مین پہنچکر دو ہزار سوار کنبو کے ساتھ لیے

اور آگے بڑہے جان تبیس قصد امیر سے آگاہ ہوکر خائف و لرزان

دشت سرسی اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہوے امیر نے

قابو نپاکر اونکے لشکر کی بیرلوٹی اور معاودت کی شادہور سے

کنبو کو لیتے ہوے کڑوائی سے آگئے اس عرصے مین سواران

ہمراہی جو تہک رہے تھے آگئے امیر سب کو ہمرکاب لیکر سرونج

مین آئے جو کہ بوقت یورش زمینداران بھیلسے نے زر معاملہ

دینے سے پہلو تہی کر کے بہ رافقت جان تبیس فیض اللہ خان

بنگش کے گھوڑے اور کچھ اور سامان لے لیا تھا امیر نے

انکی گوشمالی اہم سمجھکر سرونج سے نہضت کی بھیلسے کا

محاصرہ کیا

لیکصاحب کا مالی سین اور لوکین صاحب کو مہاراج
ہلکر کے تعاقب پر متعین کرنا انمین مقاتلہ ہونا
فرنگیون کا منہزم ہوکر لوٹنا مہاراج کا متہرا تک متعاقب جانا

جب مہاراج ہلکر نے جرنیل لیکصاحب کے مقابلے کے لئے
جو دہلی و اگرہ سے بافوج جرار اور آئے تھے اجمیر سے
کوچ اور ہرماڑے پر مقام کیا جرنیل موصوف نے مالی سین
صاحب اور لوکین صاحب کو چہہ پلٹن چار ہزار نو ملازم
ہندوستانی سوار پانسو سوار بہڑیچ چار پلٹن چار ہزار
سوار بابو سیندہیہ سردار علاقہ دولت راؤ سیندہیہ کے
ساتہہ مقدمۃ الجیش کیا یہہ دونو سردار کوچ کرتے ہوے
ہرماڑے سے تین چار کوس پر آگئے مہاراج ہلکر نے اسوقت
بسبب شامل نہونے امیر کے طرح دی گہاٹہ تولائی سے

گذر کر مہاراجہ کوٹہ سے کچھ معاملہ لیا اور براہ کیلواڑہ اجہیڑا کو گور
مالوے گئے پھر مندسور پہنچکر شامل کینو ہوے جرنیل لیک صاحب
لال سوٹہ لوائن علاقہ جے پور تک آئے تھے بخوف عزیمت
امیر جانب بندیلکھنڈ و تباہی کار جنگ آزمودہ پلٹنون او سواران
رجمنٹ گورا وغیرہ ہمراہ لیکر کانپور کو لوٹگئے اون دونون سردارونکو
مع افواج مذکور ایکہزار سوار جے پور کے اور ہمراہ دیکر دس بارہ ہزار سوار
اونتینے ہی پیادون سے مہاراج ہلکر کے تعاقب مین روانہ کیا
دونو سردار کوچ کرتے ہوے کوٹے کے علاقہ مین لائے
وہان سے سواران جے پور اور بابو سیندیہ کے پلٹنونکو
رخصت کر کے سات آٹھ سو سوار مہاراجہ کوٹہ کے ہمراہ لیکر
براہ درہ مکندرہ ایکمنزل آگے درے سے کروت پر مقیم
ہوے رامپورے بہانپورے ہنگلاج گڈہ وغیرہ مواضع
متعلقہ ہلکر مین اپنے تہانے بٹہاتے ہوے آگے بڑھے

ہلکر نے یہ احوال سنکر اپنے کمپو کو کروت کی طرف روانہ
کیا جب کمپو کروت سے ایک منزل پر گیا فرنگیون نے
بابو سیندھیہ سے مشورہ کیا یہ درپردہ مہاراج سے ملا ہوا
تہا بولا کہ مین اس امر مین کچھ صلاح ندونگا مبادا آپکو بپاس
ہتھومی میری طرف سے ہلکر کی رعایت کا ظن ہو ہان اتنا کہتا ہون
کہ حریف اندنون بہت پر زور ہے اس سے اسوقت مین عہدہ برائی
مقصود نہین صاحبان عالیشان نے لکہا نہین ہم تمہارے طرف سے
بدظن نہین جو بات تمہارے نزدیک بہتر ہو کہو آخر بابو سیندھیہ نے
براہ فریب لکہا کہ پلٹنونکو واپس کردو تاکہ درہ مکندرہ سے پرے
ڈیرہ کرین فوج سوارہ کو یہان رکہکر مقابلہ کرو کہ مغلوبیت کے
وقت سوارہی ہلکر پلٹنون سے جا ملین صاحبان انگریز مغلوب
ہراس تہے فریب راستی مین تمیز نکر سکے بابو سیندھیہ کے کہنے
پر کاربند ہوے اوسی دن بابو سیندھیہ مالی سین صاحب

پولین صاحب پلٹنون کے ساتھ لوٹ گئے سوار سرداری
لوکین صاحب وہین رہے اس عرصے مین مہاراج ہلکر بہی جمعیت
سواران جنگ آزمودہ آکر شامل کمپنو ہوگئے اور باتفاق کوچ کرکے
دو تین کوس پر کروت سے پہنچے سواران پنڈارہ نے بحکم مہاراج
جنگ قزاولی شروع کی دونون فوجون کے درمیان گاردہ
باندہ کر کہڑے ہوے تہوڑی دیر مین مہاراج بہی تہوڑے سوارون
سے پنڈارون مین آگئے انکے آتے ہی انگریزی سوار ہٹے مہاراج
بڑہتے آخر مہاراج نے ایک دو حملون مین منہزم کرکے تعاقب کیا
لوکین صاحب اور بہت گورونکو مارلیا افضل خان سردار فوج کوٹہ
اس لڑائی مین کام آئے فیض طلب خان سردار بہیج زخمی ہوے
مہاراج بہت سامان جنگ غنیمت پاکر بفتح و فیروزی درے سے
ورے خیمہ زن ہوے تالی سین صاحب نے لوکین صاحب
کا مارا جانا لشکر کی تباہی سنکر بہت پیچ وتاب کہاے اپنا وہان

رہنا مصلحت نسمجھکر کوٹے سے آئے راجہ ظالم سنگھ سے شہر مین آمن
طلب کیا ظالم سنگھ اگرچہ بظاہر دوستی کا دم مار تا تھا پر شہر مین آنے پر
راضی نہوا بولا آپ بیرون شہر مقیم ہو جئیے وقت پر امداد کو مین
حاضر ہون صاحب موصوف نے قبول کیا ظالم سنگھ دانشمند نے اس
خرخشے کو اپنے ملک سے دور کر دینا بہتر سمجھکر ایک دو دن گھاٹے کا
ضابطہ کرکے مالی سین صاحب کا کوچ کروا دیا صاحب موصوف
عبور چنبل کرکے چنبلا تک پہنچے مہاراج اپنے توپخانہ و کنبو کے
پیچھے رہجانے سے اودہرہی رہے عجب اتفاق ہوا کہ بروقت
عبور توپخانۂ انگریزی دریاے چنبلا سے چالیس پچاس سوار غلامی
خان کے ہمراہی جو وصول زر معاملہ کے لیے مہاراج کی طرف سے
کوٹے مین تھے سیر کو چنبلا پر آئے انگریزی فوج نے جو غلبۂ
ہراس سے خویش و بیگانہ مین تمیز نکر سکتے تھے انکو حریف تعاقب
جانکر اُس سخت خلاسے سے توپونکو نکالنا متعذر سمجھکر توپونکا چھوڑنا

اپنی جان بچانا غنیمت جانا تیس ضرب توپ وہین چہوڑ گئے غلامی
خان کے ہمراہی وہ توپین لے آئے اس عرصے مین مہاراج بہی کہ
درہ ملکندرہ سے نکل آئے تھے کینو کو پیچھے چہوڑکر تہوڑے بہت کارآزمودہ
سوارونکے ساتھہ فوج انگریزی کے تعاقب پر آئے مالی سین صاحب
جو اپنی پلٹنون کا قلعہ باندہے ہوے بہگونت گڈہ تک پہنچے تھے
دریاے بناس سے عبور کرتے ہی مہاراج کو متعاقب دیکہکر گہبراے
پر ناچار ثابت قدمی کرکے گولے مارنے لگے مہاراج توپخانہ ساتھہ
نلاے تھے انہون نے بختے بہوانی شنکر کو دوسرے گہاٹ سے
عبور کا حکم دیا بخشی مذکور دوسرے گہاٹ سے جو قریب تر تہا عبور
کرکے اوس نصف فوج انگریزی پر جو ادہر اوتر چکی تہی زوردہ ہوا
مالی سین صاحب یہہ معاملہ دیکہکر اون توپونکو جنسے مہاراج پر گولے
مارے ہے تھے اودہر ہی چہوڑکر بصد دشواری عبور بناس کرکے
ادہر آگئے اور متفق ہوکر چلے مہاراج نے ان توپونپر بہی

قبضہ کیا اور تعاقب چہوڑا مگر فوج انگریزی قواعد جنگ مین ماہر تھے
قلعہ باندہے ہی جاتے تھے حملے کے وقت مہاراج کو بارڑون سے
روکتے اسیطرح افغان خیران ٹوڑہ دونگر کی اسسے خوشحالگدہ
مین آے وہان پہر بہردم لیکر مہاراج کے محاصرے سے تنگ کر
ایک توپ باقی ماندہ کو بہی چہوڑ گئے ہنڈون پہنچے اسجگہہ مہاراج
نے جرات کر کے حملہ کیا انگریزی پلٹن کی باڑسے دوسو آدمی ہمراہی
مہاراج مارے گیے بہت زخمی ہوے ماکہن سنگہہ کرنیل کام آیا
مہاراج نے بہی بہت تلنگونکو گرایا آخر لڑائی بیسود سمجھکر تعاقب چہوڑا
متہرا مین آگئے فوج انگریزی فتحپور سیکری کی راہ سے قلعہ اگرہ
مین داخل ہوئی یہان سے مہاراج نے غلامی خان کو کہ ہمراہیان
امیر سے توڑکر اپنے ساتہہ لے لیا تہا اور بخطاب نوابی سربلند کیا
تہا دس بارہ ہزار سوار دیکر ضلع کول مین بہیجا خود بباعث بیماری
متہرا مین رہے کینو توپخانہ وغیرہ جو بسرداری ہرناتہہ چیلا سکے پیچہے

رہگئے تھے یہان اگرشامل ہوے اور بحکم مہاراج الور ہوتے ہوے
دلی گئے یہ واقعات ۱۲۲۰ ہجری کے تھے

جرنیل لیکصاحب کا کانپور سے براہ آگرہ متھرا آنا وہان سے بتدارک کپنوے مہاراج جانب دھلی روانہ ہونا مھاراج ہلکر کا متعاقب جانا فرخ آباد دیر یورش کرنا جرنیل لیکصاحب سے شکست پانا کپنوا اور مہاراج کا لوٹکر ڈیک آنا

جب جرنیل لیکصاحب نے کانپور مین سنا کہ ہلکر متھرا پہنچے حسب ارار پلٹنین اور صاعقہ بار توپخانے ہمراہ لیکر آگرہ مین آئے غلامی خان وغیرہ کول مین عزیمت جرنیل سنکر ہراسان متھرا کو لوٹ آئے جرنیل لیکصاحب بھی بڑے لشکر اور بہت سامان سے متھرا کے پاس آگئے مہاراج نے شہر سے دو تین کوس باہر آکر ڈیرا

کیا جو کہ مہاراج کا کینو دلی پر مورچے لگاے شہر کا محاصرہ کئے
جرنیل اوخنی اختر صاحب ناظم دہلی سے لڑ رہا تہا لیکصاحب نے بعزم تدارک
کینو دلی کا قصد کیا مہاراج نے ہرناتہہ چیلے کو فرمان لکہا کہ دلی سے
مورچے اُٹہا کر اور پر آجاؤ بہاؤ بہاسکر نامی اپنے کارپرداز کو جو تدبیر
و کاردانی مین یگانۂ آفاق تہا باستدعاے موافقت و بناہ
دہی راجہ بہرت پور کے پاس بہیجا خود بتعاقب جرنیل لیکصاحب
متوجہ ہوے متہرا سے دلی تک محاصرے مین ایسے ایسے نمایان
کام کیے کہ انگریز متحیر رہے باآنکہ تین مرتبہ مہاراج کا گہوڑا گولے
سے اُڑ گیا خدا نے اس دلاور کو بچایا لڑائیان ہوتی رہین لیک
صاحب نے شبخون کی بہت تدبیر کی موقع نپایا چند روز یون
ہی چپقلش رہی فتح و ظفر کسیکو نہوئی پر اکثر غلبہ مہاراج کو رہا
اسی حال مین دونون لشکر دلی پہنچے یہان سے مہاراج نے ہرناتہہ
چیلے کو جو دلی سے لوٹ کر اور گیا تہا لکہا کہ ڈیگ مین مقیم رہو خود

چالیس پچاس ہزار سوار سے شرقی ممالک انگریزی میں ہنگامہ آرائی
کے عزم پر یلغار کر کے با کیت سردہنہ ہوتے ہوئے سنابلی آئے
وہاں انگریزی دو پلٹنیں پڑی تھیں وہ زمیندار سنابلی سے
قلعہ میں پناہ خواہ ہوئیں سنابلی والا مہاراج سے ملا ہوا تھا
راضی نہوا آخر پلٹنوں نے ایک افتادہ گڑھے میں پناہ لی مہاراج
طرح دیگر دو تین روز میں فرخ آباد تک پہنچے کنارہ گنگ پرکنپ فتحگڑہ
کے قریب خیمہ زن ہوئے صاحبان نظامت فرخ آباد جو کنپ
میں تھے کشتیوں پر سوار ہو کر اُس پار دریا کے چلے گئے
مہاراج ایک مقام کر کے دوسرے دن کانپور کیطرف کوچ کرتے
تھے کہ نواب ناصر جنگ والی فرخ آباد نے جو انگریزوں سے
ملا ہوا تہا سرمست خان نام اپنے چیلے کو بھیجکر دعوت کی مہاراج
نے قبول کیا تمام روز تک رقص و سرود میں مشغول رہے
بادۂ غفلت سے مست ہوئے جرنیل لیکصاحب نے دلی میں

اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک غول پلٹنون اور ہندوستانی
سوارون کا بسرکردگی فریزر صاحب مہاراج کے کنپو کے تدارک
پر متعین کیا دوسرا غول ترک سوارون ہندوستانی رسالون کا
جنگ آزمودہ تین چار پلٹنون کے ساتھ اپنے ہمراہ لیا یلغار سے
مہاراج کے تعاقب مین نہضت کی جب تلنگے سوارون کے ساتھ چل سکے
فی کس پانچ روپیہ پانچ اشرفی دیتے ہوے فرخ آباد سے سات
آٹھ کوس آ پاس آے اگرچہ بعض زمیندارون کے ہرکارون نے خیرخواہی
کی راہ سے مہاراج کو یہ خبر پہنچائی لیکن نواب فرخ آباد نے
مہاراج کو باور ہونے دی جو کہ مہاراج نے بہی اُسی دن چالیس
کوس پر ہونا جرنیل صاحب کا سُنا تہا بانگئے غافل ہے آرام سے
سوگئے پہر ڈاک کے ہرکارے نے خبر دی کہ جرنیل صاحب
پانچ کوس پر آگئے مگر خدمتگار مہاراج نے تغلیط کرکے آقا کو نہ جگایا
نصف شب گذری تہی کہ جرنیل صاحب دو ہزار سوار و تلنگے اور

اسپی توپونکے ساتھہ لشکر کے قریب لگ گئے حسن اتفاق سے
اسوقت باروت کی پیٹی مین آگ لگی اور وہ اُڑی اوسکی غریو سے
مہاراج خواب غفلت سے چونکے اور جلد اسپ خاصہ پر سوار ہو کر وہانسے
نکلے اکثر سواران ہمراہی جو مستعد و مسلح تھے ساتھہ ہو گئے جرنیل
صاحب نے انپر شبخون کیا اسپی توپون کے چھرے مارے ہمراہیان
مہاراج جو ہنوز نہ سنبھلے تھے تاب ثبات نہ لائے چھرے سے بہت
کشتہ و خستہ ہوے مہاراج کی شکست ہوئی مہاراج کا جیالا
ہمراہ تھا تین کمپو اور علی غول اور پچیس ہزار سوار سے ڈیگ کے پاس
جھیل پر پڑا تھا جرنیل فریزر صاحب و بریصاحب تلنگون کی چھہ
پلٹنین اور ہندوستانی سوارون کی ایک جمعیت لیکر دہلی سے
اسکے تدارک کو آے تھے یلغار کر کے ڈیگ سے پانچ کوس کو وہان
پر آگئے رات کو کوچ کر کے آہستہ آہستہ جانب ڈیگ چلے جھیل سے
ورے لشکر مہاراج سے دو کوس کے فاصلے پر ٹھیرے بہ دست

راست پر قلعہ ڈیگ کے ہونے سے اندیشہ کرکے بہیر کو وہان
چھوڑکر جانب چپ سے کپتوون پر حملہ آور ہوئے ہاتہہ پیلے نے فصیل ڈیگ
کے تناو بیچ ترپیون کو چھیڑا یا اور اپنی فوج کو بطرف نشیب جاکر بنگاہ
لشکر انگریزی پر گولے مارے اس باعث سے اون بہیر مین
ایک تہلکہ عظیم پڑا جرنیل فریزر صاحب بہی مگر یورش مین پس
پا ہوکر زخمی ہوئے دانایان فرنگ نے اضطراب و اختلال فوج
دیکھکر بہیر والون کو ہرکارے کی زبانی کہلا بہیجا کہ مژدہ باد جرنیل
لیک صاحب تمہاری کمک پر آگئے لشکر حریف اب شکست پایا ہے
خبردار کوئی بیدل نہو بہیر والے یہ بشارت سنکر قوی دل ہوے
سب نے یکبارہ لشکر مہاراج پر یورش کی اشرف بیگ دارو غہ توپخانہ
کہ جو انگریزون سے ملا ہوا تہا اسنے سپاہ کو منتظم ہونے نہ دیا اور
بالو سیندیہ اور تانتیا سندیہ نے اسوقت لڑنے مین تندہی نکی
فوج مہاراج کی شکست ہوئی انگریزی فوج نے توپخانہ لے لیا

ہرناتھہ منہزم ہوکر مع سواران وکمینو واضراب باقی ماندہ شہر ڈیگ
مین متحصن ہوا ہر روز شہر سے نکلکر جنگ قراولی کرتا اور شہر مین
لوٹ جاتا جرنیل فریزر صاحب اُس زخم کاری سے جان بلب تھے
اپنی فوج کو وہان سے اوٹھا کر پانچ کوس پر جانب متھرا چلے گئے
وہان عرصہ ہلاک ہوے ہرناتھہ چیلے نے مع سواران ہمراہی
ڈیگ سے نکلکر فوج انگریزی کو گھیر لیا اور بہت تنگ کیا قریب
تھا کہ قرار بر فرار کو اختیار کرین پر اسی حال مین جرنیل لیک صاحب
کی چٹھی افسران فوج کے نام انگریزی ڈاک مین آگئی یہ مضمون
کہ ہمنے مہاراج ہلکر کو شکست دی اُنکی جمعیت پریشان ہوگئی فوج
جرنیل فریزر مین شلک مبارک کیا و فتح سر ہوئی اُسے رات چیلے نے
بھی اپنے گرو کی شکست سے آگاہی پائی محاصرہ سے طرح
دیکر آدھی رات گئے ڈیگ مین لوٹ آیا مہاراج بھی جدیدہ فوج
آباد سے کوچ کرتے ڈیگ مین آگئے جرنیل لیک صاحب جو تعاقب

آئے تھے متھرا مین آکر جرنیل فریزر صاحب کی فوج کو سنبھال کر
بڑے سازوسامان سے ڈیگ پر آئے سرسواری شاہ برج پر
یورش کی بڑی توپین لشکر مہاراج کی لے لین مہاراج نے
اپنے کو مع فوج شہرپناہ سے باہر نکالا جرنیل موصوف نے اپنی
کی توپون سے انبر گولے مارے اور بالا قلعے کو گولون سے
گرا کر وہان تھانہ قایم کیا مہاراج دو چار روز جنگ قراولی کرتے
رہے پھر کو بھیر مین آگئے اشرف بیگ کپتان لشکر مہاراج سے
نکلکر فوج انگریزی مین داخل ہوا یہہ واقعہ بھی سنہ ۱۲۲۰ ہجری کا ہی

مہاراج ہلکر کا بھرت پور جانا امیر کو بھیلسے سے کمک
پہ بلانا جرنیل لیک صاحب کا بھرتپور پر مورچے لگانا یورش
کرنا بے نیل مرام پھرنا امیر کا آنا انگریزون کا محاصرہ

بیدل ہونا امیر کا سنبہل مراد آباد سے غارت مین اموال لانا بیلغار لوٹکر بہرت پور مین مہاراج سے آملنا

چونکہ بہاؤ بہاسکر وکیل مہاراج نے بہرت پور جاکر وہانکے راجہ رنجیت سنگہ
کو بافسون وفسانہ مہاراج کا دستدار کرلیا تہا مہاراج ہلکر بہرت پور
مین داخل ہوے اور کینہو وعلی غول جمعیت باو سندیہ وبانبا سیندیہ
چار پانچ پلٹنین چار ہزار سواران سب ہمراہیون کو زیر فصیل شہر
بطرف انار دروازہ جانب مغرب مقیم کیا خود چالیس پچاس ہزار
منتخب سوارون سے کدم کہنڈ لیے متہرا دروازے سے اٹل بند دروازہ
تک درمیان مشرق وشمال خیمہ زن ہوے جرنیل مصوفیج ڈیک
سے معہ ورجیس چار پلٹن اور کئی جمعیتین پیدرہ بیس ہزار
ترک سوار پونچا تہا سے آتشبار رسالہ محمد عمر خان وغیرہ سواران

ہمراہی مہاراج کہ قریب دس ہزار سوار ترک مروت کرکے لشکر مہاراج سے
جدا ہوکر شامل افواج انگریزی ہوگئے تھے ان سبکو ہمراہ لیکر دو کوس
پر بھرت پور سے جانب غرب بطرف انار دروازہ و کومہر دروازہ
آپڑے ہر چند رنجیت سنگہ راجہ بھرت پور نے بلجاجت کے پیام دیے
عذر کیے کہ آپ مالک ہندوستان ہین آپ کو ایک زمیندار سے
لڑنا مناسب نہین طرح دینا شایان سرداری ہے مین معذور
ہون اقتضاے مروت سے امانخواہ کی اعانت مین مجبور ہون
مگر جرنیل لیکصاحب کوئی مانتے تھے امیر اسوقت مین بہیلسے
پر مورچے جماے مترصد فتح تھے کہ مہاراج کا خط باطلاع ماجرات
و کوائف حالات مشعر تاکید طلب پہنچا اگرچہ ابتری حال مہاراج سے
رنج ہوا پر آزردگی خاطر سے جواب صاف لکھدیا کہ مین اسوقت مین
نہین آسکتا سبب آزردگی پہلے کچھہ بیان ہوا کہ مہاراج نے
انتظام مہام امیر غلامی خان پر موقوف سمجھکر محض بعضی نالایقون

کرکے اغوا سے اوسکو اپنے پاس بلا لیا تہا اور امیر کی خرابی
احوال کا خیال کیا تہا انہین ایام مین کہ دو مہینے محاصرے کو گذرے
تہے امیر بیمار ہوگئے مرض کے اشتداد سے خوف کرکے تمام سامان
توشکخانہ ڈیرے فرش وغیرہ خیرات مین دیکر خداوند کریم سے شفی
چاہی حکیم کریم کے فضل سے صحت بہی پائی نصرت بہی پہلے
مفتوح ہوا غنیمت مین سامان بہت ہاتھہ آیا پہلے فیض اللہ خان
کنبکش رسالہ دار ملازم امیر وہان کی ضبطی پر اٹھارہ لاکھہ روپیہ
کے متعہد ہوے تہے چار پانچ لاکھہ سے زائد کی سبیل نکر سکے اور مستعفی
ہوے پہر یوسف خان عامل سرونج نے قدر معلوم کا تعہد کیا امیر
چالیس پچاس لاکھہ کی چہٹیان سپاہ کی اس جاداد پر کرکے
وہان سے کوچ کیا گنج باسودے پر آئے چونکہ اس امتداد محاصرہ
مین سپاہ کی تنخواہ بہت چڑہگئی تہی بہت لوٹ جانیکا خرچ تک بہی
نتہا سپاہ کو تنخواہ وصول کرنے پر وہان چہوڑ چکے تہے اسلیے

مین سو سوارون سے دلپور سے کورجہامر کیطرف جو ساگر و جبلپور
کے درمیان وہان سے چالیس کوس پر تھے کوچ کیا مرض سے
صحت کلی نپائی تھی پالکی مین دو منزل کرکے وہان پہنچے اور
مشہور کیا کہ مین امیر خانکی طرف سے زر معاملہ لینے آیا ہون وہانکے
رئیس نے جمعیت قلیل دیکھکر کچھہ پروا نکی دوسرے روز جب تمام
سپاہ امیر آگئی راجہ نے ملازمت حاصل کی عذر کیے پچاس ہزار
معاملے مین دیے راجہ ساگر نے بھی تین لاکھہ روپیہ معاملے کے
وہین داخل کیے مردنسنگھ راٹھ گڈہ منڈلا وغیرہ اوس ضلع کے
سب رئیسون نے معاملے دیے اب ان سب سردارون نے
متفق اللفظ والمعنے امیر سے کہا کہ ہمین ساتھہ لو درہ ریوان سے
نکلکر میرزاپور بنارس پر تاخت کرو جرنیل لیک صاحب نے کہ
حشمت امیر سے ڈرتے تھے بندیلکھنڈ مین جرائتین دیکھہ
چکے تھے موٹی صاحب ناظم بندیلکھنڈ کو پہلے سے ہیجا ہو کہ لکھ بھیجے

اورنگ آباد مین وا سلیصاحب سے جو اقرار ملک و مال درمیان
آیا تھا تیرہ لاکھ روپیے کا ملک اوس پر مستزاد لوٹ تاخت و تاراج چھوڑنا
دو امیر عالی ہمت نے قبول نکیا جواب دیا کہ ہمارا عزم ہے تمام
ہندوستان پر حکمرانی کرین اتنا سا ملک و مال کیون لین مترجم
کے نزدیک کردار گزار کی یہ گفتار صاف گزاف ہے کہان عالی ہمتی
امیر کہان ہندوستان کی حکومت پر قناعت امیر کو یہ خیال بھی
نہ آتا تھا وہ جوانمرد تو تاخت تاراج مین تماشے دیکھتا جی بہلاتا تھا
مع القصہ اس عرصے مین مہاراج سے کئی نوشتے آئے جنمین بلجاجت
والحاح تقاضاے طلب تھا امیر نے ایسے وقت مین شریک نہونا
مروت سے دور سمجھا دیوری کو رجہا مر سے لوٹکر کور وائی بہور آئے
مین آئے وہان سے محمد شاہ خان کے کنبے اور اپنے متعلقات
کو دس بارہ ہزار سوار پنڈارے قادر بخش رمضان خان وغیرہ
کے ساتھ ہمرکاب لیا گوپنڈت نواب شہامت خان ملازمان

مہاراج کو گوالیار اس ضلع کی تحصیل مین تھے رخصت کیا ملہار گڑہ سوندہن
پچپہار کی راہ سے کوچ کرتے سیپری کولارس مین پہنچے انباجی
انگلیسیہ سردار علاقہ سیندہیہ وہان مقیم تہا بڑے تپاک سے ملا
عرض پرداز ہوا کہ مہاراج دولت راو سیندہیہ و جسونت راو
ہلکر دونو سردار کم سن ہین دشمن و دوست کو نہین پہچانتے
میری شرم تمہارے ہاتہہ ہے امیر نے دلجوئی و تسلی کی باتین
کین پہر فرمایا کہ اگر میرے سوا کسے اور کے واسطے سے سوال
جواب تصفیہ نکروگے ہین تمہارا شریک حال ہون انباجی کا دل
قوی ہوا شکرگزاری کے بعد بولا محمد شاہ خان کے کنبہ کو مع
تکیہ گاہ و خدام محلسرا یہان چہوڑ دیتے ہین بہر طور گزارا کر رہیگا
ضرورت کے وقت اور دو چار ہزار سوار کے ساتہہ حاضر ہونگا
امیر نے اوسکی گفتگو پر راستی کے آثار پاکر قبول کیا محمد شاہ خان
کو مختار الدولہ خطاب دیکر مع متعلقان انباجی کے پاس چہوڑ دیا

خود جریدہ سواروں سے عبور گھاٹ کر گئے کو الیار پہنچے انگریزی
چار پلٹنیں جو وہاں خیمہ زن تھیں ڈر کر کوپنچ کیطرف کوچ
کر گئیں امیر دو چار روز بتحصیل معاملہ وہاں مقیم رہے اس عرصے
میں جرنیل جون صاحب نے جمع کینوسے اتنا گر گڑ دہ علاقہ گجرات
سے ضلع مالوہ میں آگئے تھے انباجی کو لکھا کہ سرکار کمپنی اور مہاراج
دولت راو سیندھیہ کی مصالحت جانتے ہو پھر تم کہ ایک امراے
سیندھیہ سے ہو بدخواہان کمپنی کو کیوں پناہ دیتے ہو ابہر کے
کینو سے جدا ہو جاؤ ورنہ فوج انگریزی کو اپنے سر پر پہنچا جانو جرنیل
لیکصاحب کی بھی ایک چٹھی اسی مضمون کی آئی انباجی نے
ڈر کر مختار الدولہ کو جواب دیدیا مختار الدولہ اس معاملہ سے سخت
پریشان و مشوش ہوے راجہ درجن سال کہیچی نے جو انباجی
کے پاس تھا مختار الدولہ کو آسیمہ سر دیکھکر تسلی دی اپنے
ہمراہ لیکر شاہ دھورہ متعلقہ مالوہ میں آگیا راج رانا ظالم سنگھ

راجہ کوٹہ نے جو مخالف نام نہایت عادل وہوشیار سردار تھا اپنے
امراسے مشورت کرکے چاہا کہ متعلقان امیر کو اپنے علاقہ مین محفوظ
رکھکر امیر کو ممنون کرے اسلیے محمد نور خان نامی افغان کو جرکو جو امراسے
اسکے معتمد علیہ تھے بطلب متعلقان امیر روانہ کیا خان موصوف مختارالدولہ
سے ملے اور کہا کہ ہم اتنی وسعت نہین رکھتے کہ کنبوا اپنے پاس رکھکر
مصارف دین ہان متعلقان امیر کے آرام سے رہنے کے لئے شیر گڈہ
خالی کردیا ہے باطمینان رہین معتمدان امیر نے اس امر کو غنیمت
جانا متعلقان امیر کو شیر گڈہ مین پہنچا دیا مختارالدولہ چندروز
اوس ضلع کی تحصیل مین مصروف رہے ازان بعد دولت راؤ
سیندہیہ کی ملازمت اختیار کرکے ایک اور کمپنو کی درستی مین
مشغول ہوگئے امیر گوالیار سے کوچ کرکے چنبل اترکے دمولپور
آئے یہان محمد خان آفریدی وغیرہ جرنیل لیکصاحب کے
فرستادی ملے جرنیل نے اس مرتبہ واسطے صاحب کے مقرر

عوض صلح پر اٹھارہ لاکھ کا ملک بڑھایا امیر نے قبول نفرمایا جواب
سابق پیش کیا فرستادون نے فرستندے کو پہنچا دیا جب
اس سوال و جواب کا حال راجہ رنجیت سنگہ کو معلوم ہوا اسنے مہاراج
سے کہا کہ اگر امیر انگریزون سے صلح کرلین اور تمہین تنہا چھوڑدین
تو بڑی مشکل ہو مہاراج نے جواب دیا کہ وہ مجھسے مواخات کرچکے
ہین کبھی خلاف برادری نکرینگے تم بہی میری طرح اونکی طرف سے
مطمئن رہو جب امیر کوچ کرتے بھرت پور سے بیس کوس پر آگئے
جرنیل لیک صاحب نے امیر کے بلجانے کے بعد فتح قلعہ کا عقدہ لاینحل
ہوجاتا جانکر بے شکست فصیل یورش کی لیکن راجہ بھرت پور کی تنبہ
و ہوشیاری سے منہزم ہوے بہت گورے اور تلنگے مجروح و معدوم
ہوے مہاراج نے غلامی خان کو لاکھ روپے کے ساتھ امیر کے
استقبال کو بھیجا اور لکھا کہ اسوقت میری تقصیر و تزویر پر کچھ خیال
نکیجیے اپنا وکیل اور جرمانہ لیجیے امیر نے روپیہ سپاہ کو تنخواہ مین دیکر

کوچ کیا فتحپور سیکری مین آگئے مہاراج یہان پر پیر آئے

استقبال ۱۲ یعنے

استعفا پیش لائے تجدید مواخات و مصافات کے بعد دونو نے

بھرت پور کی طرف کوچ کیا اوسدن بھرت پور سے پانچ کوس ورے

ڈیرہ کر دیا دوسرے روز اپنے جیش مقدم کے مخیم پہ پہنچے مہاراج

اپنے فرودگاہ پر گئے امیر یہان رہے دوسرے روز قلعے کے آگے

میدان مین تین سو سوارون سے پرا جمایا علم فیروزی پرچم چمکایا

پھر نقیبون چوبدارونکو یہہ حکم دیکر کہ بقیۃ الجیش جب آئین یہین

ٹھہرائے جائین خود بیندرہ بیس سوار کے ساتھہ مہاراج کی ملاقات

کو اونکی فرودگاہ پر کہ وہان سے دو کوس تہی گئے دونو سردارون نے

خوشی سے ملاقات کی کہانا کہایا اختلاط و اتفاق کی باتین کہین

اسمین فرودگاہ امیر کی جانب سے دور غبار نمایان ہوا دونو متردد

دیکہہ ہی رہے تھے کہ ہرکارے آئے انگریزی بارہ رجمنٹ اور

اور چار پلٹنو کی امیر کے ڈیرے کی طرف آنیکی خبر لائے امیر جلد

سوار ہوے فرودگاہ پر آگئے اوتنی ہی فوج سے حریف پر حملہ
کیا پر فوج انگریزی کی قلعہ بندی قواعد سے گولہ اندازی سے
ناکامیاب لوٹا یا امیر کو غیرت سے غیظ آیا ہمراہیون سے کہا
جلد متلاشی و منتشر ہو جاؤ پس پشت چپ و راس اعدا پر حملہ
کرو جوانمردون نے متفرق حملے کیے اعدا سے لگنے سخت [illegible]
ہوئی انگریزی فوج وہی اسیحال مین مہاراج بہی آگئے امیر خوش
ہوے مہاراج سے کہلا بہیجا کہ تم اعدا پر اونکی پشت پہ پہنچکر زور دو
اپنی طرف متوجہ کرو پہر دیکہو کیا ہوتا ہے لیکن مہاراج نے کوتہ
اندیشی سے سمجہا کہ فتح جنگ امیر ہی کے نام پر ہوگی میری محنت
بے سود ہے یوہیں رکے رہے امیر زیادہ مشغول ہوے اسی حال مین
انگریزی فوج کو معلوم ہوا کہ جرنیل لیک صاحب کی یورش آج
بہی ضائع ہوئی اہل قلعہ نے فصیل سے بان و تفنگ مارکر ہٹایا
یہ بہی گہبرا کر امیر کے مقابلے سے ہٹے بعض سوار و ہمراہیان

امیر متعاقب گیے جب دونو فوجین باہم ملگئین متعاقبین لوٹکر
اسیں آملے اس واقعے سے دو دن بعد راجہ بہرت پور نے
امیر کو بلاکر بتعظیم و اعزاز ملاقات کی گزشتہ واقعات مین ثبات
و شجاعت پر تحسین و آفرین کرکے اس معرکے مین ہمت و جرأت
چاہی امیر نے کہا فتح و نصرت قادر قوی کے قبضہ قدرت مین ہے
اور توفیق شجاعت و ثبات بہی اُسیکی طرف سے ہے مین بقدر اختیار
اس جنگ مین سعی و ہمت کرونگا آپ مطمئن رہین لیکن مجہے اپنی
سپاہ کی تنخواہ دینے کو دس لاکہہ روپیے کی ضرورت ہے
راجہ نے کہا ہم دیتے ہین یہ کہکر روپیے کی سبیل کردی بہدر
و سپاہ فارغ البال ہوگیے کئی دن کے بعد راجہ نے امیر سے
کہا متہرا کیطرف سے انگریزی فوج کی رسد آتی ہے یہان سے
پانچ چار کوس پر ہے جوہر شجاعت دکہاؤ رسد فوج تک
نہ پہنچے نذو امیر جمعیت موجودہ سے سوار ہوے جمشید خان

محمد سعید خان سرور خان وغیرہ دلاور رفقا فرودگاہ سے نیچے رسد
والون پر قضاے مبرم کی مانند جا پڑے تہوڑی دیر مین پلٹنون کو
درہم برہم کرکے توپین اور سامان رسد لیکر لوٹنا چاہتے تہے کہ توپ
کی آواز آئی پوچہنے سے معلوم ہوا ہمراہیان رسد فوج انگریزی سے
کوس بہر پر ایک گانو مین پناہ گزین ہین بابو سینہ ہیہ نے اونکا
محاصرہ کرلیا توپین مارتا ہے امیر نے کہا سینہ ہیہ نے بڑی حماقت
کی انگریزی فوج توپون کی آواز سنکر رسد والون کی مدد کو آجاویگی
واقعہ دگرگون ہو جائیگا یہ گفتگو تمام نہوئی تہی کہ انگریزی فوج
آگئی امیر نے کہا بابو سینہ ہیہ سے کہو اپنی حماقت کا نتیجہ لے
ہمراہیان رسد کمک پاکر بابو سینہ ہیہ پر ٹوٹے بارہین بارہین
فوج سینہ ہیہ منہزم ہوئی اپنی اور امیر کی لی ہوئی توپین چہوڑ
گئے ہمراہیان امیر بہی انکو بہاگتا دیکہکر بہاگے امیر و چار [illegible]
میدان مین رہگئے اور اسیطرح سرگرم جنگ رہے کہ خبر فرودگاہ

یہ حال دیکھکر کہا بیسود جان دینا عقل سے دور ہے تنہا ایک لشکر سے
بر آنا دشوار ہے امیر یہ سنکر لشکر کے پیچھے ہوے چاہا کہ فراریون کو روک
لین روک نسکی ناچار فصیل نشان کی طرف آئے اور اون دو سو سوارونکو
جو نشان لیے کھڑے تھے ساتھ لیکر دوبارہ اعدا پر حملہ آور ہوے
پھر تو یہان تک لڑے کہ اونکو ہٹا کر اونکی فرودگاہ پر پہنچا دیا راجہ
رنجیت سنگہ فصیل پر سے یہہ تماشا دیکھہ رہا تھا اوسنے امیر کو بلایا
کمال تعظیم سے پیش آیا کہا مینے آپکو جتنا سنا تھا اوس سے زائد پایا
لڑائی کے بگڑ جانے کا افسوس نہ کیجئے یہہ باعث ہے تم کچھہ خیال نکرو یقین
ہے پھر کسیوقت اسکا عوض کرلوگے دو چار روز کے بعد پھر مہاراج
اور راجہ نے امیر کو بلایا متھرا سے دوبارہ حریف کی دوسری
بڑی رسد آنیکا حال سنایا اور کہا اس مہم کا انجام فتح و شکست
کا آغاز ہے اگر یہہ رسد انگریزی فوج مین آگئی انکو بڑی مدد ملیگی
ایک عرصے تک ہمے با استقلال و اطمینان لڑنے کی قوت ہوجائیگی

مدینہ فتح و ظفر تمہارے نام ہے امیر نے اس مہم کے سر کرنیکا
ذمہ کیا مقام سے کوچ کرکے بہرتپور سے تین کوس انگریزی لشکر
سے دو کوس متہرا کی راہ مین خیمہ زن ہوے جو کہ انگریزی
لشکر بہت قریب تہا اسلیے امیر ہر وقت مستعد و ہوشیار رہتے
آدہ آدہ کوس پر سوارون کی چوکیان چارون طرف کر دین
انگریزی پلٹنون سے جنگ قراولی کرتے اس اثنا مین ہرکارے
نے خبر دی کہ متہرا سے جو رسد آنے والی تہی چار پلٹنون
اور چار ہزار سوار کے ساتہ آتی ہے امیر نے یہہ سنکر ہمراہیونکو
حکم دیا کہ متہرا کی طرف بڑہو خود مہاراج کے پاس آئے مہاراج
سے کہا مقتضاے عقل یہہ ہے کہ جرنیل لیکصاحب طرف رسد
میرا قصد سنینگے سخت لشکر سے کمک کو پہونچینگے مقامون پر کچہہ لشکر
براے نام رہجائیگا اسوقت تم یہان رہے ہو ڈسلنے سمجہلو ہمت
و شجاعت مین صرفہ نکرو اور اگر اسکام کو دشوار جانو یہان

مجھے رہنے دو تم رسد پر جاؤ مہاراج نے کہا نہین رسد پر تم ہی
جاؤ مین یہان ہون جو کچھ مجھسے ہوسکیگا مین کرونگا القصہ
امیر بے تاخیر ادہر روانہ ہوے اپنے سوارون سے ملکر تہوڑی
دیر مین رسدوالون پر پہنچے اسکے پہنچتے ہی پلٹنون نے
قلعہ باندہا قواعد سے آمادہ جنگ ہوے جنگ قراولی شروع
ہوئی کچھ دیر نہوئی تہی کہ جرنیل لیکصاحب چار پلٹنین بارہ جہنڈا
دو ہزار سوار ہندوستانی اسپی توپخانہ لیکر رسدوالون کی کمک
پر آگئے امیران سب لڑنے کی فکر مین تہے کہ مہاراج بہی ایک
طرف سے آگیے اسنے اونکی تحقیق کرکے تاسف سے کہا
اگر میری صلاح و تدبر کے مطابق کیا جاتا مدعا حاصل تہا مہاراج
کچھ عذر کرکے چپ ہوگیے اسکے وہان سے قریب ایک جگہہ
خیمہ کیا اسلیے کہ دن آخر ہوچکا تہا صبح کو اپنی فوج کے تین
غول کرکے خود مع سواران خاص و پنڈارہ و دکہنیان

میمنہ مین کھڑے ہوے میسرہ مین مہاراج کو کھڑا کیا جمنا بہاو
کو جو مہاراج کے سردارون سے تہا مع بعض سواران و دو کھنیان
مقدمۃ الجیش پر کہاتا تا شام مجادلہ رہا انتہاے جنگ مین بہاو مذکور
گولون کے سامہنے نہ ٹہر سکا لوٹا مہاراج ہلکر بہی قابو نپاکر پہرے
امیر بجنگ قزاولی لڑتے رہے حریف کو سبقت سے مانع ہوے
جب شب ہوگئی دونون لشکر قریب مقابل ہم ٹہرے امیر نے
مع مہاراج رات بہر حریف کا محاصرہ کیا سحر جرنیل نے پلٹنون کا
قلعہ باندہ کر رسد کو درمیان لیا اور کوچ کیا امیر نے چاہا کہ جلوریز
حریف پر حملہ کرین لیکن مہاراج نے بمبالغہ منع کیا کہا حریف
اسوقت نہایت مستعد و ہوشیار ہے یورش کچہہ کام دیگی
میری فوج کو جو حریف نے جنگ فرخ آباد مین شکست دی
ہے اور اسلیے میرا رعب انگریزون کو نہین رہا مبادا اسطرح
اسوقت ناگاہ شکست ہو اور تمہاری حیات بہی جاتی رہے

بندیل کھنڈ مین فتحین پاکر تم نے جو شوکت پائی ہے وہ ضائع ہو مگر
ابھی بہت کام کرنا ہے امیر نے طرح دی مقام پر آئے دو تین
دن کے بعد راجۂ بھرت پور نے امیر و مہاراج کو بلا کر مشورت کی
کہا کہ دونو سرداروں کا ایک جگہہ رہنا مناسب نہین صلاح دید
وقت یہ ہے کہ ایک یہان مقابل رہے دوسرا ملک حریف مین
تاخت و تاراج کرے ہلکر نے بعد واماندگی اپنے لشکر کو بچایا
کہا ہم مین اب طاقت نہین امیر کا دل بڑہا کر انہین اس مہم پر
نصب کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا ہے

امیر کا جانب وطن بالو فہ یعنی سنبھل جانا جرنیل اسکاٹ صاحب سے مقابلہ ہونا طرح دینا اکثر اہل لشکر کا تاراج مین غنائم بیکران پا کر جدا ہو جانا امیر کا بھرت پور کو واپس آنا

اہیر کو جب راجہ بہرت پور و مہاراج کی صوابدید دریافت ہوئی
جریدہ سواروں سے بعزیمت کٹھیر کوچ کیا مہابن گھاٹ سے معاملہ
لیتے گذرے گوکل پر آئے اوسے لوٹا بہر براہ جوار کموتہ پر گئے
چار پلٹنیں انگریزی وہان کے قلعے کو گھیرے دوندی خان
وہان کے زمیندار کو محصور کیے پڑی تہیں آمد امیر باستدعاے
دوندے خان اپنے تدارک کو سمجھکر ہولناک قلعہ علیگڑہ
کو لوٹ گئین اہیر کموتے سے کوچ کرکے براہ بسنے نگر و سرسی پور
و جلال پور مکانات واقعہ ساحل گنگ بوٹ گہاٹ پر پہنچے ورے
ڈیرہ کیا اوسدن تلاش راہ پایاب مین نشتر کوس پہرے
مقصد نپایا ناچار وہان سے چلکر براہ پہچہٹ گڑہ پایاب
تلاش کرنے قمر الدین نگر پر آئے اوسدن بہی تیس کوس پہرے
بہر کشتی سے ساحل مراد تک نہ پہنچے مایوس ہوکر لوٹے اور
ارادہ کیا کہ سرفراز نگر دہر دوارا گہاٹ سے جو بہت دور تہا

عبور دریا کرین اسمین ایک خضر صفت بوڑہے نے وہین پایاب
کا پتا دیا پیر مرد نشان بتا کر غائب ہوگیا امیر نے عبور کا ارادہ کیا
اگرچہ پایاب کے آثار نیارے تھے مگر باعتصام حبل المتین توکل دریا مین
گھوڑے ڈالدیے بلند اقبالی سے دریا پایاب ہوگیا گھوڑون کے تنگ
تک ترہوے لشکر کی بکریان تک نکل گئین پرے جا کر موضع دہتورہ
پر خیمہ کیا دوسرے دن امروہہ مخیم لشکر ہوا وہان سے آگے کوچ
کر کے چار گھڑی دن چڑہے مرادآباد پہنچکر انگریزی فوج سے
جو وہان تھی مقابلہ و مجادلہ کیا فوج انگریزی بشتر ہاری گئی بقیہ
السیف بھاگ گئے امیر نے تمام اسیران جیلخانہ چھوڑ دیے سکو
خرچ دے دیکر رخصت کیا اور باین لحاظ کہ تاخت و تاراج سے اس ملک کے
باشندے گھبرا جائینگے کچھہ کاربراری نہوگی مرادآباد کو نہ لوٹا
رامگنگا اوتر کر رامپور کیطرف کسی گانو پر خیمہ کیا وہان کسی خیرخواہ
مخبر نے خبر دی کہ یہان رتن چند دیوان لکھنؤ کا خزانہ سے

آپ لیے امیر نے احمد خان ہمشیرہ زادہ و فیض اللہ خان بنگش
و عبد اللہ خان قدیمی کو دفینہ نکالنے کو بہیجا ان سردارون نے
محل شاہزادہ مجبر کو کہدوایا پہلے اقمشہ نفیسہ کمخاب دوشالے کی اقسام
سے نکلے پہر روپیے ملے احمد خان نے کہ ایک عالی ہمت سردار تہا
نقد و جنس ہمراہیون کو خواہش سے زائد دیے بقیۃ البدل پچیس
ہزار روپیے امیر کے پاس لے آئے ہر چند مخبر نے کہا کہ روپیون کے
نیچے اشرفیان ہین مگر فیض اللہ خان بنگش وغیرہ نے شام ہو جانے
سے کچہ خیال نکیا کہا نہین اب یہان کچہ نہین دوسرے دن امیر
نے گڑہ انگریزان پر جسمین کئی کمپنیان تلنگون کی تہین یورش
کی عمق خندق سے یورش نے کچہ فائدہ نپایا تب مورچے جمائے
آدہی رات گئے امیر کے ہرکارے جنرل اسکاٹ صاحب کے ہرکارونکو
جو چٹہیان لیجاتے تہے پکڑ لائے اون چٹہیون سے دریافت
ہوا کہ جنرل موصوف با افواج جرار اسی دن دوپہر تک

آنے والا ہے امیر نے وہان رہنا مناسب نجانا کوچ کرکے بڑہ ٹانڈا
کاشی پور پہنچے ڈیرہ کیا صبحکو جنیل اسکاٹ صاحب منکلف صاحب
سکندر صاحب مالی صاحب با چند پلٹن و سواران ہندوستانی
مرادآباد آئے امیر کو نپایا امیر وہان سے کوچ کرکے مکانات زیر کوہستان
متعلقہ کمایون مین ہوتے ہوئے باج پور آئے اوس بستی کو لوٹا
اور ایک ہفتہ وہان قیام کیا پنڈارے ہمراہی امیر پیلی بہیت کیطرف
گئے اس ضلع کی تاراج مین مصروف ہوئے اسکاٹ صاحب مرادآباد
سے کوچ کرکے رامپور آئے نواب نصر اللہ خان رئیس رامپور سے
حال لشکر امیر دریافت کیا کہ باج پور تک پہنچا امیر کاشی پور شیرکوٹ
کو غارت کرتے دہام پور نگینے پر آئے اسدن کوچ شب سے اہل
لشکر متفرق ہوگئے تھے امیر تین چار ہزار سوارون سے نجیب آباد
مین آئے وہان سے بہت سامان کرانہ وغیرہ لوٹ کر
کیرت پور پہنچے وہان اہل لشکر مجتمع ہوگئے امیر نے وہانکے

مسلمانون کو جو کوٹ مین محصور تھے اہل فوج سے امان دلوائی
مرادآباد کی راہ لی اسی حال مین جرنیل لیک صاحب با فوج جرار آ ہی
پہنچے اور جنگ قزاولی شروع ہو گئی امیر نے یون ہی شب
تک دشمن کو عاجز کیا آدہی رات گئے مقابلہ غیر مفید سمجھکر طرح
دی لوٹکر براہ شیر کوٹ افضل گڈہ پر آئے اہل فوج کے جمع ہو جانے
کو کہ کوچ شب سے متفرق ہو گئے تہے وہان ایک مقام کیا
ہنوز پس ماندے جمع نہوے تھے خاص سوارون اور پنڈارون
مین خانہ جنگی ہو گئی تہی پنڈارے لشکر سے دو کوس علیحدہ
ٹہرے ہوے تھے اسی حال مین جرنیل اسکاٹ صاحب
کئی پلٹنین اسپی توپخانے لیکر آ پہنچے امیر اتنی ہی جمعیت سے
قصد مقابلہ کیا میمنہ کو سرداران جان نثار جمشید خان
محمد سعید خان رحمت خان سے سجایا میسرہ مین باقی محمد خان
شہامت خان کو افریدیون کی ساتھ سجایا خود بدولت و اقبال

تین سوا کے سوارون سے مقدمۃ الجیش ہوئے میمنہ سے سرداران
دلاور جمشید خان محمد سعید خان نے حریف پر حملہ کیا بعض لشکر حریف
نے میسرہ پر زور دیا آفریدے نہ ٹھہر سکے ہٹے امیر اکون کو وہین
ٹھہر گئے آفریدیون کے روکنے کو لوٹے امیر ہنوز آفریدیون تک
نہ پہنچے تھے اکون کو غایت تہور سے تاب تاخیر نہ رہی جمشید خان
محمد سعید خان دلاورون کو حملہ آور دیکھکر انہون نے بھی حملہ
کیا توپ کے چھرے کی ایک باڑ ایسی پڑی کہ سب کام آئے حملہ
آور سرداران دلاور نے تلوارونکو خون اعدا سے خوب سیراب
کیا آخر دو تین آدمیون سے کشود کار دشوار جانکر یہ بھی یکسو
ہو گئے پنڈارے جو پشت فوج حریف پر تھے قابو پاکر غنیمت
غنیمان لشکر انگریز پر راضی ہوکر رزمگاہ سے ہٹ گئے امیر لوٹکر
اُس مقام پر آئے جہان اکون کو ٹھہرا گئے تھے اس جگہہ کشتون
کے پشتے دیکھکر سمجھے کہ میری فہمایش نے اکون کو نزدیکا

قضا نے جو چاہا کیا ترجیع کر کے فیل نشان کیطرف جو قریب
ایک جھاڑی مین تنہا چلے وہان سے مع فیل نشان اون
چالیس پچاس سوارون سے جو وہان کھڑے تھے میدان
مین آئے حریف فیل نشان اور انبوہ سواران دیکھکر بیش قدمی سے
رکے امیر نے چار گھڑی وہان توقف کر کے ریٹھر کیطرف کوچ کیا
وہان سے است پور پہنچکر اوس مکان کو تاراج کیا آدھی رات
گئے وہان سے کوچ کر کے ٹھاکر دوارے کانٹی پور ٹانڈے ہوتے
ہوئے پھر مرادآباد آئے اور شب باش ہوئے اوسدن کوہستان
مین پھرنے سے ستر کوس کی منزل ہوئی دوسرے دن
فیروزپور پرگنہ سنبھل سے تین کوس ہے فوج کے ڈیرے کردئے
چار گھڑی دن رہے ترینہ سرا سے سنبھل وطن قدیم مین تین
سو سوار دن سے داخل ہوئے رئیسون اور بزرگون سے
ملے ہر ایک کو لائق شان خلعت و انعام دیئے خود شکو وہان

رہنے فوج کو حکم دیا کہ نصف شب سے چندوسی کی جانب
کوچ کرین خود نماز صبح کے بعد سوار ہو کر چندوسی مین فوج سے
ملے زد معاملہ کے ایصال مین دو تین مقام کئے وہان سے
بریلی کے مفتی کو جلسے معرفت سابقہ تھی لکھا کہ منتظر رہو ہم بریلی آتے
ہین جرنیل اسکاٹ صاحب اس حال سے مطلع ہوے مراد آباد سے
کوچ کر کے بریلی اور چندوسی کے درمیان آگئے اسی حال مین
جاسوس نے خبر دی کہ سکندر صاحب دو ہزار سوارون سے
سنبھل مین آئے ہین امیر فسخ عزم بریلی کر کے علی پور پر چو سنبھل
سے تین کوس ہے آگئے سکندر صاحب نے گھبرا کر کاروان سرا ے
اور تھی خان کے باغ مین جسکی محیط دیوار ہے پناہ لی امیر نے چاہا
کہ سکندر صاحب پر یورش کرین اور اقبال سکندری کو حشمت دار اکر دین
مگر صاحب مذکور کے بدمضمون پیام دینے سے کہ میرے مارنے
سے آپکی فتح ہنوگی آپکے بھائی پٹھان جو میرے ساتھ ہین مارے

جا ئینگے اور مولوی علاؤ الدین صاحب کے منع کرنے سے بھی کہ ایکے
قدیم آشنا تھے یورش سے باز رہے وہان سے کوچ کرکے امروہے سے
دو کوس پر ڈیرہ کیا بندا رے ہمراہی امیر جو تاخت و تاراج
کی ممانعت سے آزردہ ہو کر بطرف دوآبہ چلے گئے تھے مالی سین
صاحب کے تعاقب سے عاجز ہو کر اس مقام مین آملے مالی سین بھی
دو ہزار سوارون سے متعاقب آئے امیر آمادہ جنگ ہوئے
صاحب مذکور نا بمقاومت نیا کر براہیم پور کے احاطے مین محصور ہوا
امیر بہیر اور سوارون کو ایکطرف کرکے بالنسو پیادون سے
آمادہ یورش ہوئے اس حال مین کچھ پنڈارے سنبھل کی طرف سے
آئے انسے ایک اور فرنگی کے آجانے کا حال اہل لشکر نے
سنا سراسیمہ آمادہ گریز ہوئے امیر نے بھی ناچار وہان سے
کوچ کیا چاند پور پہنچکر مقیم ہوئے صبح کو کہ روز عید تھا وہان
عید کی نماز پڑھی اسمتھ صاحب جو بتعاقب امیر مامور ہوا تھا

امروہے مین آیا دو چار سو آدمی نگاہ لشکر امیر کے وہان جا گھستے
تھے عرصہ غارت ہوے مالی مین بھی اگرچہ اوس سمت ہوا امیر نے
تباہی مردم نگاہ لشکر غضبناک ہوکر فرمایا کہ اب ہمین انکا تدارک ضروری ہے
اہل فوج سے کہا تم مقابل مقاتل رہو ما بدولت دو چار کوس گشت کرکے
اعدا کی پشت پر گرتے ہین اہل فوج نے بجا آوری فرمان پر عہد و پیمان
کیے رات ہی کو کوچ ہوا امیر پالکی مین سوتے امروہے سے
تین کوس پر پہنچے تھے وہان آنکھ کھلی دیکھا کہ اہل فوج سے
باقی محمد خان شہامت خان وغیرہ سو سوار ہی رہگیے امیر سمجھے
کہ انگریزون کے خوف سے چلدیے یا تاخت تاراج مین بہت
نقد و جنس پاکر گھرون مین جا بیٹھے اسی فکر مین تھے کہ فوج
انگریزی امروہے سے نکلکر مقابل آئی اگرچہ فوج انگریزی
امیر کی صولت سے ڈرے ہوے تھے اور لشکر امیر کا متفرق
ہوا جاتے تھے پر امیر نے جمعیت قلیلہ سے افواج کثیرہ

کا مقابلہ مناسب نہ جانا طرح دی انسی ات گھاٹ گنگا اترکر
گدھ پہنچکر ڈیرا کیا اُسدن بہی ستر کوس کی منزل ہوئی وہانسے
کوچ کرکے براہ ناپور غارت کنان کوتہ پراے مقام کیا دوندے خان
زمیندار ضلع شرف ناب ملاقات ہوے یہان ہمراہیون کی حاضری
لی ہزار سوار تھے انسے نے چاہا کہ انگریزون سے جنگ عربی کرتے
ہین رفیقون سے مشورہ کیا فیض اللہ خان بنگش کے ابنا سے
عمرخان آفریدی جمشید خان منور خان عبد اللہ خان قدیمی
سب سرداروں نے کہا کہ ہم چند رفیق آپکے ہمراہ ہین اگر
ہمین ہلاک کرنا ہے منظور ہے کیجئے اور کوئی مفاد اسمین
جنگ مین نہین ورنہ بہرت پور کی راہ لیجئے امیر نے کہا فتح و
شکست قلت و کثرت پر موقوف نہین اور نا کہ اس قلیل
جماعت سے کیا ہوگا یہ مین جنگ عربی مین ماہر ہون اتنے
ہی آدمیون سے اعدا کا قافیہ تنگ کردونگا تمام ملک مین کہین

آرام نہ دونگا تمہاری خوشی نہین تھی لیکن مین بھرت پور جا کر
کیا لونگا کہ تمہین تنخواہ کہان سے دونگا تقاضے کروگے خرچ
مانگو گے فیض اللہ خان نے کہا جبتک بھرت پور رہیگا کوئی آپ سے
تنخواہ یا خرچ نہ مانگیگا مین اقرارنامہ لکھکر سب سے مہرین کروا دیتا ہون
امیر راضی ہوئے اقرارنامہ لکھوالیا کوچ کیا جو آئے وہان سے
مہابن کے قریب کوس بھر پر یہان ہرکارے نے خبر دی کہ
آپکے آنیکا حال سنکر انگریزون نے دو رجمنٹ واسطے ضابطے
یا بابا کے بھیجے ہین امیر مسافت دراز طے کر چکے تھے گھبرا گئے
اور بابا کی تلاش مین گئو گھاٹ کیطرف جمنا کے کنارے
کنارے چلے اسدن بھی ساٹھہ کوس کی منزل ہوئی معبر
مذکور سے ایک کوس پر پہنچے تھے کہ غبار لشکر دور سے معلوم ہوا
ہرکارے نے امیر کے کان مین کہا کہ انگریزی رسد اکبرآباد سے
بھرت پور جاتی ہے چار پلٹن دو ہزار سوار ہمراہ ہین امیر نے

حکمت عملی سے یہ امر مخفی رکھا ہمراہیون سے کہا جاتے ہو یہ عیار کمینے ہے سب نے کہا ہم تھین جلتے امیر نے کہا متہرکے باشندے خوف غارت سے بہاگے جاتے ہین بہت نقد و جنس انکے پاس ہے گھر ہمت کرو اور انکو لوٹ لو اموال کثیرہ پاؤ سب نے بخوشی قبول کیا تھوڑی دور گیے تھے کہ جمعیت راجہ ہاترس سے جو اسطرف دریا کے پایاب کے ضابطے پر تقسیم تھی ایک پلٹن پانسو سوار سے مقابلہ ہوا انھون نے لشکر کو ٹ لشکر امیر پہچانکر فرار قرار پر اختیار کیا سوار بہاگے پیادے اور جو لوگ کہانا پکانے یا اور کام مین مشغول تھے کشتہ و خستہ رہگئے امیر بعجلت تمام دریا اوترے پرے پہنچے ہی دیکھا کہ فوج انگریزی مستعد اور مسلح ہمراہ رسد ہے ہمراہیان سے گھبرائے امیر نے تسلی دی سمجھایا کہ اب بہاگنے مین بہی جانبر ہونا محال ہے مین انسے جنگ قراولی کرتا ہون تم نشیب مین ہوکر فتحپور چلے جاو آخر یون ہی ہوا امیر بہی طرح دیکر فتحپور مین لشکر سے

آملے وہان دو چار مقام کیے مہاراج نے امیر کا فتحپور مین آجانا
سنا ملاقات کو آے ایک رات وہان رہکر مع امیر بہرت پور
آگیے اس عرصے مین مہاراج اور جرنیل لیکصاحب سے کئی بار جنگ
قراولی ہوئی تہی اسی حالمین جرنیل جونصاحب معہ کینوُے
انہا گرگڑہ مالوے سے لیکصاحب کی کمک کو آے شہر پناہ جام
دیکہکر لیکصاحب سے کہا تمنے اتنا زمانہ اس خفیف مہم پر ضایع کیا
آخر سبکی راے جرنیلی یورش پر متفق ہوئی اور یہہ قرار پایا
کہ کینوسے جرنیل لیکصاحب جانب مغرب آنار دروازے ڈیرا
کرین اور اُسی طرف سے یورش کرین جب اہل قلعہ اُدہر متوجہ
ہون جرنیل جونصاحب خفیہ جہاڑی سے گزرکر جانب مشرق
کدم کہنڈی کی طرف سے حملہ آور ہون قلعہ فتح کرلین رنجیت سنگہ
راجہ بہرت پور اس قرارداد سے آگاہ ہوے ہر جانب کا بندو
بست کرلیا جسوقت افواج انگریزی نے حسب قرارداد مذکورہ

حملے کیے بالا قلعے سے زنجیری گولے پڑنے لگے کیونکہ
مہاراج کے توپخانے والون نے جو زیر شہر پناہ تھے چہرا مارا
ایک بڑا ٹکڑا انگریزی فوج کا ضائع ہوا جرنیل لیک صاحب کے
ہمراہی خندق سے گزر گئے تھے کچھ فصیل کے نیچے کچھ خندق مین
کسیقدر خندق سے ورے گرے کسی قدر جو نیچے بہاگے
جون صاحب کے ساتھی خندق تک بھی نہ پہنچے تھے اکثر ان مین سے
یہین کہیت رہے بعضے اُسی جہاڑی کی راہ سے فراری ہوئے
مہاراج اسوقت بجمعیت جریدہ متصل پہول باڑی قریب کہ گوشہ
راجہ بہرت پور کے پاس تھے افواج انگریزی گرد شہر پناہ کے
متعاقب آئے بہت سپاہیون کو گرفتہ چند دل آویز
گئے اسی حالمین مہاراج کے گنبد والون نے انگریزی توپخانے
پر یورش کر کے کئی توپین انگریزی لے لین مگر بمغرور ہو کر
غافل ہو گئے کار و بار خورش مین مصروف ہوئے انگریزی

تو بچانے والے موقع پاکر آگرے اپنی توپین اور کئی توپین

کنیوسے مہاراج کی لیگئے کئی دن کے بعد انگریزونکو معلوم ہوا

کہ ہلکر اور راجہ بھرت پور نے دولت راو سیندھیہ سے

موافقت کرلی ہے گھبرائے اور مشورت کو جمع ہوئے آخر یہ

قرار پایا کہ راجہ بھرت پور سے صلح کر لینا اور اسکے تدارک کو

اپنے ملک کی طرف لوٹنا بہتر ہے راجہ بھرت پور نے بھی اس

خیال سے کہ مہاراج و ہلکر کے مصارف دینے مین بہت زیر باری

ہوئی سیندھیہ کے بلانے مین زیادہ تر تنگ حالی ہوگی کچھ

جرمانہ انگریزونکو دیکر قلعہ ڈیگ چھڑا لیا اور صلح کر لی مہاراج

و امیر کی اجازت نہ کرنے پر عہدنامہ لکھدیا جرنیل لیکصاحب

معہ افواج بھرت پور سے تین کوس پر تھر اکیطرف جا پڑے

اب امیر کتھیر سے لوٹے اور اس ماجرے سے آگاہ ہوے

جرنیل لیکصاحب نے قابو پا کر لشکر مہاراج پر شبخون کیا

مگر امیر موقع پر پہنچگیے حریف کو ناکام لوٹا دیا راجہ بھرت پور نے
یہ راز مہاراج پر ظاہر نکیا تھا دونون نے ایک روز صلاح کر کے
امیر کو دولت راؤ کے لے آنے پر متعین کیا سبلگڈھ پہنچا ہوگی
اسکے بعد سرجی راو گھاٹیہ سیندھیہ کا سسر قریب پہونچ
آیا رنجیت سنگھ نے راز کا مخفی رہنا محال سمجھکر مہاراج ہولکر سے
برملا کہدیا کہ مین صاحبان انگریز سے صلح کر چکا ہون اب تمہارا
یہان رہنا بیفائدہ ہے مین تمہارے مصارف نہین دیسکتا
مہاراج یہ سنکر بدحواس ہو گئے آخر سنبہل کر وہان سے
نکلنے اور سبلگڈھ پہنچنے کے فکر مین مشغول ہوے جنرل
لیک صاحب نے مطلع ہو کر اپنی فوج کو سد راہ کیا اتفاقاً فوج
جنرل اور سرجی راؤ گھاٹیہ کے ہمراہی پنڈارون مین مجادلہ
ہوا پنڈارے منہزم ہوے ظفر یافتہ تعاقب مین راہ سے
ایک منزل ہٹ گئے مہاراج کو موقع ملا بجمعیت جریدہ نکلے

سیل گڈہ تہپچے مہاراج کے ہمراہی بہی بعد کو آقا سے جا ملے
مگر بخشی بہوانی سنگھہ مرتضی خان بنگش بہادر خان وغیرہ
سرداران ہولکر رفاقت چہوڑ کر جرنیل لیکصاحب کے ساتہہ ہوے
امیر سیلگڈہ مین سیندہیہ سے مل چکے تہے مہاراج سے ملے یہ واقعہ بہی سنہ ۲۱ کا ہے
مہاراج و امیر کا باہم کنگاش کر کے انباجی انگلیہ کو
تنگ کرنا مصارف کے لیے روپیہ لینا انگلیہ کے ایما سے
دولت راو کا انگریزونسے ملجانا امیر و مہاراج کی ہوا خواہی چہوٹنا
ایکدن امیر و مہاراج نے سیل گڈہ مین مشورت کی چاہا کہ کوئی
سبیل حصول زر کی نکالین سپاہ کو مطمئن کر کے انگریزون سے
پہر مقابلہ کرین آخر یہ ٹہری کہ سیندہیہ سے کہین شاید وہ کوئی
تدبیر معقول کردین غرض اوسنے کہا یہ بہی ظاہر کیا کہ ہمارے
اس ن ملیش بہا جواہر بہت ہین لیکن اندنون یہان

خریدار نہیں سیٹھ نے کہا اگر جواہر کسی کام آئیں آپ
جتنے چاہیں میرے ہاں سے لیجائیں امیر نے کہا ان باتوں سے
کام نہیں نکلتا کوئی چلتا ہوا ڈھب بتاے ہمیں پریشانی سے
بچاے جواب دیا کہ ابا جی انگلیہ کے پاس لاکھوں روپیے
ہیں اگرچہ ہمارا نوکر ہے مگر ہمیں نہ دیگا تم اپنے طور پر اوس سے
جو چاہو لو خود بھی صرف کرو ہمیں بھی دو مہاراج نے کہا
اوس سے امیر ہی لینگے سیٹھ نے اجازت دی امیر اوٹھے
انگلیہ کے پاس تا پہنچے اوس سے کہا تم سیٹھ کے ملازم ہو
سردار ہو ہم بھی سیٹھ کے خیر خواہ ہیں اوبے زری سے
تنگ ہیں امداد ضرور ہے اس حال میں روپیہ نہ دینا مروت سے
دور ہے انگلیہ نے صاف انکار کیا امیر نے بہت سمجھایا مفید
نہوا ناچار یہ کہا کہ جواہر گرو لیکر روپیہ دلوا دو نہ مانا امیر لوٹ
آئے مہاراج کو ماجرا سنایا مہاراج نے بالا راؤ انگلیہ کے

بہائی کو بلا کر سمجھایا کہا اپنے بہائی کو سمجھاؤ کچھہ روپیہ دیکے
امیر لاکہہ روپیہ مانگتے ہین بڑی بات نہین اسکے کہنے سے ہی
انگلیہ نے ایمان گنوایا تب تو امیر نے مہاراج سے کہا اگر اجازت
ہو تو کچھہ زور دیکر روپیہ لون مہاراج راضی ہوگئے امیر تا پہنچے وہی
سوال و جواب ہوے امیر نے انگلیہ کا ہاتھہ پکڑ کر اٹھا لیا
باتین کرتے اپنے خیمے تک لائے اور کہا اگر تمہارے پاس روپیہ
نہین تو چند روز میرے خیمے مین رہو انگلیہ کے ہوش اڑے
پر امیر نے نہ چہوڑا کئی دن اپنے ہان نظر بند رکہا انگلیہ نے ڈر کر
مہاراج کو پیام دیا کہ تم مجھے اپنے پاس بلالو جو کہوگے مین دونگا
مہاراج نے بلایا پچہتر لاکہہ روپے سپنیہ کے لیے پانچ لاکہہ
اپنے نذرانے کے ٹہرے انگلیہ نے دس بارہ لاکہہ کی سبیل و اہتما
کردی باقی کے ادا کرنے مین عذر کیا مہاراج نے ڈرایا کہا یہہ
امیر کے حوالے کرتا ہون انگلیہ نے گہبرا کر کہا باقی کی سبیل

کوٹے جاکر کرونگا مہاراج سے نے یہہ صلاح سنیدہیہ امیر و باپو سیندہیہ
کو کچھہ سواروں اور دو پلٹنوں سے انگلیہ کے ساتھہ کیا انگلیہ نے
کوٹے آکر اپنا دفینہ نکالا نصف زر مقررہ ادا کیا اندنون پنڈارے
کوٹے مین فساد کر رہے تھے راج رانا ظالم سنگہہ نے امیر کو امداد خرچ کے
بعد اس مہم پر مامور کیا امیر جلد تدارک کرکے لوٹ آئے مہاراج و سیندہیہ
درپے آمد زر معاملہ انگلیہ کا دشوار ہوے انگریزون سے لڑنے پر
معاہدہ کرکے وہان سے کوچ کیا عبور گھاٹہہ کرکے مانڈل گڑہ علاقہ میواڑ
مین آئے انگلیہ نے مکاری سے سیندہیہ کو پیام دیا کہ مین تمہارا
نوکر ہون اگرچہ تم نے خلاف شان سرداری غیرون سے
سبہی خواری کروائی لیکن مجھے رنج نہین ہین بدل خیرخواہ ہون
اب ان سے کمر فوج کا ساتھہ نہ چاہیے انگریزون سے صلح کر لیجئے مناسب
وقت بہی ہے سیندہیہ کو یہہ رائے پسند آئی مہاراج کو لکہا
انگلیہ کو چہوڑ دو مہاراج اندنون ضلع شاہپورہ مین تھے

اونهون نے جواب لکها که هم جبتک اپنے حصے کا روپیه نه لینگے
ایسے هرگز نچهوڑینگے سیندهیه نے انکے حصے کا روپیه بهیجکر انگلیه کو
چهڑا لیا اور مختار الدوله محمد شاه خان کے کهنو کو که نوکر کهکر مالوے کی تحصیل
پر بهیجا تها جواب دیا اندنون جرنیل لیک صاحب متهرا مین تهے اور کرنیل مو
نصاحب کی چهاونی ٹونک اور رامپورے پر تهی سیندهیه نے بمعرفت
انگلیه جرنیل صاحب سے صلح کی باقی محمد خان رحمت خان وغیره
رسالداران همراهی امیر کو اپنے پاس بلالیا امیر بایماے مهاراج
کوٹے مانڈل گڑه مین سیندهیه کے پاس آے جو که راز مصاحبت
مخفی تها سیندهیه نے کئی دن امیر کو لیت و لعل مین رکهکر
رخصت کیا امیر عقل سے ماجرا دریافت کرکے هلکر کے پاس آے
بدعهدی سیندهیه ظاهر کی پهر مهاراج و هلکر اجمیر آے چند روز
یهان مقیم رهے یهان سکهون کے وکلا آے صاحب سنگهه
راجه پٹیاله اور رنجیت سنگه والی لاهور کے پیام لاے که تم دونو

سردار ہمارے ملک مین آجاؤ ہماری رفاقت مین خوش رہو

مہاراج و امیر کا امرت سر جانا انگریزون سے مصالحت کرنا

مہاراج و امیر نے مشورت کر کے اجمیر سے بعزم پٹیالہ کوچ کیا محمد شاہ خان سکے کنبو کوکہ سیندہیہ کی سرکار سے برطرف ہو کر مالوے کی تحصیل مین تہا امیر ہمراہ نہ لے سکے موجودہ فوج سے مہاراج کے ساتھہ ہو لیے سانبہر کہنڈیلہ نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ معاملہ لیتے ہوے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہ رئیس پٹیالہ سے ملے انہون نے رئیس مذکور اور اوسکی زوجہ مین مخالفت تہی وہ راجہ کا عزل اور اپنے بیٹے کرم سنگہ کا نصب چاہتے تہے مہاراج امیر سے کہا خوب موقع ملا ایک طرف

مین ہو جاؤن دوسرے کی طرف تم اس صورت مین
گزارا ہوتا رہیگا اسنے قبول کیا رانی کے طرفدار ہوے
مہاراجہ راجہ کیطرف رہے اسمین جرنیل لیکصاحب بافوج
جرار متہرا سے کرنال کے قریب اگئے یہ سنکر دونو سردارون
نے راجہ اور رانی سے کچھہ روپیہ دیکر باہم ملا دیا پٹیالے سے
اس عزم پر نہضت کی کہ رنجیت سنگہہ سے سازش کر کے
انگریزون پر لوٹین اگر سکہہ ساتہہ ندین شاہ شجاع الملک
بادشاہ کابل سے ملین شاہ کے ظل حمایت مین معاندین سے
انتقام لین ستلج اور دوآب اترکر مہاراج نے نواب شہامت
خانکو آگے بہیجدیا کہ یہ پہلے پہنچکر رنجیت سنگہہ سے تقریب
موافقت کرین نواب مذکور نے امرتسر تک سکہون کے
کئی سردارون سے سازش کر کے مہاراج کو لکہا
کہ مینے کئی سردارون کو موافق کرلیا ہے عنقریب

رنجیت سنگھ کو بھی راہ پر لاتا ہون مہاراج نے بھاؤ بھاسکر
معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگھ کے پاس بھیجا امیر و مہاراج
نگران و پریشان بعزم کابل ایک کیطرف چلے جاتے تھے
کہ بھاؤ بھاسکر نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب رنجیت سنگھ سے
لکھوا کر بھیجا اُسے پاکر دونو مطمئن ہوے امرتسر کی جانب چلے
راجہ رنجیت سنگھ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر مین لیجا کر
ٹھہرایا ڈیڑ مہینے وہان مقیم رہے خرچ نہ رہا تھا تکلیف ہوئی
گھبرا گئے کہ اوس ملک مین بہت ہوتے ہین اہل لشکر کی
خوراک اور گھوڑونکا چارا تھا رنجیت سنگھ نے مہاراج سے کہا
قصور والے جو ہمارے خراج گزار ہین اندنون خراج نہین
دیتے اگر اُنہین مستاصل کر دو خرچ ہمسے لو مہاراج نے قبول کیا
قصور والے مسلمان تھے اُنہون نے امیر کو پیام دیا کہ
کافرون کے طرفدار ہو کر ہمسے لڑنا آئین اسلام کے خلاف ہے

اسیر نے مہاراج سے قصوریون کی سفارش کی مہاراج مناسب
وقت و مطلب سمجھانے لگے قصور کی طرف چلے قریب پہنچے اسیر نے
انکار صریح کیا مہاراج لوٹ آئے رنجیت سنگھہ کو مطلع کیا اور کہا
ابھی آپ چپ ہو جایئے مین اسیر کو سمجھالونگا اس حال مین لیکصاحب
کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے آکر زیر قلعہ
خیمہ زن ہوئے آخر ہمیر کو وہان چھوڑ کر جریدہ فوج سے جالندہر
کے پاس آئے جو کہ صدر کلکتہ سے متواتر چیٹھیان بدین مضمون آئی ہی
تھین کہ امیر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کر لو اور لیکصاحب کو بھی
خوف پیدا ہوا کہ مبادا اسکھہ انکا ساتھہ دین مقاومت محال ہو جاوے
اسلیے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو اس کام پر بھیجین جو
حکمت عملی سے امیر و مہاراج ہی کو بادی پیام آشتی کرے آخر
ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف لیکصاحب سے رخصت
ہو کر اوائل شب کے امیر میں آئے امیدواری کر کے نوکر ہو گئے

چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بھائی سرکار انگریزی
مین ملازم ہے اگر آپ کہیے مین اوسکے واسطے سے معاملہ مصالحت
طے کروا دون امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزونکی طرف سے اسی
کام کو آے ہو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے
نکل جاؤ شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹھ بالارام صاحب وزیر
مہاراج سے ملے اسکے واسطے سے مہاراج کو مصالحت پر راضی کر کے
جرنیل لیک صاحب کو بشارت دی جرنیل لیک صاحب نے خوش ہو کر اپنے
خزانچی ہرسکھ راے سے ایک خط بالارام سیٹھ کو بھجوایا یہ دونو ہم قوم
اور دوست تھے اسنے اوسے لکھا کہ تم مہاراج کو راضی کر کے یہان
آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری راے سے کل مقدمات
مصالحت طے ہو جائین سیٹھ نے وہ خط مہاراج کو دکھایا مہاراج
نے اس کام کو فوز عظیم جانا امیر کے پاس آے بات کو چھپا کر امیر سے
کہا رنجیت سنگھ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین

شجاع الملک کا آنا کیسا وہان تک پہنچنے ہی کا خرچ ہمارے پاس
نہین کہے اب کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگہہ وغیرہ مین
ہمت نہین نہی مین کابل جاتا ہون پہر طور شاہ کو کمک پر لاتا ہون
ہمارے پاس دس پندرہ لاکہہ کے جواہر ہین یہ شاہ کو دونگا باقی ملی
لکہنؤ سے وصول کرکے دینے کا اقرار کرونگا انگریزونکو ہند سے
نکالونگا مہاراج نے لکہا اور جو شاہ نہ آسے امیر نے لکہا کچہہ پروا نہین
اٹک تک جا کر اپنے ہموطن ہم قوم پٹہانون کو جمع کرونگا لاکہون
یوسف زئی ساتہہ لیکر لوٹونگا ان ملکونکو لوٹونگا اعدا سے انتقام
لونگا یا سر نذر سودا ہے یا انجام حصول مدعا ہے مہاراج نے
لکہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر تمہارا کابل جانا نازیبا ہے
پس اب اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے
اسلیے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر بالارام سیٹہہ کو دیکر ا
ٹہہرا دون متصل کوٹ کانگڑا بہیجون وہان سیٹہہ جوہری

بہت ہین پہر روپیہ لے آے پہر جو صلاح ٹہیرے کیا جاے امیر سرکار سے آگاہ نتہے راضی ہوگئے پہر مہاراج نے اپنے پوشیدہ اپنے سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی سبنے بالاتفاق کہا اگر امیر کابل گئے اور شاہ کو لاے بہی تو تمہین کیا فائدہ ہوگا شاہ اور حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے تم انگریزون سے صلح کرلو چین سے بیٹہو مہاراج نے جمنا بہاؤ وغیرہ اپنے معتبر سردارون کی براے بسنتی سیٹہ کو اسی حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بہیجدیا وہ اسکی معرفت سے جرنیل صاحب کے حضور مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال وجواب کرکے عہدنامہ لکہا گیا جرنیل لیک صاحب نے لکہدیا کہ چنبل سے پرے مالوے کے محالات جو مہاراج ہلکر کے قبضے مین ہین وہ انکے پاس بحال رہین اضلاع ملک دکن چنبل سے ورے کے مضافات راجستان کا معاملہ انگریزی سرکار سے متعلق ہے

اسیر بہرین ہوگئین سیٹہ مہاراج کے پاس لایا مہاراج
گردش بیہودہ اور بیفایدہ تگ و دو سے گہبرا گئے تہے اس
معاملے سے خوش ہوے مگر سمجہے کہ اس مصالحت مین امیر کو
شریک کرنا ضرور ہے ورنہ معاملہ درست نرہیگا اسکے سوا یہ معاملہ
مروت سے دور ہے اسلیے مہاراج نے امیر کے مشیر رای ہمت رای
کو بلایا اُنہین پورا ماجرا سُنایا اور کہا اب تم بہائی صاحب کو
سمجہاؤ اسی گہاٹ لاؤ انکی عالی ہمتی کچہہ کام نہ آئیگی شاہ کابل
وغیرہ سے مطلب براری نہوگی رای مذکور نے امیر کی خدمت
مین ماجرا عرض کیا بمجرد استماع امیر خشمناک ہوے جوش آیا
فرمایا مہاراج نے نقض عہد کیا ہمارا ساتہہ ندیا پر کچہہ اندیشہ نہین
اگر فضل الٰہی شامل حال ہے تنہا کابل جاتا ہون شاہ کو یا ہمقوم
پٹہانون کو ساتہہ لاتا ہون یہ کہکر سران لشکر کو جمع کیا صلاح لی
سب کی راے عزم امیر سے متفق ہوئی اور بعض ہمکانہ دوست

سردار مہاراج سے جدا ہو کر امیر سے آملے امیر سنے مع تازہ لشکر کا
لشکر مہاراج سے کوچ کیا پانچ فرسنگ پر خیمہ زن ہوے
مہاراج اس حادثے سے ڈرے اُدھر امیر جدا ہو گئے ادہر
واحد خان میر صدر الدین خدا بخش وغیرہ رسالداران لشکر جا دبے
اتفاقاً انھیں دنون مستر میتکلف صاحب لشکر جرنیل سے روانہ ہو کر لشکر
مہاراج مین داخل ہوے مستر نے جدائی امیر سنکر مہاراج سے
کہا جبتک امیر کی مہر عہدنامے پر نہو ہمین صلح منظور نہین اب تو
مہاراج کے ہوش اُڑے سمجھے بدبست وپا ہو کر پھنسے لیکن
مستر کو یون فریب دیا کہ امیر مصالحت مین متفق ہین پر صاحبان
انگریز جو معاملہ دکن ور اجستان لیتے ہین اور لشکر امیر کا
گذر اسی پر ہے اسلیے امیر رنجیدہ ہو گئے آپ یہ نہ لین تو وہ
ابھی مہر کر دین مستر معاملہ راجستان چھوٹنے پر نفی الحال
اور معاملۂ دکن دینے پر آیندہ سال مین راضی ہو گئے مہاراج

آسیمہ سر امیر کے پاس پہنچے عذر و عجز کی باتیں امیر نے
کہا عہد شکنی ظلم ہے یا نو توڑنا کم ہمتی سے ہے سرداروں سے
یہ دونوں ناز یبا ہیں مہاراج شرمندہ ہوے خلوت کی ہاتھہ
جوڑ کر امیر سے کہا مین اس منصب ریاست پر تمہاری بدولت
پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق مین بہتر ہے آپ
میری دستگیری کرین اسے منظور کر لین امیر نے کہا میری
جوانمردی اس کم ہمتی کو قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت
والحاح بہ پیرائی چاہی پاے امیر پر سر رکھدیا تا زیست بر وفاقت
والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا عمر بھر یہ مہربانی نہ بھولونگا
ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنونکا کہا نہ مانیں مفسدونکی
راے پر نہ چلیں مصالحت منظور کریں ایک کرور بیس لاکھہ روپیے
کے ملک سے جو مجھے ملتا ہے نصف آپ لیں مجھ کو تیس لاکھہ کا ملک
میں اب دیتا ہوں باقی ملک دکن یا اور ملک پیدا کر دونگا

حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج کا موئید ہوا عرض کی
مہاراج کو رنجیدہ نکیجیے بصفت مال صلح لیکر منظوری لکھدیجیے امیر ناچار
چپ ہوے اور مہاراج کے ساتھہ اُنکے لشکر مین آگئے مہاراج نے
عہدنامہ دکھا کر کہا اب مہر کردیجیے امیر نے کہا مین تمہاری خاطر سے
آگیا ہون تم صلح کرلو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج
چپ ہوگیے امیر رخصت ہوکر اپنے خیمے مین آے ہمت راے
کو بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکھوالاؤ
ہمت راے گیا مہاراج نے پرگنہ ٹونک پڑاوہ ملک جے پور کوٹہ
اودیپور کے معاملے امیر کے حصے مین لکھدیے اور مٹکاف صاحب
سے کہا ہم دونو مین کچھہ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامے
کافی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھہ چلینگے لیکن
تم پہلے الیکصاحب کا کوچ کرادو وہ رستہ چھوڑدین تو ہم اپنے
ملک کو جائین مسٹر اپنا مدعا حاصل سمجھکر رخصت ہوا الیکصاحب

اپنے ملک کو لوٹے مہاراج مع امیر اپنے ملک کو چلے ٹونک اسیوہ
وغیرہ کل ملک صلح انگریزون نے چھوڑا مہاراج نے ضلع دوآبہ
مین اکثر اہل فوج کو برطرف کردیا کہا معاملہ وغارت سے تمہارا گزر
ہوتا تھا اب نہو سکیگا مین ناچار ہون مواجب لو فارغخطی دو سرداران
فوج بیدل ہوکر فتنہ انگیزی کی فکر مین پڑے اس ملک مین دہوم وغیرہ
فساد مناسب نسمجھکر آگے بڑہے جب ضلع ہریانہ مین آسے
رسالداران لشکر احمد خان کریا کا لودلے میر مخدوم حیدرآبادی
واحد خان خدابخش نواب حیات خان صدرالدین سارنگپوری میر
مردان علی وغیرہ متفق ہوکر آمادہ فساد ہوے مہاراج کو قابو مین
لائے دہرنہ کیا ہرچند مہاراج نے سمجہایا مفسدون نے نمانا دہرنے
کو سخت کیا مہاراج نے تنگ آکر نکلنے کی تدبیر یہ نکالی کہ خیمے کی
قنات پہاڑکر نکلے گھوڑا پچھلے سے ایک جانب منگوالیا تھا سوار ہوکر
تنہا لشکر مین آے خدمتگارون نے دوڑکر امیر کو خبر دی

امیر جلد خوابگاہ سے نکلے اور ماجرا پوچھا مہاراج نے رو کر حال
کہہ سنایا امیر نے غمخواری و دلداری کی کہا آپ نہ گھبرائین
مین رفع فساد کرتا ہون الغرض مہاراج کو اپنے پاس رکھا
دہرنے والونکو کہلا بھیجا مہاراج میرے پاس ہین تم لوگ نہ گھبراؤ
صبح تصفیہ ہوگا دوسرے دن امیر لشکر مہاراج مین گئے سپاہیون
سے دریافت کیا کہ تمھاری مرضی کیا ہی جواب ملا کہ مہاراج گنپت راؤ
دیوان اور کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو یرغمال مین ہمین
دیدین ہم دیوان سے تنخواہ لینگے کھنڈے راؤ کو اولن گرو رکھینگے
مہاراج کی منظوری سے امیر نے گنپت راؤ اور کھنڈے راؤ کو
سردارون کے پاس بھیجدیا مہاراج جب ادہر سے مطمئن
ہوے تو انہین تازہ تشویش یہ پیدا ہوئی کہ امیر سے بالمناصفہ
تقسیم ملک کا وعدہ ہے بیوفائی مین امیر کے جان بچانا
متصور نہین اسکے سوا کھنڈے راؤ یرغمال مین سردارون کے

پاس ہے جسوقت امیر سے مخالفت کی امیر اور وہ سردار
متفق ہوکر کھنڈے راؤ کو مسند نشین کردینگے وہ مستحق بہی ہے
مین قید رہونگا یا مارا جاؤنگا پس مناسب حال یہ ہے کہ اول امیر کو
مار ڈالون پہر سردارونکو مستمال کرون آخر اس کوتاہ اندیشی سے
بڑی فکر مین پڑا پہلے چاہا کہ تنہا اپنے خیمے مین بلا کر قتل کروادون
لیکن یہ کام سخت جرات اور شجاعت چاہتا تہا مہاراج لستے
نہتے آخر ایک خدمتگار کو زہر دینے پر آمادہ کیا پانچہزار روپے
سال کی جاگیر اور بہت مال کا اقرارنامہ لکہدیا خدمتگار حضور امیر مین بار بار
حاضر ہوا لیکن کرچہ موقع نہ پاکر خاسر و پشیمان لوٹا مہاراج کو مایوس ہوکر
تاہم بد اندیشی سے باز نہ آے بعض معتمد امراسے از درمیان لاے
پوچہا کہ امیر کے خدمتگارون مین کوئی لڑکا بہی ہے معلوم ہوا
خوشحالا نام ایک نوعمر مرہٹہ داخل شاگرد پیشہ ہے مہاراج نے اُسے
بلایا یون بہکایا کہ امیر میرے بہائی ہین اور مجہے اُنسے بہید محبت کے

اندنون بعض مفسدون نے امیر کو میری جانب سے بدظن کر کے
برداشتہ خاطر کر دیا ہے مینے کسی جوگی سے موہنی لی ہے تو
کسیطرح یہ راکھہ امیر کو کھلادے کہ ہم مین پہر ویسی ہی محبت ہو جاے
امیر بدل میرے دوستدار رہین اس خدمت گزاری کے صلے
مین تو بہت انعام پایگا تجھے سونے کے کڑے پہنائینگے پانچہزار
روپیے سال کی جاگیر دینگے خوشحالا نے جواب دیا مین اپنی ما سے
اجازت لے لون تب یہ کام کرون مہاراج نے منظور کیا خوشحالا
روتا کانپتا امیر کے روبرو آیا کچھہ ماجرا زبان پر لایا امیر نے
مفصل پوچھا عرض کیا امیر حافظ حقیقی کے شکر گزار خدمتگار سے
رضامند ہوے اور فرمایا اب تو جا اور مہاراج سے کہہ کہ میری
ما نے مجھے اجازت دی موہنی خاک دو مین امیر کو کھلا دون گا
خدمتگار گیا حال کہا مہاراج سنکر خوش ہوے ہلاہل کی ایک
پڑیا دی خوشحالا نے لاکر امیر کے سامہنے رکھہ دی امیر خدمتگار

کو آفرین اور ہلکر کو نفرین کرنے لگے پھر اپنی تضییع عمر و محنت پر
افسوس کرتے رہے اسمین ایک جوش آیا غضبناک اوٹھے تنہائی
مین مہاراج کے پاس جابیٹھے دو چار باتون کے بعد امیر نے
مہاراج سے کہا مجھے ایک حکیم نے مقوی باہ عجیب نسخہ بنا دیا ہے
مین لایا ہون تم اسے کھاؤ بڑے فرحت پاؤ گے مہاراج نے
کہا مجھے دیجیے مین ضرور کھاؤنگا امیر نے کہا میرے روبرو ابھی کھالو
حکیم نے سب ترکیبین مجھے بتا دی ہین بڑی سریع الاثر دوا ہے
کہا تو دیکھو ہلکر نہ سمجھے بولے لائیے امیر نے پڑیا کھولکر ہاتھ مین
دی اور کہا نوش جان کیجیے مہاراج نے جو پڑیا کھولی
ہوش جاتے رہے حقیقت امر سمجھکر بہت گھبرائے امیر نے کہا
او احسان فراموش حق ناشناس میری محبت و جانفشانی کے
عوض یہ دشمنی مہاراج حیلہ سازی سخن پردازی مین یگانہ تھے
سنبھلکر بولے بھائی کیا ہے کیا کہتے ہو آپ مفسدون کی چالین

نہین سمجھتے جو لوگ خلل انداز بنیان موافقت ہین اور چاہتے
ہین کہ میری آپکی موافقت مخالفت سے بدل جاے وہ یہ فریب
کرتے ہین تمیز ہوش کو کام مین لایئے کاست رست مین
تفرقہ فرماییئے مین تو بدل آپکا دوستدار و یار ہون ممنون
احسان اور ہر گونہ یاری کا شکر گزار ہون آپکے کرم عمر بھر
نہ بہولونگا ہمیشہ موافق رہونگا امیر نے کہا یون کہیے مدام یون
ہی منافق رہونگا ظاہر مین محبت باطن مین عداوت برتونگا
معاون لطائف الحیل سے ٹالتے رہے پر کمال انفعال سے کچھ بن
نہ آئی امیر نے بہت شرمندہ کرکے کہا اس برائی پر بہی ہم
بہلائی کرینگے تا امکان تمہارا ساتھہ نچھوڑینگے تم خود بدی کا
ثمرہ بد پاؤگے لیتاؤگے پہر دو لون نے وہان سے
کوچ کیا بڑے ترانے ہوتے ہوے مالیورہ علاقہ چےپور
پر آئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا ہے

مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقون کو جودہپور سے بلانا راجہ مانسنگھہ والی جودہپور سے ملنا مانسنگھہ و جگت سنگھہ والیان جیپور و جودہپور کا دختر بہیم سنگھہ رانائے اودیپور کے بیاہنے پر منازعت کرنا

ہنگام رونق افروزی امیر و مہاراج ضلع لاہور مین مانسنگھہ راجہ جودہپور نے رانائے اودے پور کو پیام دیا کہ اپنی لڑکی جو بہیم سنگھہ میرے چچیرے بہائی سے منسوب تہی مجہے دو رانا نے قبول کر لیا ہنوز شادی نہوئی تہی کہ دونو کو باہم رنج ہوگیا بنائے رنج یہ تہی کہ راجہ جودہپور نے کشور سنگھہ نامی اپنے ایک جاگیردار کو اوسکی دیہہ جاگیر کہالی را و سے کسی پیچ مین نکالدیا کشور سنگھہ رانا سے قرابت رکہتا تہا اور راناکے

بزرگون سے کسی نے یہ جاگیر جہیز مین اسکے کسی بزرگ کو دی
تہی رانا نے اس معاملے سے آزردہ ہوکر راجہ جگت سنگہہ والی
جے پور کو کہلا بہیجا تہا کہ ہمین مانسنگہہ کو بیٹی دینا منظور نہین
تم اپنے آدمی ادہر بہیجدو کہ گہاٹے کا ضابطہ کرلین حریف کو سطرف
آنے نہ دین راجہ جلیوررانا کی بیٹی کے حسن وجمال کا حال سنکر
نادیدہ فریفتہ تہا بہت خوش ہوا جلد خوشحال سنگہہ داروغہ کو
جمعیت لایق ہمراہ دیکر اس مہم پر بہیجدیا داروغہ نے اودیپور
پہنچکر گہاٹے کا ضابطہ کیا اور ایک تصویر اُس پریوش کی کسی بہزاد
فن مصور سے کہنچواکر اپنے آقا کو بہیجدی راجہ جگت سنگہہ تصویر
دیکہتے ہی عاشق زار ہوگیا اور شادی کرلینے کے خیال خام پکانے
لگا مانسنگہہ اس حال سے مطلع ہوکر جہلایا گہبرایا حصار راجہ دولت راو
سیندہیہ سے کہ ضلع جودہپور کا صوبہ تہا اعانت خواہ ہوا سیندہیہ
نے کہ اندنون ضلع اودیپور ہی مین تہا داروغہ کو وہان سے

نکالکر گہاٹے سے ضابطہ راجہ جے پور کا اوٹہا دیا لیکن راجہ
جگت سنگہہ بیتاب تہا ضبط نکر سکا تدبیر کرتا رہا جب سیندہیہ
اودیپور سے کوچ کر گیا جگت سنگہہ نے راے رتن لال اپنے
مصاحب کو بہر ایک جماعت لایق دیکر اودیپور بہیجا مان سنگہہ نے
سوائی سنگہہ سردار بہوکرن علاقہ جودہپور سے کہ اسکے
اقربا مین تہا صلاح لی یہہ سردار مان سنگہہ کا بدخواہ تہا اسنے چاہا
کہ مان سنگہہ کو بہڑکا کر لڑا دو مارا جاے تو اپنی امید برآے کہا
مہاراج بڑی بیحرمتی کی بات ہے کہ ایک راج کی منسوبہ دوسرا
راج بیاہ لے آپ ہیچمیچی نکرین جے پور والون سے لڑین
اپنی منگیتر اوسکو نہ دین مان سنگہہ نے مان لیا مع لشکر جودہپور
سے کوچ کیا یلغار کرتے پیپا گہن مین متصل لشکر آئے وہان
سے امیر راج اپنے بخشی کو کچہہ فوج دیکر شاہ پورہ سے بہیجا
کہ فوج جے پور کو روکے بخشی مذکور نے پہنچکر جمعیت جے پور سے

متعرض ہوا کہا جے پور کو لوٹ جاؤ یا جنگ پر آمادہ ہو جاؤ
راے رتن لال دانشمند آدمی تہا اسنے اُس جگہہ مجادلہ مناسب
نسمجہا فوج کو جے پور لوٹا دیا خود بعزم ملاقات مہاراج لشکر آیا
مہاراج نے مالپورے سے امیر کو دستی سوال و جواب معاملہ جیپور کے
لیے رخصت کر کے اپنی فوج کو ہر بارے پر کہ وہانسے ایک منزل ہے
چہوڑ کر لشکر آگئے تہے وہان راجہ مانسنگہہ سے ملے متعلقوں کو
جو دہپور سے اپنے پاس بلا لیا راے رتن لال مہاراج اور
راجہ مانسنگہ سے ملا مقتضاے دانائی متحرک سلسلۂ موافقت
ہوا آخر یہ ٹہیری کہ رانا کی بیٹی سے دو نو راجہ دست بردار ہوں
موافقت و محبت بڑہانے کو مانسنگہہ کی بیٹی جگت سنگہہ
بیاہے اور جگت سنگہہ کی بہن مانسنگہہ امیر نے درستی
سوال و جواب معاملہ کر کے لشکر کو جیپور چہوڑا خود ہر بارے
سے لشکر آے مہاراج سے ملے مانسنگہہ امیر کی ملاقات کا

مشتاق ہوا مہاراج سے کہا مہاراج نے امیر سے استمزاج کیا
امیر نے جواب دیا کہ اگر میری تعظیم و تکریم بخوبی ہو مین ملنے
پر راضی ہون تمہاری طرح ملنا مجھے منظور نہین کہ ہجوم بضابطگی
مین تمہاری پگڑی ملاقات کے وقت سر سے گر پڑی تعظیم
لایق نہوئی مہاراج سمجھے کہ امیر کی ملاقات اچھے طور پر ہو گی
اسمین میری بیعزتی ہے ٹالگیے مانسنگھ سے کہا ہمراہیان امیر
سرکش پٹھان تنخواہ نہ پانے سے ہمیشہ آمادہ فساد رہتے
ہین مبادا تمہاری ملاقات کے وقت کوئی شورش برپا
کرین اندیون تمہارا ملنا مناسب نہین اسکے لیے ہم دونو مین
مغائرت نہین مین تمسے ملا گویا امیر بہی ملے امیر سے کہدیا
کہ تمہاری خوشی کے موافق مانسنگہ کو ملنا منظور نہین
امیر نے کہا مین سلطنت کا ارادہ رکھتا ہون بزور شمشیر
ملونگا مہاراج نے راے رتن لال سے مقدمہ معاملہ جلپور

در پردہ دس لاکھہ پر فیصل کیا اور راجہ مان سنگھہ کی اعانت نکرنے
پر نذرانہ مقرر کرکے کہا مین جب ضلع جے پور سے نکلکر کوٹے
جاؤنگا نذرانہ لونگا امیر نے کہا تم ایصال زر کو جے پور جاؤ امیر نے
جے پور اگر قریب شہر ڈیرہ کیا مصاحبان راج بہرہ یاب ملازمت ہوکے
اپنے آقا سے ملنے کے پیام دیے امیر نے کہا اگر استقبال و تعظیم
لائق کرین مضائقہ نہین جگت سنگھہ نے پہلے کچھہ عذر و انکار کیا
آخر راضی ہوا گھاٹ دروازے تک استقبال کرکے بکمال تعظیم امیر سے
ملا امیر نے چند روز قیام کرکے نشان زر کی یکجگی کی پرگنہ ٹونک
دو لاکھہ کے عوض ایک سال کو سپرد کارپردازان جے پور کیا ایصال زر کے
لیے راے ہمت راے کو چھوڑا اسی مرتبہ میر اخوند زادہ محمد یار
خان سے کہ ملازم سرکار جے پور تھے ملے اخوند زادہ موصوف نے
امیر کو اپنی بیٹی دینا چاہا پیام دیا امیر نے حسب نسب کی تحقیق
کرکے قبول کیا جے پور سے پہنکر آئے مہاراج کو ماجرا سے

معاملہ سنا کر اجمیر آ گئے شادی کی تیاریون مین مصروف
ہوے آخر ایک وقت مسعود مین اُس گوہر درج عفت کو نکاح
مین لاے شادی کی محفل آراے سرور ہوے چند روز کے بعد
متعلقون کو شیرگڈہ پہنچانے کے لیے مہاراج سے رخصت
لینے گئے اور صلاحاً مہاراج سے کہا کہ بعد وصول معاملہ جے پور گنہیڈی اور
کو سپاہ سے چہڑا کر مانسنگہ کے شامل احوال رہو کہ اسنے وقت
غنیمت لاہور انگریزون سے اندیشہ نہ کیا تمہارے متعلقون کو پناہ
دی مہاراج بشرط ترک رفاقت مانسنگہہ رتن لال سے نذرانہ مقرر
کر چکے تہے گہبراے اقبال امر صلاح سے پہلو تہی کر کے بولے مین
سپاہ کے ہاتہون تنگ ہون میرا ایکدن یہان ٹہیرنا دشوار ہے
اسنے بہت سمجہایا بدنامی سے ڈرایا مہاراج کوئی مانتے تہے
آخر مہاراج نے رتن لال سے معاملے کے دس لاکہہ کے نشان
لیکر نذرانہ کے دس لاکہہ وصول کرنے کو کوسٹے کی طرف کوچ

کرنے کا عزم کیا کھنڈے راو کو چھڑانے کے لیے سپاہ کے مواجب
دینے مین مصروف ہوے لاکھ روپے دیکر امیر کو رخصت کیا
اسنے مسران فوج کو کرنگی وغیرہ مین تھے پروانہ برین حکم
بھیجا کہ موضع اباد علاقہ جلیو مین جمع ہوجاؤ ہم آتے ہین اہل لشکر
وہان مجتمع ہوے امیر بھی مع متعلقان وہان پہنچے جے پوریہ
تنخواہ سپاہ کی چٹھیان کرکے اوٹے اوسکے پانے ہوتے ہوے
مادہو پور گئے گہاٹے اور چنبل سے عبور کرکے بنجارون کی تہرد
لونی قریب شیو پورہ خیمہ زن ہوے مانسنگھ لینے پانسو سوار
پاستہ علاے مہاراج انکے پاس چھوڑ کر فساد اہل فوج
سے اس مین رہین لشکر سے جودہپور چلے گیے مہاراج معہ
سواران مذکور ہمارے آسے زنہ معاملہ جے پور اہل لشکر کو دیکر
کھنڈے راو کو چھڑا لیا کنیون کو اندور کیطرف روانہ کردیا کار
پردازان جے پور نے جو دیکھا کہ مانسنگھ کے سوار مہاراج کے

ساتھ ہین غلط فہمی سے سمجھے کہ مہاراج اودیپور جاتے ہین
رانا کی بیٹی کو بزور لیکر ان سوارون کے ساتھ مانسنگھ کے پاس
بھیجدینگے اسلیے بدظن ہوکر میر مخدوم حیدرآبادی واحد خان
شیخ خدابخش میر صدرالدین سارنگپور والہ میر مردان علی نواب
جہان خان وغیرہ سرداران فوج مہاراج کو کہ وقت مصالحت مہاراج
وانگریزان آزردہ خاطر ہوگئے تھے اور اپنے مواجب پاکر مہاراج
سے جدا ہوچکے تھے کارپردازان جےپور نے اپنا شریک حال کرلیا
اُودہر سوائی سنگھ رئیس پوکہرن اور صورت سنگھ رئیس بیکانیر
موقع پاکر فرط عناد سے مانسنگھ کے درپے ہوے بولے مصالحت
مین مساوات ہوگئی ہمین تمہاری کسرشان ہے ملسیہ کا چھوڑ
دینا راجپوتون کی مرجات کے خلاف ہے پہر اس صورت مین
کہ ڈرکر چھوڑنے کا مظنہ صاف ہے آخر ان دونون نے جگت سنگھ
کو لکھا کہ دہونکل سنگھ مانسنگھ کا بھتیجا ہے موافق ہے اُسے

مسند نشین اور رام سنگھہ کو معزول کردین اب جگت سنگھہ نے جو دہیر
پرست کی کشتی کا ارادہ کیا مہتاب راے اور محمد غفور خان کو بہ استدعاے
سعاوت امیر کے پاس بہجا اور کلائے جیپور شیو پورے مین امیر سے
ملے اس عرصے مین منور خان عمر خان جمشید خان وغیرہ آفریدی
جے پور سے جہنوکا روپیہ پانے سے آزردہ خاطر بہت راے
کے ساتہ لوٹے لشکر مین داخل ہوتے ہی آمادہ فساد ہوے
الحاصل ان سپاہیون نے امیر کو نظر بند کر لیا خیمے مین امیر کے
پلنگ کے گرد جمع ہو بیٹھے امیر نے ہر چند سمجھایا سپاہیون نے
نہ مانا امیر نے متعلقون کا ستیر گڑہ پہنچانا اور درستی سوال و جواب
جے پور مستمر سمجھکر حیلہ کیا بیمار بنے بار بار پاخانے جانے لگے
ایک رات پاخانے کی قنات پہاڑکر حیات نامی خدمتگار کے
کپڑے پہنکر دیوار عارض کو دکر متعلقون کے خیمے مین آگئے
حیات لباس امیر پہنکر امیر کی جگہ آگیا امیر نے متعلقونکو

پالکی مین سوار کیا خود اسپ پالو یا پر بیٹھے اور اُسی وقت لشکر سے
نکلے دریاے حصلا سے کہ قریب لشکر پایاب تھا اُتر گئے محمد نور خان
وکیل نجیب کوٹہ کو کہ حسب الایماے امیر ایک پلٹن لیے وہان کھڑے
تھے ضابطہ پایاب پر مقرر کیا خود بدولت بالو کی گڑہی مین جو وہانسے
ایک کوس تھی داخل ہوے صبح کو سپاہیون نے حیات کو بیچانا
متاسف ہوے فتنہ عظیم برپا کیا امیر نے یہ حال سنکر کہلا بھیجا
کہ جو خیر خواہ و نمک حلال ہو بد خواہ نمک حرامون سے علحدہ ڈیرہ کرے
ورنہ مفسدون کے ساتھ اپنی سزا کو پہنچیگا دراشاد خان
وغیرہ رامپور یے سردار جو مجبور مفسدون کے شریک حال تھے
لشکر سے باہر خیمہ زن ہوے اکثر لشکر والے اونکے ساتھ نکل
آئے آفریدیون نے بھی ناچار پیام عجز دیا قرآن مجید پر ہاتھ رکھکر
وہر فے سے دست بردار ہوے مطیع و مستمال حضور آقا حاضر
آئے امیر مطمئن ہوکر داخل لشکر ہوے سپاہیون کو تسلی دی

متعلقان امیر گڑہی مین رہے آپ نے جگت سنگہ کو سپرد کری
احمد خان ہمشیرہ زادہ خود جانب پوری شاہ آباد روانہ کیا
وکلاے جے پور سے مقدمہ معاونت فیصل کرکے جگت سنگہ سے
دستی کر لینے کے لیے ہمت راے کو انکے ہمراہ کر دیا خود بدولت
مع متعلقان وہانسے کوچ کرکے شیرگڑہ آے راج رانا ظالم سنگہ
سے ملے ڈیڑہ مہینے وہان رہے راے داتا رام ہمت راے کا
بیٹا ہنگام نہضت امیر جانب لاہور وطن سے باستعداد ملازمت
امیر وہان آیا تہا امیر کے شیرگڑہ پہنچنے کی خبر سنکر شیرگڑہ
آکر شرفیاب ملازمت ہوا اللہ بہوانی پرشاد ہمت راے کا بہتیجا
میر منشی امیر رخصت لیکر وطن گیا آپ نے متعلقون کو شیرگڑہ
مین چہوڑ کر کوچ کیا کوٹے سے تین کوس ورے خیمہ زن ہوے
اس مقام مین جینا بہاو سردار علاقہ ہلکر امیر سے بمبالغہ استمداد
اعانت خواہان ہوا جیتمل منشی راجہ مذکور بہی آیا تہا

امداد خواہی لایا راجہ کیطرف سے اقرار کیا کہ اگر اب جگت سنگھہ
کی کمک سے پہلو تہی کرکے ہماری مدد کرین ہم بہت روپیہ نقد
اور کئی لاکھہ کا ملک آپکو نذرانہ دین جواب دیا کہ ہم وکلا سے
جگت سنگھہ سے اقرار یاری کر چکے ہین نقض عہد نکرینگے وکیل
جودہپور کا یوسف لوٹا احمدخان ہمشیرہ زادہ امیر کہ معہ فوج ضلع
پورے شاہ آباد مین تھے لاکھیری کے گہاٹے کی طرف بلا لیے گیے
پہر امیر یہان آکر داخل عسکر فیروزی ہوے اسی مقام مین نادرخان
امام بخش شہامت خان پسر کریم خان پنڈارے مالوے سے آکر
ہمرکاب ہوے کریم خان اُندنون دولت راو سیندہیہ کے
ہان مقید تہا حاضر ہونے سے معذور رہا امیر لاکھیری سے کوچ
کرکے سانبہر پر آئے مہاراج ہلکر نے کہ ہرارے مین مقیم تھے
سرداران فوج کے جدا ہو جانے سے یہ اندیشہ کیا کہ مبادا باقی سردار دل
ہو کر پہر جائین کہنڈے راو کو مسند پر بٹہائین مجہے جانبری مشکل ہو

بیچارہ کہ نندسے راؤ کو زہر دیکر ہلاک کیا مرض سے مرجانا مشہور کردیا
امیر یہ واقعہ سنکر تعزیت کو مہاراج کے پاس جانے کو تھے
کہ مہاراج کا طلب نامہ آیا بدین مضمون کہ تم تنہا جلد یہان آؤ
مجھے ایک مقدمے مین مشورت کرنا ہے غرض ہلکر کی یہ تھی کہ
امیر کو تنہا بلاکر دغا سے محسن کشی کرون ورنہ بالمناصفہ تقسیم
ملک کا وعدہ وفا کرنے مین انکے ہاتھہ سے بہی جانبری دشوار
ہے امیر نے اہل لشکر کو اطمینان دیکر وہان ٹہرادیا خود بدولت
ہزار آدمیون کے ساتھہ ہر پارے کہ سانبہر سے آٹھہ نو کوس پر ہے
چلے آدہی رات گئے داخل ہر پارہ ہوئے فرودگاہ لایق بنیا بنی
سے مہاراج کے خیمے کے گرد معہ ہمراہیان ٹہرے موقع
غدر و دغا مہاراج کے ہاتھہ نہ آیا ؎ دشمن اگر قوی ست
نگہبان قوی ترست ؛ امیر نے مہاراج سے ملکر تعزیت کے
بعد کہا کہ مان سنگہ نے تمہارے ساتھہ بڑا احسان کیا ہے

تم اسکا ساتھہ دو مہاراج نے کہا مین اپنے ہمراہیون سے
مطمئن نہین اور مانسنگھہ کا شریک حال ہوکر اپنے ان سردارونکے
ہاتھہ سے جو جگت سنگھہ کے جانب دار ہوگئے ہین جانبر نہوونگا
آخر گفتگو مہاراج نے پوچھا کہ آپنے قلم نگاہداشت جاری رکھنے
مین کیا قصد کیا ہے آپکا حریف کون ہے اور مواجب کہانسے
دینگے گا اسنے کہا مین مخالفین سے ملک لونگا خزانہ توکل سے
مواجب دونگا خداوند کریم مسبب الاسباب ہے میرے شریک ہونے
کے وقت تمہارے پاس کیا تہا اب کون سی چیز نہین مہاراج
اس تقریر بلیغ سے منفعل ہوکر بولے بہتر ہے سچ ہے [illegible]
خوب ہے خوش انجام بادشاہ امیر نے شیخ سے رفاقت مانسنگھہ
کو بکرر کیا وہی جواب پایا پہر مہاراج نے کہا تم مانسنگھہ کی
یاری کیون نہین کرتے امیر نے کہا اگر مین جگت سنگھہ سے
وعدہ امداد نکرتا اور عدم ایفا پر بدنامی سے نہ ڈرتا تو تامل

مانسنگہ کی مدد کو جانا رخصت کے وقت حسب ایمائے مہاراج
لوگون کے دکھانے سنانے کو امیر سے بخشی امیر گفتگو کی بابت
مین موافقت پر معاہدہ ہو چکا تھا مہاراج تملق سے سمجھاتے
ہوئے پیادہ امیر کے ساتھ پالکی تک آئے پالکی پکڑ کر سمجھایا
کہ جیسے امیر نے لوٹے کوچ کر کے سانبھر آئے فوج کو دآرام گرد
علاقہ جے پور کی طرف روانہ کیا خود بدولت چند سے سانبھر مین
مقیم رہے مہاراج نے شاہپورے کی طرف کوچ کیا ضلع میواڑ
مین سیر کرتے ہوئے اندور پہنچے یہ واقعات سنہ ۱۲۲۲ ہجری کے ہین
راجہ جگت سنگہہ کا مع امیر جودہپور پہ لشکرکشی کرنا
مانسنگہہ کا پت میر جد جودہپور پر آکر مقابل ہونا
بعض سردارون کی دغا سے شکست پا کر لوٹنا جگت سنگہہ
کا جودہپور تک تعاقب پہنچنا امیر کا جگت سنگہہ سے

رنجیدہ ہوکر جیپور آجانا بخشی شیو لال کا با فوج کثیر تدارک کو آنا بمقام مادہو راجپورہ مقابلہ امیر کی ظفر یابی فوج جیپور کی ہزیمت جگت سنگہہ کی رجعت

راے چند دیوان راج جےپور نے جگت سنگہہ کو بافسون و افسانہ فریفتہ کرکے شادی کے لیے اودیپور چلنے اور مان سنگہ کو مغلوب کرنے پر آمادہ کرلیا یہہ سوچکر کہ جگت سنگہہ ابہی طفل ناتجربہ کار ہے اسکے ہان مجہے ہر طرح کا اختیار ہے مان سنگہہ کے عزل اور دہونکل سنگہ خردسال کے نصب سے جس حال مین کہ رئیس بیکانیر و بہو کرن مجہسے موافق ہین اس ریاست مین بہی میرا اقتدار ہو جائیگا اودیپور مین جگت سنگہہ کی شادی ہو جانے سے میواڑ کا بہی مین مختار ہونگا تینون بڑی ریاستون سے ہر قسم کے فوائد بہت پاؤنگا چنانچہ راجہ جےپور نے بالشکر عظیم

بعزم جودہپور نہضت کی کہٹو کہنڈیلہ علاقہ شیخاوائی پر آیا فوج
خاص و سرداران علاقہ جےپور و سوائے سنگہہ و صورت سنگہہ
و بالا راؤ سردار سینہ سپہ سواران حیدرآبادی ہمراہی ہلکر
فوج نواب امیر خان بہادر سب تین لاکہہ سوار و پیادہ ہمرکاب
تہے امیر بہی ساتہہ سے اپنے لشکر مین آگئے داتارام گڈہ
سے کہ قریب معرکہ جےپور تہا سوال و جواب ملاقات ہوے
آخر دونو امیر سوار ہوے دو کوس وہ آئے اسی قدر یہ گئے
بیچ مین ہاتہیون پر ملاقات ہوئی جگت سنگہ نے امیر کو اپنے
ساتہہ لیجا کر بتکریم و تعظیم اپنے ڈیرے کے پاس ایک
بڑے ڈیرے مین اوتارا شب کو رقص و سرود کی محفل مین
بلایا اعزاز و تواضع کے بعد مستدعی امداد ہوا امیر نے
کہا مین تمہاری نوکری تو کرتا نہین ہان اس شرط سے
کہ جنگ و صلح کچہہ میری صلاح لیے بغیر نکرو مین تمہارا شریک

حال ہون جگت سنگہہ نے مان لیا امیر رخصت ہوکر اپنے ڈیرے
مین آئے مانسنگہہ بھی ملازمان و سرداران جو دسہودسے
ساٹھہ ہزار سوار و پیادہ لیے ہوے پربت سر پر آگیا جگت سنگہہ
نے اس مقام سے کوچ کیا امیر کو کوچ کا حکم دیا جمشید خان
عمر خان کرم علیخان رسالدار جو اسوقت مین امیر پر دہرنہ
رکہتے تھے کوچ پر راضی نہوے امیر کو بھی نچہوڑا امیر نے
ناچار رامپوری رسالدارونکو جگت سنگہہ کے ساتھہ کردیا جگت سنگہہ
پربت سر پر پہنچا ہنوز مقابلہ نہوا تہا کہ امیر بہی دہرنے والونکو
راضی کرکے جا پہنچے مقابلہ ہوا اسرجے راد کہاتکیہ جگت سنگہہ
کی طرفسے پیشتر اودیپور گیا ہوا تہا جب اوسنے پالی وغیرہ
اضلاع جودہپور کو غارت کیا مانسنگہہ نے رسالہ چاپوری اپنے
دلسوز رفیقون کو کہاتکیہ کے تدارک پر بہیجا جین جنگ مین رئیس
بیکانیر و پہوکرن کے اشارے سے راٹہورون نے طرح دی

کہا گیا ہے ملگئے مانسنگہ کو پربت سر مین یہ خبر پہنچی تاب
جنگ نرہی دو چار ہزار آدمیون سے جودہپور کو لوٹ گیا
جگت سنگہہ نے فتحیاب ہوکر خیمہ وغیرہ سامان پر قبضہ کیا
ماہی مراتب نقارہ ہودج پالکی خاص سواری مانسنگہہ امیر کے
ہاتہ لگا امیر بایماے جگت سنگہہ متعاقب گئے مقام بکہری
مین کہ مابین پربت سر و میرتہ ہے ہرکارسے نے خبر دی
کہ مانسنگہہ میرتے مین مقیم ہے مگر جلد عازم جودہپور ہے
امیر نے لکہا مانسنگہہ یہیں معزز ہے اسکو زیادہ دبانے مین عار
بیمروتی ہمپر عائد ہوتی ہے جانے فوج جگت سنگہہ کو لکہا کہ مانسنگہہ
میرتے مین آمادہ کوچ ہے مین یہان تک متعاقب آیا گہوڑے
تہک گئے مین آگے نہین جا سکتا اب کیا صلاح ہے میرے
نزدیک یہ مناسب ہے کہ تم فوج خاص و راجہ بیکانیر و بہوکرن
کے ہمراہ اسکو جدا کرو خرچ کم ہو جودہپور کے بندوبست کو

اتنی فوج کافی ہے پہر یا خود جودہپور جاؤ مجہے معاملہ شادی
کی درستی کو اودیپور بہیجو یا تم اودیپور کا قصد کرو مجہے کچہہ فوج
دیکر مہم جودہپور پہ بہیجدو جگت سنگھہ کو یہ صلاح پسند نہ آئی
کہا مینے جو یہ فوج جمع کی ہی اور روپیہ صرف کرتا ہون کچہہ
تماشے دیکہنا چاہتا ہون تم لوٹکر ہمارے پاس آجاؤ امیر
لوٹ گئے بخشی شیولال جو مقدمۃ الجیش چالیس پچاس ہزار آدمی
لیکر بنسل پور تک گیا تہا راہوڑون کا زعفرانی پوشاک پہنکر جانبازی
پر آمادہ ہونا سنکر ڈرا اپنے آقا سے کمک خواہ ہوا جگت سنگہ
نے اسے پہر جال کہلا بخشی کی اعانت پر جانے کو رخصت
کیا امیر تنخواہ طلب سرداروں کے خوف سے اپنے لشکر مین
نہ گئے چالیس پچاس سوار ہمراہی کے ساتھہ چل نکلے اہل لشکر کو
کہلا بہیجا کہ جلد جودہپور آکر ہمسے ملو امیر آدہی رات گئے بنسل پور
پہنچکر میر مخدوم کے ڈیرے مین شب باش ہوئے وہان لشنے

ہرگونہ نقصان کے ساتھہ ہیتیہ نامی رہیگی ہم جگت سنگہہ سے
گرگ آشتی کرتے ہین شاید کچہہ گزند ہم نکلے تم قلعے مین جمع رہو
مانسنگہہ نے اس خیال سے کہ مبادا انہہ نہ ہین اور راٹہورونکی
طرح یہ بہی دشمن ہوجائین جواب دیا کہ تم جو مناسب سمجہو کرو آخر
سنگی اندراج وغیرہ نے پیام دیا کہ اگر ہمسے کچہہ بحث نکرو ہم
نکلجائین جگت سنگہہ نے قبول کیا اندراج وغیرہ شہر سے نکلتے آکر متصل
فوج جگت سنگہہ ڈیرا کیا مانسنگہہ شہر چہوڑ کر قلعہ بند ہوا جگت سنگہہ
نے شہر پر قبضہ کرکے قلعے پر مورچے جمائے اکثر مکانات شہر کو
گولون سے مسمار کرکے قلعہ کو نقب سے اوڑانا چاہا لیکن قلعے
کے استحکام نے یہ تدبیر چلنے نہ دی بخشی اندراج نے
دو ہزار آدمیون سے کوہستان نگرہ کو اجمیر کی جانب
جاکر آمد و رفت اہل لشکر جے پور قریب بند کی مانسنگہہ نے
غلامی خان کو جو پہلے امیر کی طرف سے وکالتاً مہاراجہ ہلکر کے

پاس بیٹھا تھا اور اندنون کسی معاملے کی گفتگو مین مہاراج
کی طرف سے جو دہپور آیا ہوا تھا اسکے پاس بیجا مد و
چاہی اسنے صاف انکار کیا اس عرصے مین باوسینیہ ھیم
انباجی انگلیہ جان بتیس فرنگی سرداران علاقہ سیندھیہ جگت
سنگہہ کے بلاے آسکتے تھے مالوے سے میرتے مین آگئے انباجی
کے سوا سب ایماے جگت سنگہہ تحصیل میرتہ مین مصروف
ہوے وہ جودہپور اگر شیرون مین داخل ہوا دولت راؤ
نے انباجی سے کہدیا تہا کہ امیر خان عالی ہمت آدمی ہی ہندوستان
مین اسکا دخل اچہا نہین تو اسے اکہاڑ دینا اسلیے انباجی نے
آتے ہی راے چند دیوان جے پور سے کہا کہ تمنے امیر کو رفیق
بنایا ہے یہ عالی ہمت آدمی فرصت پاکر تمہاری ریاست برباد کریگا
مہاراج ہلکر نے بالسنگہ کا کب ساتہہ دیا با آنکہ اسنے اسکی متعلقین
کو کس وقت مین پناہ دی تہی تم امیر سے احسان کرکے

کیا فائدہ پاوگے یہ اور ملکر ایک ہین رئیس بہوکرن اور دیوان
وغیرہ سنے جواب دیا کہ امیرخان لڑکے ہین ہمسے عہدہ برآ نہین
ہوسکتے امیرنے یہہ ماجرا سنکر بہت رہے اور مہتاب راے
کو رائے چند دیوان کے پاس بہیجا پیام دیا کہ تم اور انباجی اور
سوائی سنگہہ اپنے کو دانا سمجہتے ہو سواے سنگہہ نے تو بہت
آدمیون کو تباہ کیا ہے تم یا خود تباہ ہوجاؤگے یا اس غریب
اورونکو تباہ کروگے مگر یاد رکہو زبردست کے سامہنے عقل بیکار ہے
دیوان نے خجل ہوکر کہا کہ مینے وہ بات ہنسی سے کہی تہی راے
موصوف نے کہا اسیطرح بہی دل لگی کی ہے دیوان چپ
ہورہا انباجی کے آتے ہی امیر کا پانچہزار روپیہ پومیہ بند ہوگیا
ہمراہیان امیر تنخواہ خواہ ہوے دہرنہ دیا امیر نے روپیہ
طلب کیا نہ ملا چند روز ادہر ادہر بہیرا یا پکہا ہہ مواجب کے لیے
وصول کرنے کو ہتاکر وہ پیر دہ اُسے منع کردیا ہمراہیان

امیر نے عذر کیا بعد تشدید تقاضا امیر کو کوٹھے سے گرا دیا
اور اوپر سے پتھر مارے ایک پتھر کا زخم زخم تیغ سے زائد پایا
امیر پر ہوا بڑی تکلیف ہوئی ناچار امیر نے راے ہمت راے
اور لالہ مہتاب راے کو دیوان کے پاس بھیجا پیام دیا کہ اسوقت
مین فوج کے دہرنے سے مین بہت تنگ ہون جو کچہہ ہو سکے
مجھے دو کہ اس عذر سے امان پاؤن کوئی شنوائی نہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہان سے کمال تحمل و استقلال امیر ثابت ہے
اور یہ بہی اظہر ہے کہ دنیا باآنکہ فانی و نجس ہے بڑی صعوبتون
کے بعد مشکل سے ہاتھہ آتی ہے اور جو غافل مفت پاتے ہین
رائگان اوڑاتے ہین یارب اہل اسلام قدر کافی سے
زائد دنیا نہ چاہین اور جسے تو بخشش یا زائد دے تیری مرضیات
مین صرف کرے — انا جی حاسد اپنے ضروری کام
مین صرف تہا اُسنے یہانتک دیوان کو بہکایا کہ

امیر کا دلی دشمن بنایا امیر تنگ ہو کر جلد بے سبب معسکر سے کوچ
کر کے بسواری پالکی معہ فوج بلنسل پور کہ جانب سجے پور ایک
منزل پہ آئے راجہ جگت سنگھہ نے لالہ مہتاب رائے کو بھیجا
کہ دلجمعی امیر کر کے لوٹا لائے کہدیا کہ انکے لوٹکر آتے ہی خرچ کا بندوبست
ہو جائیگا امیر نے اس مقام سے شقہ خاص بطلب مختار الدولہ
محمد شاہ خان کہ دو کنپوؤں سے تحصیل ضلع مالوہ مین مصروف
تھے بھیجا پرگنہ ٹونک انکو جاگیر لکھدیا میان منور خان برادر خرد
محل کلان کو سرونج کا عامل کیا فوج کو وہین چھوڑ کر تین سو
سواروں سے زخم کے سبب پالکی مین جلد و بسور لوٹ آ کے
معسکر جگت سنگھہ سے دو کوس پر ڈیرا کیا مگر دہرنے
والون سے مفر نہ ملا جب دہرنے والون نے سختی مفید نہ سمجھی
رامپوریہ اور آفریدی دولون گروہوں نے اپنے دو دو آدمی
دہرنے پر مقرر کر کے پیچھا چھوڑا یہ کہلایا کہ جو کچھ پاؤ گے

بالمناصفہ تقسیم کرلینگے امیر پالکی پر سوار ہوکر راجہ سے ملنے
چلے جگت سنگھہ نے اپنے ڈیرے کے پاس ایک راوٹی امیر کے
لیے کھڑی کروائی جسطرح پہلے بڑا خیمہ نصب ہوا تھا رقص و سرود اسباب
خوشی ظاہر تھے اب اسطرح سے کچھہ نتھا امیر راوٹی مین آئے ہم اُنہون
سے کہا دیکھو تمہاری عنایت سے ہم اس درجے کو پہنچے سامعین منفعل
ہوے بولے ہم دہرنے سے دست بردار ہوتے ہین ہتک عزت
سرکار ہمکو گوارا نہین جب تک کوئی آمد نہ دیکھینگے ہم تنخواہ طلب
نکرینگے اب ہمارا جینا مرنا سب آپکی خوشی کی ساتھہ ہے امیر نے
راے ہمت راے کی زبانی رائچند دیوان وغیرہ کو کہلا بھیجا
کہ اندنون کچھہ تھوڑا ہی روپیہ دیدو تو دفع الوقتی ہو جاے
کسی نے نسنا بدقعات امیر کی طرف سے یہی پیام پہنچا ایک دن
چار پانسو روپیہ ہی مانگے کمبختون نے جواب ناٹ دیا ایک رات
شب براتیان [illegible] ہوا امیر کی بات کا پاس [illegible]

اگرچہ ان کوتہ اندیشون نے نقض عہد مین درازدستی کی ہے

پر مین تا امکان نقض عہد نکرونگا انتقام و جزا خداوند کریم کے اختیار

مین ہے اتفاقاً یہہ معاملہ مانسنگہہ نے سُنا اسنے غلامی خان کو

رقعۂ خاص دیکر ایلچی کیا پیام دیا کہ مہاراج ہلکر جگت سنگہہ سوائی سنگہہ

وغیرہ کے ہاتھون جو میری خرابی ہوئی اور ہو رہی ہے آپ پر

مخفی نہین ملک میرے قبضے سے نکل گیا حریف نے قلعے پر مورچے

جماے ہین اگر اسوقت مین آپ کوئی سلوک دوستانہ میرے ساتھہ

کرین مین ہمیشہ ممنون احسان رہونگا امیر پہلے انکار کرچکے تھے

اب آزردگی مانع انکار ہوئی چاہا کہ جگت سنگہہ کو زک دین

حاسدون سے عوض لین یہہ سوچکر تہانہ کور کے ساتھہ ہرکارونکے

جماعہ دار مانسنگہہ نام کو اپنی طرف سے مانسنگہہ کے پاس

بھیجا پوچھا کہ اسوقت مین ساتھہ دینے پر تم کیا عوض کروگے

والے مارواڑ سخت مضطر تھا اسپیام سے خوش ہوا اپنے

اپنے ہاتھہ سے امیر کو لکھا کہ چار لاکھہ پچاس ہزار روپیہ ماہوار
حق اعانت سوائے تنخواہ کنبو اندنون دیتا رہونگا اور سالانہ چار لاکھہ
روپیہ آمدنی جاگیر باورچی خانے کے مصارف کے لیے دیکر تانبے
کے تپتر پر سند کہدوا دونگا امیر نے یہ رقعہ اپنے پاس رکھا کہلا
بہیجا کہ اچہا اب مین یہان سے علیحدہ ہوتا ہون جو کرونگا تم دیکہ
لوگے تم سنگہی اندراج کو جو کوہستان مکرہ مین اجمیر کی طرف
ہے لکہہ بہیجو کہ فلان شخص آتا ہے اسے رفاقت مین لو راجہ نے
قبول کیا سنگہی کو لکہہ بہیجا اتفاقاً سرجے راو گہاٹکیہ دولت راو سیندہیہ
کا سسر جسکو انباجی کے نفاق سے جگت سنگہہ برطرف کر چکا
تہا اپنی فوج میواڑ مین چہوڑ کر سوال و جواب کے لیے وہان
آیا یہ شخص انباجی کا دشمن جان تہا امیر نے دشمن کے دشمن
کو دوست جانکر اپنی رفاقت مین لیا اور پالکی مین بیٹہکر چلے
جگت سنگہہ کے ڈیرے کے مقابل کہڑے ہو کے کہلا بہیجا کہ مین

حق معاہدہ ادا کر چکا اسوقت تک امداد مین مجھسے تقصیر و تقاعد نہوا
تم نے نقض عہد مین کوشش کی بیمروتی کی داد تہی خبردار اب تمسے
مجھے کچھہ سروکار نہین نہ پیمان درمیان اور یہہ جو تم میری جان کے
دشمن ہوگئے ہو بفضل الٰہی میرا کچھہ نہین کر سکتے اگر کچھہ حوصلہ
ہو اسوقت مین تین سو آدمیون سے تمہارے لشکر مین ہون
تمہارے ساتھہ تین لاکھہ آدمی ہین آو حوصلے نکالو دیکھو کتنے ہو
ور یوہین چلا جگت سنگہ یہ بات سنکر گھبرایا پر سرعذر آیا خوشحال سنگہ
داروغہ کو بہیجکر سمجھایا بلایا امیر نے اسکا کہنا معتبر نہ جانا نہ مانا اتفاق
سے جراً کوچ کرکے اپنے لشکر مین بنسل پور آسے ندی کے
کنارے ڈیرا ہوا اُس رات دریا نے طغیانی کی معسکر امیر مین
کمر کمر سے زائد پانی ہوگیا اہل لشکر کا بہت سامان دریا برد ہوا
کئی لشکری بہی غرق ہوے بارے کچھہ سامان اور باقی آدمی
بلندیون پر چڑھ گئے طوفان سے بچے امیر نے تہیہ کوچ کا کرکے وہان سے

بیسیار مین آے اُس مکان کو لوٹا جو لوگ لُٹنے سے بچے اُنسے معاملہ
لیا گیا دوسرے دن صبح کو وہان سے کوچ ہوا راستے مین گانوون
سے بیس ہزار روپیہ معاملے کے لیے ہر دندے کے
پاس جو میرٹے سے سات آٹھہ کوس ہے آے وہان
مقام کیا بابو سیندھیہ سے جو قریب ہے مقیم تہا متحرک سلسلۂ
موافقت ہوے اُسنے قبول کیا شریک امیر ہو جانے کا وعدہ
کیا سنگی اندراج بہی بحکم آقا معہ دو ہزار سوار آملا شیولال
چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ فوج سے کہ سمت پالی
متعین ہوے تہے دس بارہ کوس پر لشکر امیر سے آگیا اتباجی
انگلیہ نے بابو سیندھیہ اور جان بیتس کو لکہا کہ بنداری
امیر بخشنے کا ساتھہ دو بابو سیندھیہ اسکے غائبانہ ملگیا
تہا اور اُسے سنگی اندراج نے بہی تسلی دیکر امیر کا جانب دار
کر لیا تہا اگر مقدمہ درستہ ہوتے سے ملاقات کی ضرورت

ہوئی سیندھیہ نے مشورت کی امیر کو تنہا بلایا امیر
پانسو سواروں سے سیندھیہ کے پاس گئے مگر کہا یہ عجب
وقت ہے ریاست جودھپور سہل ہی ہاتہ آتی ہے سیندھیہ
نے اظہار مرغوبی کے ساتہ بخیال تقسیم ملک کہ غلبہ امیر کو
ہوگا کچھہ روگردانی کی امیر سمجھگئے بولے او تقسیم ملک وہ یون
ہوگی کہ یا تم انتظام و تصرف کرو ہمین مصارف ضروری دو یا ہم
تمہین بلکہ تمہین ریاست کرنا ہم سپاہی ہین ہمین تو نقد
روپیہ چاہیے ملک سے مطلب نہین سیندھیہ یہ سنکر دل مین
شاد ہوگیا بولا تمسے اور مانسنگہ سے معاملہ کیونکر ٹھہرا ہے امیر نے
ظاہر کیا سیندھیہ نے کہا مین تو اڑہائی لاکہ سے زائد ندونگا
امیر کو بہر طور اسکا شریک حال کر لینا تہا کہا ہم اسی پر ہی
لینگے سیندھیہ خوش ہوا درستی معاہدہ ہوگئی یہ قرار پایا
کہ صبح بالاتفاق یہان سے کوچ کرکے شیولال سے مقابل

ہوں یہ خبر ڈاک کی ہرکاروں نے جگت سنگھ تک پہنچائی سرجی راو
وغیرہ مفسد آگاہ ہوئے گھبرائے انباجی نے سوائے سنگھہ کو بلا کر
مطلع کیا پھر دونو سانڈنی پر سوار ہو کر صبح سے پہلے باپو سیندھیہ کے
پاس آگئے انباجی مکار آدمی تھا جوگیا کپڑے منگوا کر بولا تم ہمیں چھوڑتے
ہو ہم دنیا چھوڑتے ہیں جوگی ہوتے ہیں دولت راؤ سیندھیہ
کی سرزنش کا جواب تم دینا سوائی سنگھہ نے کہا روپیہ جس قدر
تمہیں چاہیے ہم سے لو اور ہمارا ساتھہ نہ چھوڑو باپو سیندھیہ
دولت راؤ سیندھیہ کے اعتراض سے ڈر کر تازہ عہد و پیمان سے
پھر گیا امیر صبح کو یہ حال سنکر معہ سنگی اندراج وغیرہ سیندھیہ
کے پاس آئے پوچھا کل کے عہد و پیمان بیجان کا کیا حال ہے سیندھیہ
نے کہا ناچار ہوں کیا کروں انباجی اور سوائی سنگھہ آئے امیر
سنکر چپ ہو گئے تھے سیندھیہ نے سمجھایا کہا تم امیر کی جانب سے
مطمئن رہو وہ دغا نکرینگے اس نے باتیں کرنے میں سنگی اندراج

کو مخاطب کرکے یہ حکایت نقل کی کہ کسی مصرفہ گو احمق نے ایک
ظریف دانا سے کہا کہ بنی آدم مین دھن اور مقعد برو سے شمار
برابر ہین ظریف دانا نے کہا نہین بلکہ دھن کم ہین مقاعد زائد
کہا کیونکر کہا جس دھن سے جہوٹ بات نکلے عقلا اوس دھن
کو بہی مقعد وہین گنتے ہین سپہ سالار یہ سنکر سخت منفعل ہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کاش یہ مقولہ ہر آدمی کے پیش نظر رہتا خصوصاً
اتباع جو ناقل کے زیادہ مستحق ہین مع القصہ امر سنگہ وہان سے
اوٹھکر سنگی کے ہمراہیون سے کہا تم مین سے جو مرد ہو میرا
ساتھہ دے اور جو ساتھہ نہ دے اپنی راہ لے مین ہر حال
مین مان سنگہ کا معاون ہون تم میرے شریک حال ہو یا نہ ہو
سنگی نے کہا مین کوہستان سے اور لشکر جمع لاتا ہون
امیر یہ سنکر ناچار اپنے لشکر مین آگئے ٹہاکر شیو ناتہہ سنگہ
کچہادن والا کہ فہمیدہ آدمی تہا اور کئی سردار اور پانسو سوار

ساتھ لیکر سنگی سے جدا ہوا امیر سے آملا سلطان سنگھ
بناج والا کیسری سنگھ آسوپ والا بختاور سنگھ انوپے والا یہہ سب
راتہور اپنے اپنے خیالات کی خامی سے شریک امیر ہوئے امیر معجلہ
معہ ٹہاکر شیوناتھ سنگھہ وہان سے کوچ کرکے لشکر آئے
سرجے راؤ کہاٹکیہ نے میواڑ سے اپنے ہمراہی سوارونکو اور تیجو ہیرا سنگہ
کو جو اسکے متعلق تھے بلایا تھا وہ لشکر مین آملے بخشی شیولال
متعاقب تھے گوبندگڑہ پر جو لشکر سے دس کوس ہے آگیا دوسرے
دن امیر ہاڑے کی راہ سے ہرسولی علاقہ کشنگڑہ مین آئے
ہرسولی سے کوچ کرکے دو کوس چلے تھے کہ فوج متعاقب نے
سحر کے وقت آلیا قراولی جنگ ہونے لگی امیر نے ہیرا سنگھہ
کے کہنے کو کہ طاقت جنگ نہ رکھتا تھا بہیر کے ساتھ کرکے حکم دیا کہ تم
کوچ کرکے علاقہ کشنگڑہ مین پہنچکر ٹھیرو خود معہ لشکر فیروزی
اثر دس سواران ہمراہی شیوناتھ سنگھہ و سرجے راؤ کھاٹکیہ

جنگ قزاولی کرتے چار کوس آگے بڑہے علاقہ جے پور کے
ایک گانو پر پہنچے فوج متعاقب غالب تہی امیر مغلوب پانی برستا تہا
گہوڑے کیچڑ مین دہسے جاتے تہے امیر ٹہر گیے تدبیر کار سوچنے لگے
اسمین ہرکارے نے خبر دی کہ بہیر والے بہی مینہ کی شدت سے آگے
نجا سکے یہان سے دو کوس پر پڑے ہین امیر گہبرا ے ہرکارے سے
کہا تو جلد جا بہیر والونکو حکم سُنا کہ بہر طور جلد جلد علاقہ کشنگڈہ مین
جا پہنچو بہیر والون نے ڈیرون وغیرہ سامان کے تر ہونے سے
بہزار خرابی وتکلیف کوچ کیا دو بجے توپین امیر کے ساتہہ تہین
امیر نے دو چار گولے متعاقبین پر مار کر انہین بہی بہیر والون کے
پاس بہیجدیا خود گہوڑے پر سوار ہوکر دشمنون پر حملے کرنے کی
فکر مین ادہر اُدہر پہرے کثرت آب وخلاف بے موقع نپا کر رُک
گئے حریف بہی توپون کے سرد ہونے سے رُکے کیچڑ بہی
پیش قدمی کی مانع ہوئی بخشنے اخوندزادہ محمد آیاز خان بہادر

امیر کے لشکر کو امیر کے پاس بھیجا کہا ہمین تم سے کچھہ غرض نہین
بجز اسکے کہ تم علاقہ جے پور سے نکلجاو امیر نے باقتضاے وقت
قبول کیا بہزار تکلیف و دشواری کوچ کرکے ٹینگا ہمین کہ وہان
سے چھ کوس تہی داخل ہوے علاقہ کشنگڈہ مین مقام ہوا بارش
کے سبب خیمے نصف ہوسکے وہ رات بڑی صعوبتون مین گذری
صبح کو معہ کپتوے ہیرا سنگہہ وغیرہ کوچ کرکے تو درتی علاقہ جے پور
پر آے فوج متعاقب بہاگی پر بڑی امیر وہان سے مع جمیع ہمراہیان
نہضت کرکے اپنی عملداری علاقہ ٹونک مین آے فوج کو وہان
کہین ٹہرا کر خود بدولت معہ جمعیت معدودہ محمد شاہ خان مختار الدولہ
بہادر کی ملاقات کو گئے کہ حسب الطلب بالکنوے لعل سنگہہ
و مہتاب خان ہانوے سے آکر ٹونک مین عمل دخل کرکے جہلا یہ علاقہ
جے پور مین مقیم تہے مختار الدولہ کو وقایع سنانے کپتوون کے
افسرونکو بلا کر کہا کہ ابتک تم بے خدمت تنخواہ پاتے رہے ہو

پہنچنے وقت پر کام آنے کے لیے تمہین نوکر رکھا اور ابتک لڑائی سے
بچایا اب وقت ہے نمک حلال بنو داد جانفشانی و حسن خدمت
کی عوض دو ماہہ انعام پاؤگے اور جو بیدل ہوکر جان چرا وصاف کہدو
کہ ہین تمہین جواب دون اور فوج جمع کرون سننے بالاتفاق
عرض کی ہم جان نثاری کو حاضر ہین آدا سے حق نمک مین دل
کوشش کرینگے امیر مطمئن ہوے محمد شاہ خان کو حکم دیا کہ تم
صبح کو دو نو کمپنو ساتھہ لیکر رانولی علاقہ ٹونک کی طرف آؤ ہم بہی معہ
فوج خاص کل تمسے آملینگے مختار الدولہ مخلص خیرخواہ نے بسر و چشم
قبول کیا امیر شبا شب اپنے لشکر مین داخل ہوے صبح کو نہضت
کرکے باہنی ندی کے کنارے پر کہ رانولی سے ڈیڑہ کوس ہے مختار الدولہ
سے آملے ایک مقام کرکے کل افواج کے ساتھہ وہان سے کوچ کیا
تو دوسری علاقہ جے پور متصل مادہو راج پورہ مخیم ہوے یہان سے
دو کوس پر فوج جے پور پڑی تہی صبح کو امیر نے سبقت کی اور

بڑے بے پروا سے بھی آمادہ جنگ ہوکر مقابل ہوے تمام دن
توپ و تفنگ سے جنگ ہوئی مگر اُسدن بارش سے مقدمہ طے نہوا
یون رات ہوگئی اسنے آمادہ کوشش ہوکر مسلح و ہوشیار رات
گذاری حریف بھی مقام کو لوٹ گیے صبح کو اسنے نماز کے بعد
فتاح حقیقی سے فتح و ظفر مانگ کر لشکر کو بڑھایا کنبوے لال سنگھ
کو معہ اضراب کلان اپنے فیل نشان کے سامنے جمایا خود بدولت
سواران خاص سے کنبو اور توپخانے کے پیچھے صف آرا ہوے
میمنہ کو رسالداران آفریدی و رامپوریہ و کنبوے مہتاب خان
سے اور میسرہ کو جمعیت شیوناتھ سنگھ کچھاون والا وغیرہ
راٹھورون اور فوج سرکار راؤ و کنبوے ہیرا سنگھ سے آراستہ کیا
توپ چلنے لگی سواران رامپوریہ و آفریدی سالے معہ کنبوے مہتاب
خان یورش کی ہنوز مراد کو نہ پہنچے تھے کہ مرزا اصا بیگ کی پلٹن
والون نے توپون سے چھرا مارا بہت جوانمرد کام آئے ثابت

قدم بھی کیچڑ کے سبب جلد نہ بڑھ سکے کوشش ہو رہی تھی کہ لوسنے چالیس
پچاس آدمی میدان سے گرہون مین چھپا رہے امیر مشوش ہو کر
ہاتھی سے اُترے جنوہ نام گھوڑے پر بیٹھے باواز بلند کنبو والونکو حکم دیا
کہ جنسی کی بڑی توپون سے دشمنون کی بھیر پر گولے مارو خود بدولت
واقبال حملہ آور ہوئے کالے شیو ناتھ سنگھ سے چیرا او دیغیرہ کو حکم دیگئے
کہ میرے ساتھ آؤ اگرچہ میدان دلدل سے مانع حملہ تھا مگر امیر بکمال
قوت خداداد و دلیری اسپ سبک خرام باد رفتار کو اُٹھائے ہوے
چلے جاتے تھے تائیدات غیبی سے جنسی کی بڑی توپون کے گولے
دشمنون کی بھیر پر پہونچے اور دشمن بیتاب ہوئے گھبرا ئے
اسی حال مین امیر قریب جا پہنچے اشعار

سپہدار رستم توان گیو جنگ
ہزبر تناور دلاور نہنگ

نہ آب و خلاب و ہوا سے رکا
نہ چہرے کی بارش سے خا لف ہوا

وہ اسپ خوشند صرصر روش
ہوا برق کی طرح گرم دوش

رفیقون سے کوئی تہا ہمرکاب | مگر اک جوانمرد اقبال تاب

فقیر محمد ولی خیر خواہ | قوی پنجہ خان تہور پناہ

جو دیکہا سپہدار نے بے یار | کہا اسنے اے سرور نامدار

ٹہر جا کہ آجا نہین باقی رفیق | نہین جان پر اپنی کیون تو شفیق

خدا تیرا حافظ ہے اسکے سوا | نہین کوئی ظاہر نگہبان ترا

کہا مرد حق گو نے اے دوستدار | ہمارا نگہبان ہے پروردگار

وہی بیکسی مین حافظ رفیق کریم | موید ہو گر اسکا فضل عمیم

تو تنہا ہین سب دشمنونکو ہون بس | جنون برق مین یہ عدو خار و خس

یہ سنکر ملازم قوی دل ہوا | تہور مین آقا کے شامل ہوا

مقابل بچانا مناسب جو تہا | دلاور سوے پشت اعدا گیا

گروہون مین جو سیدان کے تہے نہان | جوانان کینہ ور سے تہا جہان

سپہبد کو تنہا دوان دیکہ کر | ہوے ساتہ آقا کے مثل ظفر

جو مرزا کی پلٹن پر آئے امیر | جہپٹ آیا مرزا بہی مانند تیر

کیا پہلے مرزا نے پستول سر | خدا نے بچایا دلاور کو پر
بڑہا تیغ کین کھینچکر پہر حریف | نہ سمجھا قوی سے نہ بیتے ضعیف
دلاور نے نیزے کو سیدہا کیا | عدو کو ستان پر اوٹہا ہی لیا
گرا ہوکے مجروح مرزا ادہر | گرے اوسکی پلٹن پہ جہوگ ادہر
جو پلٹن نے دیکھا کہ افسر گرا | ہمین بہی دلاور نے آہی لیا
ڈرے پر غضبناک لڑتے رہے | امیر اسکین مانند برق آپڑے
کیا حملہ گلے پہ جس طرح شیر | زبردست کتنے کیے دم مین زیر
بہت کشتہ و خستہ رن مین ہوئے | جو باقی رہے وہ فراری ہوئے
ہوے نیچہ بغم مین دشمن اسیر | خوشی سے لیے چوم دست امیر

القصہ امیر نے اُس پلٹن پر ظفر پاکر ٹہاکر شیو ناتہہ سنگہ کے ہمراہیون سے جو قریب تہے باواز بلند کہا کہ مین تمہارے لیے یہ جانفشانیان کرون تم کہڑے تماشا دیکہو کیا راٹہوردن کے ہان اسکو جوانمردی یا مروت کہتے ہین اس کلمے سے

بڑہ آئے امیر نے ان سب کے ساتھہ باقی فوج پر حملہ کیا تھوڑی دیر
مین سبکو ہزیمت دی مگر خیرات مسیح نامی عیسائی جسکے ساتھہ دو
پلٹنین چار توپین تہین نواب شہامت خان واحد خان
اکبر بیگ سواران کھڑا تہا ایک میدان مین جمے ہوئے تہے
اور کچہہ سوار ایک چہوٹے گانو مین تہے جو دو نون لشکرونکے
وسط مین تہا یہ دریافت کرکے امیر نے کہا کہ اس گانو پر حملہ
کرنا چاہیے فتح و شکست اسی پر موقوف ہے یہ سنتے ہی کینو
کے سوارون نے حملہ کیا اور دیگر دشمنون کو گانو سے نکال دیا
پھر امیر سے کہا کہ اب آپ حملہ کرین امیر نے فرمایا پیش قدمی
باندازہ عقل چاہیے ورنہ ایک قدم ہٹجانے مین ظفر بسدل
ہو جاتی ہے اتفاقا وہ لوگ امیر کو آمادہ حملہ دیکھکر خود بخود
منہزم ہوئے محمد عمر خان رامپوری نے ایک سو سوار کے
ساتھہ تعاقب کی اجازت چاہی جوانمرد نے فرمان پاتے

اسنے پہلے حملہ کیا قزاری رک کر بولے اب کیا ہمارے ہتیار
کہلواتے ہو کیون اتنا دباتے ہو لوٹ جاؤ ورنہ پشیمان ہوگے
خان مذکور لوٹا اسنے حکم دیا کہ فتح و ظفر کی نوبتین بجین منصورین
سامان اعدا جمع کرین ساٹھہ توپین سات ہاتھی بہت خیمے ڈیرے
بیشمار اسپ و شتر امیر و ہمراہیان اسکے ہاتھہ آے امیر نے
اُسی جگہ مقام کیا مرزا صابر بیگ کپتان کو میدان سے اُٹھوا یا
زخم کا علاج ہونے کا حکم دیا سنگی اندراج کو ماجری لکھکر
لکھا کہ مین حق معاہدہ ادا کر چکا اور اتبک کچھہ عوض نہین لیا اب مجھے
خرچ کی تکلیف ہے سپاہ کو تنخواہ دینا ہے عنقریب جنگ سنگھہ کے
مقابلے مین کام لینا ہے کچھہ روپیہ مجھے دو اور مجھسے آملو ہرکارے
نے خبر دی کہ فوج مخالف ہزیمت پاکر جے پور گئی ہر دل لے
سانگانیر پر پڑے ہین شہر والے شہر مین داخل ہوے امیر نے
یہ سوچکر کہ اسوقت مین شہر کو بآسانی لوٹینگے بہت نقد

وجنس پاینگلے کوچ کیا جب پورے پانچ کوس سانگانیر سے دو کوس
پرا گئے جگت سنگھہ کی بہن نے عزم امیر دریافت کرکے دستور
کے موافق باظہار کمال عجز اپنا دوپٹہ امیر کے پاس بہیجا او کہا اس
وقت مین یہان کوئی مرد میرا نگہبان نہین ہین جیسی جگت سنگھ
کی بہن ہون یون ہی آپکی بنتی ہون میری آبرو کا پاس
آپکو چاہیے کچہہ نذرانہ لیکر اسوقت مین شہر کو نہ لوٹیے عالی ہمت نے
مان لیا کہا اچہا مینے نذرانہ بہی معاف کیا مین اب مردون کے
مقابلے کو جاتا ہون تم میری بہن ہو مطمئن رہو ازان بعد کوچ
کرکے معظم آباد ہوتے ہوے سانبہر آئے لوٹا بہر سنگی الغرض
سے ملنے کو جو روپیہ کی سبیل کرنے کشن گڈہ آیا تہا علاقہ
کشن گڈہ مین آے اُسیدن یہ فرحت اثر خبر سامعہ افروز ہوئی
کہ دوسرے محل لینے دختر اخوند زادہ سے آدہی رات گئے صاحبزادہ
متولد ہوا اسکے نچہر دوگانہ شکر ادا کرکے خوشی کرنیکا حکم دیا

خوشی کی نوبتین بجنے اور شلک مبارکباد سر ہونے لگین مژدہ
سرور وصلاے فرحی سے گرار باب نشاط نے ہجوم کیا مبارک
سلامت کا غل پڑا مؤلف امیرنامہ نے اوبخنور باد مادہ تاریخ
لکھا ہے — القصہ امیر رسوم تہنیت وشادی سے فارغ ہوکر
پانسو سواروں کے ساتھ کشن گڈھ آئے بخشی وغیرہ راٹھوروں
سے ملے روپیہ وصول ہوا سپاہ کو تنخواہ وانعام دیکر بشد
بہت کچھ دیا مساکین فقرا مالامال ہو گئے وہان بھی ایکدن برات
شادی تولد فرزند مین رقص وسرود کی محفل کی پہر بخشی انراج
وغیرہ راٹھوروں سے کہا کہ مجھے جگت سنگہہ سے لڑنا ضرور ہے
مان سنگہہ کا پورا عوض لیے بغیر آرام سے بیٹھنا میری عالی ہمتی
سے دور ہے میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ تم مع جمعیت
سرجی راؤ گھٹکیے سے مختار الدولہ وغیرہ بہت سرداروں کے ناگور جلد
مین سواران خاص کے ساتھ براہ راست جودھپور پہنچون گا

سب صلاح مانگر روانہ ہوئے امیر پھر آئے وہان سے
اجمیر یہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو اجمیر آئے مستعد نیابت
ہو کر لوٹ گئے اس رات خواب دیکھا کہ میرے لشکر کے قریب
ایک اور لشکر پڑا ہے میں نے دریافت کیا کہ کس کے لشکر کے خیمے
کھڑے ہین کسی نے کہا خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کا لشکر بفضل خدا
تمہاری مدد کو آیا ہے فرط انشاط سے امیر کی آنکھ کھلی ہنستے اٹھے
ہمراہیون کو بشارت سنائی سب شاد ہوئے امیر نے ہمراہیون
کے دل بڑہائے آپ اس مہم سے مطمئن ہوئے کوچ کیا مقامات
جودہپور سے جگت سنگہ کے تہانے اُٹھاتے اپنے تہانے
بٹھاتے میرتے پہنچے سنگی اندراج وغیرہ راٹھور بھی یون ہی
میرتے سے سات کوس پربانگور کے رستے پہنچے سنگی نے
تہانون کے تغیر کے سوا اپنے ملک کے زمینداروں کو یہ بھی
حکم دیا کہ جے پور والے پر جہان قابو پاؤ ناک کان کاٹ لو

غالباً ایسا ہوا بہی اب باوجود جگت سنگہ متردد ہوے باہم کہا
کہ پٹہانون سے عہدہ برائی دشوار ہے اپنی عمدہ فوج شکست پاکر
بیدل ہوگئی امیر مظفر کا جی بڑہ گیا راٹہور جو شریک ہین لئے امید وفا نہین
بالفعل بہی پہر گیا تہا صلاح وقت یہی ہے کہ آبرو بچائین
جے پور کو لوٹین انباجی انگلیہ سوائی سنگہ وغیرہ نے یہ حال دریافت
کرکے دل بڑہایا تاکید بیجان اعانت سے تسلی دی جگت سنگہ نے
نہ مانا بعزم جے پور کوچ کرکے ناگور آئے وہان سوائی سنگہ نے کہا
تم تو چلے ہمنے تمہاری خاطر اپنونکو بیگانہ و دشمن کرلیا مجہے کسکے
سپرد کرتے ہو جگت سنگہ نے تسلی دی کہا سینہ بسینہ جہان منشی وغیرہ
سردارونکو تمہارے پاس چہوڑتا ہون ناگور سخت جگہ ہے اپنے کام
مین لگے رہو شیخاواٹی مین فوج کو چہوڑ مین بہی آتا ہون یون
ہی سبکو مطمئن کرکے ناگور سے جو بیس کوس ہے کہٹو آے بخشی اندراج
نے امیر کو لکہا یہ وقت ہے دشمن کو جانے نہ دو انتقام لو امیر سوار مع فوج

یلغار کرکے لشکرگاہ جگت سنگہ سے پانچ کوس پر آگئے جگت سنگہ
کہ اسوقت مین نہایت خوفناک تہا بہت ڈرا رات کو ایک معتمد بہیجکر مانسنگہ
ہمسرکارون کے جمعدار کو بلایا کہا اپنے آقا سے اجازت لیکر میری
ایک بات سن جا جمعدار اجازت لیکر حاضر ہوا راجہ نے کہا مینے امیر سے
بدعہدی کرکے بہت پشیمانی و پریشانی پائی امیر زیادہ مجہے پریشان
و پشیمان پسند نکرین میرے تعاقب سے باز رہین یہی مضمون
ایک خاص رقعے مین لکہدیا کہ مینے جیسا کیا ویسا پایا تمنے اپنی مروت
و فتوت سے فائدہ لیا اب سختی سے حاصل کیا امیر نے اس خیال سے
کہ یہ بڑا رئیس ہے اسکو ممنون رکہنا انسب ہے کہلا بہیجا اچہا ہے اپنے
درگذر کی بہ تعجیل چلے جاؤ راجہ نے باتفاق رای چند دیوان اور
انباجی انگلیہ کی فوج ہمراہی سے پہر رات رہے کوچ کردیا یہ خبر
سنکر بخشی اندراج وغیرہ راٹہورون نے بہی نقارہ بجاکر
بارادہ کوچ امیر کو کہلا بہیجا چونکہ امیر کو اوسوقت بمقتضای

زنانہ برباد سے راجہ مذکور منظور تہی معرفت خدمتگارون کے
عذر علیہ خواب کا کہلا بہیجا اور باقی شب اسی حیلہ مین تمام کی
اور خبر کے ہرکارون سے خفیہ سمجہا دیا کہ صبح جب سنگی اندراج
وغیرہ میرے پاس آوین تو تم آکر عرض کرنا کہ راجہ جگت سنگہ
شبا شب کوچ کرکے دس کوس گیا غرض جب صبح کو بخشی اندراج
وغیرہ سرداران راٹہور بصلاح کوچ امیر کے پاس آے تو ہرکارون
نے حاضر ہوکر اسے راز شبینہ برملا کہا کہ وہ دس کوس چلا
گیا اوسوقت امیر نے بخشی مذکور سے کہا کہ اب راجہ کے تعاقب سے
کچہہ فائدہ نہین فاصلہ بہت ہوگیا کسی اور تدبیر پہ کاربند ہونا
چاہیے بخشی نے کہا سواران جرار اپنے اوسکے تعاقب پر مقرر کرو
امیر نے بپاس خاطر اوسکے ایک جماعت سواران پنڈارہ کو
تعاقب کا حکم دیا وہ جاکر اسباب بیں باندہ لشکر جودہپور کو غارت
کرلاے انجام کار امیر بہمراہی بخشی اندراج وغیرہ کوچ کرکے

میرتهه آئے وہان سے بخشی مذکور کو راجه مانسنگه کے پاس
جودهپور کو روانه کیا اور خود بسبب دهرنے سپاه کے میرتهه
مین توقف کیا جب بخشی جودهپور پہنچا راجه نے اوسکو عمده خلعت
عنایت کیا اور عهدهٔ دیوانی سے سرفرازی بخشی اور امیر کی طلب
مین خریطه بهیجا جب امیر قریب جودهپور آئے تو راجه نے استقبال
کرکے بهت تعظیم وتکریم کی باغ مین اوتارا اور سامان رقص
وعشرت آماده کرکے امیر کو مسند پر اپنے برابر بٹهایا اور مشکوری
وممنونی احسان امیر کے ظاهر کرکے کلیدهاے قلعه جودهپور دست
بسته روبرو رکهدین اور بکمال عجز کها که یه ریاست محض آپکے
طفیل سے بچی هی اسکا شکریه کس زبان سے ادا کرون که بجز قلعه
اور کوئی مقام میرے قبضه مین نرها تها امیر نے بخوبی اوسکی
تسلی خاطر فرماکر کها مینے یه کلیدهاے قلعه اپنے جانب سے
تمکو دین راجه مطمئن خوشحال اپنے مقام کو گیا اور امیر وهین

باغ مین قیام پذیر رہے یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۴ ہجری مین واقع ہوا

دہرنہ افغانونکا اور تنگ کرنا امیر کو بیماری مین اور بفہمایش مانسنگہ کے دہرنہ دور ہونا اور جانا امیر کا ناگور کو بصلاح راجہ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہانکی راجہ کا اور فتح ناگور اور فرار ہونا دہونکل سنگہہ اور راجہ بیکانیر کا وہان سے

غرض امیر نے راجہ مانسنگہ سے ملکر چند سے بنابر اصلاح مقدمات ریاست کے وہین مقام کیا ایکدن امیر حالت بیماری مین حسب عادت مع افغانان آفریدی وغیرہ شہر مین اندرون قلعہ ملاقات کو گئے تھے افغانو نے وقت پاکر امیر پر دہرنہ دیا اور بسقدر تنگ کیا کہ زندگی امیر پر تلخ ہوئی ہر چند افغان رامپوریہ وغیرہ نے قلعہ پر جاکر آفریدیونکو فہمایش کی کہ اپنے آقا کو بیماری مین

رنج رسانی نمک خواری سے بعید ہے لیکن آفریدیون نے
نہ مانا بلکہ رامپوریون سے نوبت بہ خانہ جنگی پہنچی اور آفریدی مثل
ستار خان وغیرہ رامپوریون کے ہاتہ سے مارے گیے تاہم آفریدی
دہرنہ سے باز نہ آے اور دروازہ مکان کو بند کرکے کتار امیر کے
سینے بے کینہ پر رکہکر آمادہ قتل ہوے یہ حال دیکہکر راجہ مان سنگہ
نے سقف خانہ توڑکر آفریدیون کو تخویف و تہدید کی اور لاکہہ روپیہ
دیکر اونکا دہرنہ اوٹہوایا اور امیر نے اس نزاع جان ستان سے
رہائی پائی پہر جمشید خان اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان
اور منور خان آفریدی تنخواہ لیکر لشکر امیر سے جدا ہوکر میرٹہ
چلے گئے اسی حالین راجہ مان سنگہ نے امیر سے کہا کہ ہر چند آپکے
بے نہایت احسانات مدۃ العمر فراموش نکرونگا لیکن سوائی سنگہ
ستہونے ناگور مین راجہ دہونکل کو صدر نشین اپنا کرکے بادشاہ
جودہپور کی ریاست مین خلل اندازی سے باز نہین آتا جبتک اوسکا

لیجئے تدارک کمیا جاویگا اطمینان کلی حاصل ہوگا امیر نے فرمایا پروردگار
مسبب الاسباب ہے جب اوسنے اتنی درستی کردی وہ پھر نوع مطمئن
کرسکتا ہے اس بات سے راجہ کے دلمین قرار آیا اور ساڑہے
چار لاکھہ روپیہ ماہواری فوج خاص امیر کی اور چند پرگنہ حاصل چار لاکھہ
روپیہ کی جاگیر مصارف صاحبزادہ بلند اقبال وزیر الدولہ بہادر کی
اور اٹھارہ لاکھہ روپیہ سالانہ نوکری کمپنو مختار الدولہ کا اور جاگیر ڈیڑہ لاکھہ
روپیہ کی واسطے اوسرداروں اور کارگذاروںکے مثل اخوندزادہ محمد
ایاز خان بہادر و غلامی خان وکیل اور راے ہمت راے اور
مرزا حاجی بیگ کے مقرر کرکے تحریر کردی اسوقت امیر نے بہمراہی
پانسو سواران جرار جودہپور سے ایک منزل کوچ کرکے ناگور کیطرف
ڈیرہ کیا باقی سپاہ کہ واسطے وصول تنخواہ کے جودہپور مین
رہگئی تہی اکثر اونمین کے دوسرے کوچ مین آملے اسیطرح باقی
لشکر مقام کریاں تک کہ ناگور سے ایک منزل ہے آملا اور سواران

حیدرآبادی وغیرہ جو ہمراہی بلکرسے جدا ہوکر راجہ جگت سنگہ

کے شامل ہوگئے تھے اس منزل مین آکر امیر سے لگ گئے چنانچہ

بست ہزار سے جمعیت زیادہ ہوگئی غرض امیر نے کنپ لعل سنگہ

اور کنپ مہتاب خان کو جو زیر ایالت مختار الدولہ نواب محمد شاہ

خان کے تھے اور بعد فسخ شیو لعل بخشی جے پور کے ضلع میرتہ

مین اقامت گزین تھے واسطے تنبیہ اور گوشمالی زمینداران

سرکش علاقہ جودہپور کے کہ اپنے آقا سے بغاوت اختیار کی تھی

اور در پردہ سوائی سنگہ سے سازش رکھتے تھے نامزد فرمایا

اور کرنیل موہن سنگہہ کو کہ ادنہین دنون گھر سے آکر شرفیاب

ملازمت امیر کا ہوا تھا معہ پلٹن ڈیوڑہی خاص وغیرہ سپاہ

متفرق کے باتفاق محمد غفور خان خویش اخوندزادہ محمد ایاز خان

واسطے تحصیل علاقہ کوروار متعلقہ جودہپور کے روانہ کیا

اور مرزا حاجی بیگ کو بخدمت عملی واسطے دام گستری کے

کہ سوار یکہ و تنہا مقرر عمدہ تہا بطور وکالت گفتگو کو نزد سوائی سنگہ
جیپس پور کہرن ناگور مین روانہ ہوا کر محرک سلسلہ اتحاد ہوئے اور کہلا
بہیجا کہ باوجود اسقدر ہمارے سلوک کے مان سنگہ نے ایسے تنگ وقت دہرنے
مین شرط دوستی ادا نکی اور امداد خرچ سے باز رہا اگر تمہاری صلاح ہو
تو مین بعوض اس بے پروائی اوسکی کے دہوکل سنگہ کو صدر نشین
جودہپور کرکے مان سنگہ کے اخراج پر کمر ہمت باندہون بعد ازان نامدار
خان نامی جماعہ دار کو ناگور مین بابو سینیہ کے پاس کہلا بہیجا کہ مجکو تمسے
ایک امر مین مشورت ضرور ہے لہذا انکو مجھسے ایکبار آکر ملجانا ضرور ہے
چونکہ اوسوقت بابو سینیہ سوائی سنگہ سے بابت طلب تنخواہ کے
رنجیدہ تہا وکیل امیر کو جواب دیا کہ موضع کہوا مین جو پاس ناگور کے
واقع ہی مین آکر ملونگا جب ادہر سے امیر بہ ملاقات آوینگے مین
بہی فی الفور آجاؤنگا القصہ جب نامدار خان نے آکر امیر سے یہ حال
کہا تو امیر اکہزار سوار ہمراہ لیکر موضع کہوان پر آئے اور وقت

ملاقات باپو سیندھیہ سے کہا کہ سلوک سوائی سنگہ کا راجہ
جگت سنگہ سے سب پر ظاہر ہے اسطرح تمہارا نفع بھی اوسی ہونا
معلوم ہے مقتضائے دانائی اسوقت مین یہ ہے کہ راجہ مان سنگہ سے
موافق ہو کر ملک جودھپور سے نکل چلین اگر تمکو ضرورت خرچ کی ہے
تو مین سب خرچ تمہاری سپاہ کا کر دونگا باپو سیندھیہ نے جواب
دیا کہ اگر تم تحریر اس بات کی کر دو کہ جو ملک و مال تمہارے ہاتھ آوے
نصفی اوسکا مع ادائے تنخواہ سپاہ مجکو دوگے تو حسب رائے
تمہاری مجکو تعمیل مین کسیطرحکا دریغ نہین امیر نے اوسکی
طرز تقریر سے جان لیا کہ یہ اب پاؤن پھیلاتا ہے کوتاہ فہمی سے
اسطرح نہ مانیگا بحکمت عملی یہ تدبیر کی کہ اوسکے نامی سرداران
سپاہ کو مثل منیر خان اور خدابخش خان اور دارا خان
اور دیندار خان فیض اسد خان بھیج وغیرہ قریب ہزار سوار کے
جو باپو سیندھیہ سے بابت طلب تنخواہ کے ناگوار ہین ملکر

خاطر تہی متفق کرکے اشارہ کیا کہ بابو سیندھیہ سے طلب تنخواہ
مین تنگی کرین چنانچہ افغانون نے باشارہ امیر واسطے تنخواہ کے
نہایت تنگ کیا اور آمد و رفت اٹھانا اور خدمتگارونکی آدکی پاس
موقوف کی جب زندگی اوسپر تلخ ہوئی تو سیندھیہ نے بزرگی
بظاہر اپنے فوج سے مسلح ہو کر اون سردارون سے کہا کہ سیندھیہ
یہان مجھسے ملنے آیا تہا تمھین اسوقت اسکی گرفتاری مناسب نہین
سردارون نے کہا ہم بہر طور اپنی تنخواہ لین گے اور بے نشان وہی
زر تنخواہ کے رہائے سیندھیہ غیر متصور ہے اوسوقت امیر دو تین
خدمتگارون کی ہمراہ سیندھیہ کے پاس گئے اور کہا فہمایش افغانون
کی بے سبیل زر محال ہے اور حال بے استعدادی ہمارا تمہارا
بہی مخفی نہین مجکو تمہاری گرفتاری سے سخت رنج و ندامت ہے
اس امر مین کیا تدبیر کیجاوے سیندھیہ نے کہا اب مین ان
افغانون کے ہاتہہ سے نہایت تنگ و حیران ہون تم جسطرح

ہوسکے انّے میری گلو خلاصی کرواسکیگا تمکو انکی تنخواہ کسقدر
دینا ہے اور سوائی سنگہ سے کسقدر لینا ہے سیندھیہ نے کہا
تین لاکہ تنخواہ دینی اور اسیقدر سوائی سنگہ سے لینی ہے امیر نے
کہا بشرط کوچ کرجانے تمہارے کے مع لشکر ملک جودہپور سے
مین ذمہ داری ادا ے تنخواہ ان افغانون کی کرتاہون سیندھیہ
نے اقبال اس امر کا کرکے کہا جان تیبس فرنگی جو یہان ہمارے
شامل ہے بدون تدبیر خرچ وہ کسطرح یہان سے جاویگا امیر نے
پوچہا اوسکی تنخواہ کسقدر ہے کہا لاکہ روپیہ امیر نے کہا مین برات
لاکہ روپیہ بابتہ اوسکی تنخواہ کے موضع آشوب علاقہ جودہپور
کردیتاہون وہان بے تکلف جاکر وصول کرلے غرضکہ بابو
سیندھیہ اس تدبیر سے امیر کا احسانمند ہوکر جانبطیسٹ
کی فہمایش کو اپنی فوجمین کہ ناگور سے پانچ کوس پر موضع
سونڈوہ مین مقیم تہا گیا فرنگی نے سوائی سنگہ کو ناگور سے

وہان بلواکر اس امر سے مطلع کیا اور کہا اگر امیر الدولہ بصورت عدم حصول
زر علاقہ آشوب سے ادا اوسکی اپنے ذمہ کرین اور یہان اگر میری
خاطر مطمئن کر دین تو البتہ مجھکو قبول ہے امیر نے اس بات مین حصول
مدعا اپنا سمجھکر چند سوارون سے فہمایش کو جان بطیست کے
موضع سونڈوہ مین سیندہیہ کے پاس جاکر بہر نوع اوسکا
اطمینان کر دیا اور بابت تنخواہ افغانان ہمراہے سیندہیہ اپنے
سردارون کی ذمہ داری کرا دی بعد تسلی اور طمانیت اون
لوگون کے موضع کہرپال مین کہ لشکر گاہ تہا لوٹ آئے اور بابو
سیندہیہ اور جان بطیست ہمراہ اپنے افواج کے حسب الاقرار
بطرف آشوب جاکر ساٹھ ہزار روپیہ وہان کی تحصیل سے اور چالیس
ہزار روپیہ دیہات گرد و نواح سے لیکر جانب اجمیر شریف کے
روانہ ہوئے اور سرجی راو گہاٹکیہ معہ کہنڈیرہ ہمراہ سنگہ کے کہ جو عرصہ پیشتر
مین امیر سے رخصت ہوا تہا اجمیر شریف مین سیندہیہ سے آملا

القصہ جب امیر باتدبیر نے میدان حریفون سے خالی کر لیا تو با فوج
خاص اور سواران سیندھیہ کہ باامید وصول تنخواہ کے لشکر امیر مین
رہ گئے تھے کوچ کر کے موضع سوندوہ پر پانچ کوس ناگور سے
اوترے اور کپتان لعل سنگہ اور مہتاب خان متعلقہ مختار الدولہ کو اور
اور کرنیل موہن سنگہ اور محمد غفور خان کو کہ جابجا ضلع جودہپور مین
نامزد تھے بلا کر اپنے شامل کیا اور اس عرصے مین مرزا حاجی بیگ
وکیل امیر بہی سوائی سنگہ کے پاس سے لوٹ کر امیر کے روبرو
آیا اور عرض کی کہ چالیس ہزار روپیہ سوائی سنگہ نے دینا منظور
کیے ہین امیر نے یہ جواب سنکر بمقتضاے مصلحت وقت
کہ اوس فریبی کو دام تدویر مین لانا چاہتا تہا وکیل مذکور کو دوبارہ
اوسکے پاس روانہ کیا اور یہ کہلا بہیجا کہ مجکو تمہارا قول و قرار
قبول و منظور ہے لیکن بتقبیل اقساط و اقرار کی میعاد معین کر دینا
ضرور ہے سوائی سنگہ نے یہ بات وکیل امیر سے سنکر کہا

کہ جس روز امیر سے میری ملاقات ہو عرصہ تیرہ دنمین تیرہ
لاکھہ روپیہ دونگا اور ستائیس لاکھہ روپیہ بروقت نکال دینے مانسنگہ
کے جودہپور سے اور دہوکل سنگہ کو اوسکی جگہہ مسند نشین کرنے
کے دونگا اور کہا اگر نواب محمد شاہ خان امیر کی طرف سے میری دلجمعی
کردین تو مین اسے ملنے کو چلون غرض امیر نے یہ بات منظور
کرکے مختار الدولہ کو سوائی سنگہ کے پاس جانے کا حکم دیا مختار الدولہ
حسب الاجازت سوائی سنگہ سے ملکر امیر کی خدمت مین لوٹ
آئے اور عرض کی کہ سوائی سنگہ اپنی تسلی اور جمع خاطر کو مجہسے
قسم چاہتا ہے اسمین آپکی کیا مرضی ہے امیر نے فرمایا اسباب مین
مجہسے استفسار کی کیا حاجت تہی جو امر موجب نمک حلالی اور درستی
شکر اسلام کا ہو بلا تاخیر عمل مین لانا بجا تہا ہر چند بباعث اوسکی
دغابازی کے کہ ترقیات امیر کا بدخواہ اور مخرب ریاست تہا فریب
و دغا سے اوسکا قتل عین صواب تہا لیکن چونکہ مختار الدولہ نے

یہ امر بطور مسئلہ دریافت کیا تھا اونکی تسلی کو ثقات لشکر نے کہا کہ
واسطے خیر خواہی امیر اسلام اور درستی لشکر مسلمین کے خون ایک کافر
بدخواہ مفسد کا فریب و دغا سے روا و درست ہے غرضکہ مختار الدولہ نے
اوسکو مطمئن کرکے واسطے ملاقات امیر کے مقام حضرت سلطان اتابکین میں
کہ مابین ناگور اور سوندوہ ہے راضی کیا چنانچہ سوائی سنگہ بدبیش
بجمع خاطر قریب دو ہزار سوار سے وہان آیا اور اسطرف سے مختار الدولہ نے
جاکر امیر کی جانب سے گفتگوے اصلاح امر کی او سوگندسے اپنی کلام کو
موکد کیا لیکن چونکہ بے موجودی امیر کے اوسکو دغدغہ خاطر تہا
اور طمانیت کلیہ مفقود بنا بران مختار الدولہ نے باستبداد امیر کو بلوایا
امیر نے وہان جاکر اوس سے کہا کہ اگر تم اپنے وفاے عہد او ایصال زر
قرارداد مین ہمسے سچے رہوگے اور خلاف اتحاد عمل مین نہ لاؤگے
تو جملہ عہد و پیمان میرا تمسے درست و بجا ہے ورنہ بصورت خلاف
و اختلاف محض عکس اوسکا ظہور مین اویگا سوائی سنگہ نے

یہ بات سنکر باظہار استغنی و مصالحت اپنی جماعت سے متصل
لشکر امیر کے ڈیرہ کیا لیکن چونکہ دل اوسکا غبار فریب سے صاف
نہوا تھا امیر کو مطمئن کرکے فریب دینا چاہا اوسوقت وکیل مان سنگہ نے
کہ ہمراہ امیر حاضر تھا احوال ملاقات امیر سے ساتھہ سوائی سنگہ کے
اور ڈیرہ کرنا اوسکا قریب قیام گاہ امیر کے دیکھکر اپنے راجہ کو خفیہ
تحریر بھیجی کہ یہاں اب سوائی سنگہ سے رابطہ اتحاد مستحکم کر لیا
ارادہ مسند نشانی و دخل سنگہ کا صدارت جودہپور پر کیا ہے
اسکو مطلع کرتا ہوں راجہ جودہپور کہ دانشمند اور امیر کی جانب سے مطمئن نہ
تھا جواب میں وکیل کو لکھہ بھیجا کہ امیر کی جو مرضی ہو عمل میں لاوے مگر
تم فقط اوسکی اس حال سے ہمکو اطلاع دیتے رہو اس اثنا میں چونکہ
سوائی سنگہ کے دلمیں فریب و دغا مخفی تھا جو قسم اور اقرار کہ بہ
اسکا [illegible] خفیہ چند آدمی مقرر کئے اور ہر ایک کو سو اشرفیاں
دیکر ایک ایک گانو جاگیر دینے کا وعدہ کرکے کہا تم لشکر امیر میں

بامید نوکری جاکر شامل ہوا اور موقع پاکر اونکو قتل کرو وہ چار دو ن
ذمہ دار اس کام کے ہوکر آے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے
اخوندزادہ محمد ایاز خان کے ایک ڈیرہ مین کہ متصل امیر کے واسطے
فرود مسافران نوکری طلب کھڑا ہوا کرتا تھا اقامت گزین ہوے
اتفاقاً ایک رفیق صادق راجہ مانسنگہ کا کہ بظاہر شامل سوانی سنگہ
ہوگیا تھا اس حال سے مطلع ہوکر راجہ مانسنگہ کو اطلاع پرواز ہوا راجہ
موصوف نے یہ مقدمہ مشرح بتفصیل نام و قوم و وطن اون چار فرنگی
امیر کو جلدتر اطلاع دی اور فرودگاہ اونکی بہی لشکر امیر مین درمیان
خیمہ اخوندزادہ کے لکہ بھیجی امیر بعد اطلاع اس راز پر شب کو تنہا مع
دوستہ خدمتگار اور ایک مشعلچی کے پیش قبض بغل مین لیے ہوے
تنہا اخوندزادہ کے خیمہ مین آے وہان سے منہ لپیٹ کر ہمراہیونکو
باہر چہوڑکر تنہا خیمہ مین گئے اور اون چاروں کو آہستہ جگاکر
اونمین بیٹہ گئے اور آہستہ اونسے کہا اس کام کو آمی ہوا ونکی

کیا تدبیر ہے اونہون نے ایک اجنبی آدمی دیکہکر کہا ہم نوکری کو
آئے ہین اور کچہہ ہمارا یہان کام نہین امیر نے کہا تم نوکری کو
نہین آئے ہو بلکہ بتقریب واسطے قتل امیر کے آئے ہو وہ بولے
صاحب کیا بات ہے ہمکو کیا تم برباد کیا چاہتے ہو کہ اس بات کا
الزام رکہکر نوکری سے باز رکہو امیر نے کہا تمہارا اخفا بیجا ہے مجہے
بہی سوائی سنگہہ نے اوسی کام کو بہیجا ہے اور تمہارا حال مجہسے
کہدیا ہے کہ سو اشرفین نقد ہر ایک کو دیکر ایک ایک گانو جاگیری
بعد برآمد کار تمکو دینا کیا ہے پہر تمہارا نام ونشان مجکو بتاکر مجہکو
بہی سو اشرفین دی ہین چنانچہ تمہارے یہہ نام ہین اور سوائی
سنگہہ نے کہدیا ہے کہ باتفاق تمہارے اس کام کو پورا کرون
لہذا مشاورت کو تمہارے پاس اسی وقت مین آیا ہون
وہ یہہ سنکر چپ ہو رہے امیر نے بفراست جان لیا کہ جاسوسنی
دلیل رضا ہے اونسے آہستہ کہا کہ یہان سے الگ چلکر اپنی

تدبیر مجہسے کہو اور مین بہی اپنے قرار داد سے تمکو مطلع کرون وہ
چارون امیر کے ساتھہ خیمہ سے نکلکر روانہ ہوے خدمتگار و مشعلچی
بہی کہ باہر گوپوشیدہ کہڑے تہے امیر کے اشارہ پر پیچہے چلے
اون لوگون نے انکو دیکہکر امیر سے پوچہا یہ کون ہین امیر نے
کہا یہ میرے رفقا ہین اسی کام کے انصرام کو ساتھہ لایا ہون غرض
لشکر سے باہر آکر ایکطرف بیٹہے امیر نے کہا تدبیر قتل کی تمنے کیا
سوچی ہے ہر ایک نے جدا جدا اپنا منصوبہ بیان کیا امیر نے جب اونکا
بیان اونکی زبانی سن لیا تو مشعلچی کو کہا مشعل روشن کرے پہر منہ سے
رومال کہولکر خدمتگار و نکو قریب بلا کر اون چارون سے کہا کہ ای
اہل فریب تم جس سے دغا کرنے آے ہو وہ مین ہون اب کہو مجہسے
کسطرح دغا کروگے چونکہ حمایت آلہی شامل حال امرا کرم پیشہ ہوتی
ہے امیر کی اس تقریر سے وہ کانپنے لگے اور نادم و پشیمان ہوکر
امیر کے قدمون مین گر پڑے امیر نے اونمین سے ایک کو

رخصت دی که جاکر سوائی سنگه سے یه حال بعینه کهدے اور
تین کو اخوندزاده صاحب کے پاس مقید کیا اور کها اسقدر غفلت
کرنا اور میرے خون کے تشنه دشمنونکو اپنے پاس رکهنا تمهاری
دانائی اور مروت سے بعید هے اونهون نے عذر لاعلمی پیش کیا
امیر وهان سے اپنے خیمه مین آئے اور سوچے که سوائی سنگه باوجود
قسم اور اقرار کے فکر دغا اور خونریزی مین هے اسکا کام تمام
کرنا اب لازم پڑا چنانچه ایکدن چند سواران نامی سے اوسکی پاس
گئے اور کها که تمنے جو تیره لاکه روپیه دینے کا اقرار بانقضاے تیره دنکے
کیا تها اب دو چند اوسکے گذرے ایک حبه وصول نهوا لهذا تمهارا
معاهده اور مصالحه همسے لوٹ گیا اب فقط اسواسطے آیا هون که
تمکو مطلع کرون اور جهان تم کهو ناگوریا اور مقام پر تمکو پهنچا دون
اوسنے کلمات تملق اور زمانه سازی کے بهت سے کهے پر امیر
لوٹ کر اپنے مقام گاه مین آے اور لشکر اوسکے منزل سے دغا

کے مختار الدولہ محمد شاہ خانکو اور راے ہمت راے کو اوسکے پاس
بہیجا کہ سوائی سنگہ کو بہ تقریب عطاے سلاح اور بہانہ رخصت کرنیکے
ملنے کو یہان لے آوین غرض اونہون نے جاکر اوس سے ایسی تقریر
چرب و شیرین کی کہ اوسے امیر سے ملنے کو ہمراہ لے آے اس
طرف امیر نے لشکر مین یہ تجویز کر رکہی تہی کہ چند روز پیشتر سے
سپاہ کی قواعد لیا کرتے اور جب اوسکے آنے کا دن معین ہوا
تو ایک بڑا خیمہ لشکر مین باہم ملاقات کو نصب کرایا اور دو طرف
اتواپ چہرہ بہر کر آڑ مین قناتون کے کہڑی کین اور لشکر کے شہدونسے
کہا جب سوائی سنگہ مع رفقا اسمین آکر بیٹہے اور تم آواز بانسلی کا
سنو تو طنابین خیمہ یکلخت کاٹ دینا کہ خیمہ اون لوگون پر گر پڑے
اور گولندازون سے فرمایا کہ جب تم بانسلی سنو اور خیمہ گرتا دیکہو
تو چہرے کی توپون کو متواتر فیر کرنا اور مردمان فوج کو جو واسطے
اوسکی سلامی کے قریب خیمہ ملاقات کہڑا کیا تہا اون کو یہ حکم دیا

کہ جب توپ سر ہو تو جو ہمراہی سوائی سنگہ کا باہر دیکھو یا خیمہ سے
نکلے بلا تامل تہ تیغ کرنا کوئی لشکر سے جان بر نہو غرض جب سوائی سنگہ
مختار الدولہ محمد شاہ خان اور رہے ہمت راے کی ہمراہ لشکر مین
امیر سے ملنے آیا تو قریب ایکہزار سوار و پیادہ جرار کے اوسکی ساتھ تہے
امیر کے سرداروں نے اوسکو مع اوسکے مصاحبین کے خیمہ مین
لاکر بٹھایا اور باقی سوار و پیادہ ہمراہی اوسکی پیش خیمہ کہڑے ہوے
اوسنے آکر جب امیر کو خیمہ مین نہ پایا دریافت کیا مختار الدولہ نے کہا
نہاکر لباس زیب تن فرماتے ہین اب آتے یہ کہکر اوٹھہ کہڑے ہوے
اور کہا مین زود تر اونکو لاتا ہون باہر نکلکر امیر کے پاس آے
ہمت راے دیوان امیر کہ خیمہ مین تہا اونکے جانے بعد وہ بہی خیمہ
باہر آیا کہ عطر پان کی درستی کراؤن مجرد باہر آجانے دونو سرداروں
امیر کے نے تو اوسنے بانسلی بجائی شہدون نے طنابین کاٹ
دین خیمہ اونپر گرا خیمہ کے گرتے ہی چہرہ توپونکا قناتون کی آڑ سے

اودن اجل رسیدونکی پرسش کو پہنچا باہر والونکا کام سپاہ
امیرنے تمام کیا امیر کا دخل ناگور مین ہوگیا غنیمت بے شمار ہاتہ آئی
ہر شخص مرفہ حال ہوا اور دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر وغیرہ لوگ
جو ناگور مین تہے خائف وہراسان ہوکر بطرف بیکانیر وجودہپور
چلے گئے امیرنے نقارہ فتح بلند آوازہ کرکے بخوبی وہان عمل کیا
اور بعد چند ایام کے پلٹنین متعلقہ مختار الدولہ محمد شاہ خان اور
کرنیل موہن سنگہ اور محمد عبد الغفور خانصاحب کو وہان مقرر
کرکے خود بدولت عازم جودہپور ہوے اور وہان بخوبی راجہ
مان سنگہ سے ملکر قلعہ او شہر ناگور کو اوسکے کارپردازونکے سپرد
کیا راجہ مذکور نے نہایت ممنون ومشکور احسان امیر ہوکر اندر
محلونکے قلعہ مین امیر کو اوتارا اور بابتہ ادا ے بیس لاکہہ روپیہ
کے جو بعد فتح ناگور اور قتل سوائی سنگہ اور اخراج دہونکل سنگہ
کے امیر سے کہا تہا نصفی نقد واسطے خرچ سپاہ کے دیا اور

بالقبی کا اقرار بمہلت مدت قلیلہ کرکے امیر کو خوشنود کیا اس عرصہ
مین مانسنگہ کے ایک رفیق نے اوسی چٹھی اس مضمون کی لکھی کہ اب
جودھپور اور تمام علاقہ مارواڑ مین امیر کا دخل ہوگیا ہے ظاہر یہ بات
تمہاری شرف زوال پر ہے اور تمام اس ملک مین دور اسلام ہوجاویگا
اتفاقا وہ تحریر امیر کے ہاتھ آئی اوسکے مضمون سے مطلع ہوکر سنگھی
اندراج بخشی سے باوجود ناسازی خاطر مبارک رخصت ہوکر شہر سے
باہر راسے کے باغ مین مقام کیا مانسنگہ یہ سنکر پریشان ہوا کہ آیا
امیر آزردہ خاطر ہوگئے ہین کہ بے ملاقات شہر سے باہر اوٹھ گئے
اپنے ہمراہ بخشی اندراج وغیرہ مصاحبونکو لیکر امیر کے پاس
آیا اور معذرت چاہی اور کہا اگر کوئی امر خلاف مرضی مبارک
مجھسے سرزد ہوا ہو بلاتکلف بیان فرماوین کہ جسمین آپکی رضامندی
ہو عمل مین لاون ہرچند اول امیر نے عذر کیا کہ مین آزردہ خاطر
تمہسے کسی وجہ سے نہین ہون لیکن جبکہ راجہ نے از حد اصرار کیا

تو امیر نے وہ چٹھی ہندی کی پیش کی راجہ نے اوسکو دیکھکر
کہا بعنایات الٰہی میرا اور آپکا مقدمہ واحد ہے یہ ممکن نہین کہ غرض
گویونکی تحریر و تقریر سے آئینۂ مصادقت باہمی زنگ نفاق سے مکدر ہو
اوسوقت امیر کے اقرار نامہ پینتیس ۳۵ لاکھ روپیہ کا جو راجہ نے
تحریر کر دیا تھا اور قریب بنصف وصول اور باقی سے بوعدہ مدت قلیلہ
حاصل ہونے والی تھی روبرو راجہ کے نکالکر چاک کر ڈالا اور وہانسے
کوچ پر آمادہ ہوے راجہ نے ہر چند رہنے پر مبالغہ کیا امیر نے نہ مانا
کہا اگر تمہاری مرضی ہو تو مبلغان باقی اپنے اقرار کے ہمکو بھیجدینا
لاچار راجہ رخصت ہوکر شہر مین آیا اور امیر نے لعل سنگھ سردار
کمیدو کو بخطاب راجہ بہادر سرفراز فرماکر اوسکو ہمراہی مختار الدولہ
واسطے تحصیل ضلع بیکانیر کے رخصت فرمایا اور موہن سنگھ کو
خطاب کرنیلی سے سرفراز فرماکر واسطے بند و بست محالات
جاگیر درۂ اتاج سربلندی صاحبزادہ وزیر محمد خان کے

طرف پہلج کے اور دار علاقہ جودہپور کے پر متعین فرمایا اور خود بدولت

و اقبال عازم جانب جیپور ہوئے غرض امیر معہ فوج خاص شہر سانبہر

مین آئے تو واسطے حصول زر معاملہ کے راج جیپور سے روز دہمکی شروع

کی جگت سنگہ راجہ جیپور نے دینا رام بوہرہ کو کہ معتمد خاص اوسکا تہا

گفتگو سے درستی زر معاملہ کو امیر کی طرف روانہ کیا جب چند روز گفتگو

کی بابت و لعل مین گذریں اور صورت برآمد کار نظر نہ آئی تو ایک رات امیر

بطور گشت جریدہ آدہی کو بوہرہ مذکور کے ڈیرہ پر آکر کہلا بہیجا کہ مجہکو

امیر نے ایک ضرورت کیواسطے تمہارے پاس بہیجا ہے بوہرہ

نے اندر بلوا بہیجا با کمال تعظیم مسند پر بٹہایا عرض کی کہ حکام

ذوی الاقتدار کو اسطرح شب مین تنہا آنا مناسب نہین بدخواہوں

سے زمانہ خالی نہین مبادا کوئی عدوے دولت قصد بدخواہی

کرے امیر نے فرمایا مین تمکو دوست جانکر بے تکلف آگیا ہون

چاہتا ہون اسوقت بالمواجہہ ہم تم تصفیہ مقدمہ کر لین اوسنے

اقبال کیا امت سے بعد مقدمہ مرتضی کر کے راے ہمت راے اور محمد
عبد الغفور خانصاحب کو واسطے سرانجام زر معاملہ کے ہمراہ بوہرہ طرف
سے جے پور رخصت کیا اور برات تنخواہ سپاہ کی اوس جاگیر پر تحریر
کر کے خود بدولت معہ افواج فیروزی عازم کشنگن ہوے اور
اخوندزادہ محمد ایاز خان کو معہ اونکے رسالہ کے واسطے ہمراہی کرنیل
موہن سنگہ کے ضلع کورا علاقہ جودہپور کی جانب رخصت دی
کر محالات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر خانصاحب کا جا کر بندوبست
کرین خلاصہ مقال ان دنون جسونت راو ہلکر کوٹہ ہو کر بہان پور
مین آکر درستے سامان لشکر مین مصروف تہا اور بباعث خوشی تولد
فرزند ملہار راو نامی کے عیش و عشرت مین بسر کرتا تہا لیکن بباعث
فساد اور شورش جماعت بہیلونکے کہ بباعث جہاڑی اور
پہاڑون دشوار گذار کے بے خوف و فکر تہے اور مقام چاندور سے
روضہ کا تہی راو ہولکر کو اپنے قابو مین لا کر براہ شرارت

مشہور کر رکھا تھا کہ اس رانی سے جو کاشی راو کا لڑکا ہوا ہے
اوسکو ہم صدر نشین جماعت ہولکرونکا کرینگے کہ مالک اور سردار
بالاستحقاق وہ ہے جسونت راو ہولکر کو نہایت تردد اور پریشانی
تھی بنابران بصلاح بعضے کوتہ اندیشون کے چمنا بہاو نے اپنے مشیر
خاص سے کہا کہ فی الحال بہیلون نے جمعیت فراہم کرکے سر
شورش اوٹھا رکھا ہے اور زوجہ کاشی راو کو اپنے قابو مین
لاکر ارادہ فاسد بربادی ریاست کا رکھتے ہین اب میرے نزدیک
صلاح وقت یہ ہے کہ تم فوج کثیر ہمراہ لیکر بہیلون کے تدارک کو
اوسطرف روانہ ہو اور کاشی راو ہولکر کو قلعہ کاسنہ سے بطریق
نظر بند اپنے ہمراہ رکھکر وقت مقابلہ او مقاتلہ بہیلونکے کسی ایسی
تدبیر عمدہ سے کہ میری بدنامی نہو اوسکا کام تمام کردو کہ خاطر تردد ات
سے مطمئن ہو لہذا چمنا بہاو بالشکر فراوان تدارک بہیلون کو
روانہ ہوا اور حسب صلاح کاشی راو بن تکوجی ہولکر کہ ہولکر وفین

ازراہ شرافت و نجابت مستحق سرداری تھا قلعہ کاسنہ سے ہمراہ
لیکر طرف کوہستان بھیلو نیر پہنچا اور وہان اپنی فوج والون سے
کہا کہ تم آخر شب کو پوشیدہ باہر نکلکر بندوقین خالی سر کرنا کہ
لشکر مین تہلکہ شب خون کا پڑے چنانچہ اون لوگون نے
حسب الایما آخر شب کو اسیطرح کیا چمنا بہاو نے موقع پاکر کانشے
راو پر باڑ ماری اور مشہور کردیا کہ بھیلونکے شب خون مین کانشے راو
مارا گیا بعد ازان بھیلونکو واجبی گوشمالی دیکر متفرق کردیا اور
لوٹکر اپنے آقا جسونت راو ہولکر کے پاس آیا اوسکو حصول
مقصود سے کہ دشمن متفرق ہوے اور مدعی ریاست مارا گیا
مسرت اور شادمانی نہایت حاصل ہوئی لیکن اس بات سے
عاجز تھا کہ فریب و دغا کا انجام وبال و حرمانی ہے ؎
جو بدکردی مشو ایمن ز آفات * کہ واجب شد طبیعت را مکافات
تھوڑے ایام اس خوشی اور اطمینان پر گذرے تھے کہ عارضہ

جنون جسونت راو ہولکر کی طبیعت پر غالب ہوا اور خون ناحق نے
گرمی پیدا کر کے اپنا رنگ دکھایا آہ وزاری اور جامہ دری اور وحشت
زیادہ ہوئی ہر چند علاج اور اعمال کام مین آئے مفید نہوئے
چونکہ یہ مرض بطور مکافات اوس فعل کے تہا جو اول کھنڈے راو
اور تانتیا کاشی راو سے ظہور مین آیا تہا اثر پذیر ہوا اور اعمال کا
کسطرح ہوتا غرض روز بروز اوسکا جنون زائد اور معاملہ ریاست
ابتر ہوتا گیا اور اوسکے سردارون مین سے کوئی لائق صدر نشینی
نہ تہا لڑکا ایک سالہ اوسکا عدم و وجود مین برابر تہا لہذا اوسکے
اہلکارون نے بربادی ریاست اور مرض رئیس سے امیر خجستہ
تدبیر کو مطلع کیا اور مستدعی ہوئے کہ زود تر اگر بندوبست اس
ریاست کا کر دین امیر یہ ماجرا سنکر مشوش ہوئے اپنا جانا
ہولکر کے پاس مناسب دیکہا چونکہ لشکر ہمراہ لیجانے مین
درنگ و تاخیر ہوتی تہی بنابرآن ہمراہ سواران جرار کے کشن گڈہ

سے کوچ کیا اور لشکر وہین چھوڑ کر براہ ٹونک و اندرگڑھ بعرصہ
دو روز شیرگڑہ مین پہنچے اور جو سوار ہمراہی سے بسبب درازی
کوچ کے رہگئے تھے ایکدو روز بعد وہان سعادت یاب ملازمت ہوئے
غرض امیر نے شیرگڑہ مین چار پانچ روز مقام کرکے مع صاحبزادہ
وزیرالدولہ محمد وزیرخان بہادر کے وہان سے کوچ کیا اور
لشکر ہلکر مین کہ قریب بہان پورہ مقیم تہا جا پہنچے اور جسونت راو
ہلکر کو حالت دیوانگی مین دیکہکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر
ہوے بعد ازان مرزا روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر
ہولکر نے امیر سے آکر عرض کی کہ ہمارے آقا کا یہ حال ہے
اور اوسکا فرزند ملہار راو طفل شیرخوار ہے اب اس ریاست کا
بندوبست فقط آپکی ذات سے متعلق ہے آپ ہی پہلو تہی نفرماوین
امیر نے فرمایا اگر مین متوجہ بندوبست اس ریاست ہوون تو سبب
بدنامی میرا ہے سزاوار یہ ہے کہ تم سب سردار متفق

ہوکر انتظام امور ملکداری کے کروا اور اپنے اہلکاران قدیمہ سے
ہر باب مین مشورہ لیا کر جب وہ سب اس بات پر راضی ہوسے
تو اسنے دہرما جی بلیہ ہولکر کو قید سے نکلوا کر شامل لو ہار ام اسمر
توپخانہ بنا بر انتظام پلٹن و توپخانہ وغیرہ کے مقرر کیا اور میان
مٹھو اور صدر الدین اور رانو پٹیل کو مختاری پائیگاہون کی دی
اور کاروبار پرگنات کا بالارام سیٹھ اور چیناباہاؤ کے سپرد کیا
اور تانتیا جوگ کو اہلکار ریاست اور گنپت راؤ کو دیوان اسیطرح
ایک کو بخشی فرما کر جملہ مقدمات ملکی و فوجی ان لوگون کے سپرد
کرے اور محمد عبد الغفور خان کو خطاب نواب افتخار الدولہ سے
سرفرازی بخش کر اپنے اور ہلکر دونون کی طرف سے مختار کار
اور مدار المہام مقرر کیا اور سب سرداروں سے کہدیا کہ ہر کام میں
ریاست کے موافق اسے افتخار الدولہ کے عمل میں لایا کرین اور محمد جمشید خانکو
بخطاب نصیر الدولہ استقامت جنگ اور راجر بنڈارہ کو بخطاب نواب

اختیار الدولہ مستقیم جنگ اور شہامت خان پسر کریم خان کو خطاب نواب سرفراز الدولہ اور باقی سرداران فوج کو بھی حسب مرتبت خطاب و منصب سے ممتاز و معزز فرمایا چونکہ اس عرصہ مین افواج فیروزی امواج امیر دریا دل کے حسب الطلب کشن گڑھ سے آکر سعادت یاب دولت ہمرکابی کے ہو گئے تھے اسلیئے مع لشکر و سواران پنڈارہ بعزم مہم ناگپور کوچ کیا اور کریم خان وغیرہ سرداران پنڈارہ سیندیہ شاہی سے کہ اون دنو دولت راو سیندیہ کی قید مین تھے چونکہ رفیق امیر شفیق نہو سکے لہذا اپنے سوارونکو باتفاق شہامت خان و نامدار خان وغیرہ فرزندان و عزیزان اپنے کے خدمت معیت امیر مین بھیجا یہ وقائع سنہ ایکہزار دوسو تیئیس ہجری کے ہین

عزیمت امیر بمہم ناگور اور جانا اسے بین علاقہ بہوپال مین وہان بلنا وزیر محمد خان مختار کار

بھوپال سے اور خصت کرنا جماعت پنڈارون کو
ہمراہی سے بسبب برسات کے پھر برسات
موضع گڈہ کوٹہ مین پورا کرنا و اطراف سے زر
معاملہ لینا پھر وہان سے جبل پور لوٹنا اور بہت
غنیمت لیکر فوج ناگپور کو شکست دینا اور محاربہ
صدق علیخان سے اور مدد کو آنا افواج انگریزی
اور سپاہ حیدرآباد کا اور لوٹنا امیر کا وہانسے
بسبب دھن افغانون کی اینٹھ ہولکر مین
جب امیر نے مع چالیس ہزار سوار و پیادہ کے فوج خاص سے
سواے جماعت سواران پنڈارہ اور رسالن متعلقہ ڈیوڑھی وغیرہ کے
بھان پورہ سے کوچ کر کے براہ سارنگپور و شیجا علیپور وغیرہ

علاقہ مالوہ سے رئیسین علاقہ بہوپال مین تہہنچے تو وزیر محمد خان
مختار کار بہوپال نے بسبب معرفت سابقہ کے آکر ملاقات کی اور
میر نے بباعث آجانے موسم برسات کے مہم ناگپور دور صلاح
دولت سے جانکر راجن اور قادر بخش اور شہامت خان اور دوست
محمد خان اور امام بخش وغیرہ سرداران پنڈارہ کو کہ بہان پورہ سے
ہمرکاب ہوے تہے مع اونکی جمعیت کے رخصت کیا اور فرمایا
کہ بعد گذر جانے برسات کے پہر سب آجانا پہر خود بدولت واقبال نے
ساتہہ فوج خاص کے کوچ کرکے بہیلسے سے زر معاملہ لیتے ہوے
براہ ساگر موضع دیوری کور جہام پر پہنچے اور وہان سے
پانسو سوار ہمراہ لیکر جریدہ مقام چانول ناتہہ پر کہ ناگپور سے
چالیس کوس پر کنارے نربدا کے تہا پہنچے اور وہان کی سپاہ
سے کہ قریب چار سو بندوقچیون کے تہے مقابلہ کیا اور اونکو شکست
دیکر شہر کا محاصرہ کرلیا اور مشہور کیا کہ مین بخشی فوج امیر کا ہون

واسطے حصول زر معاملہ کے آتا ہون اور اونکو اسی مغالطہ مین رکھکر منتظر
آنے اپنی بقیہ فوج کے رہے اونہون نے جماعت قلیلہ دیکھکر جانا
چار پانچ ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر چلے جاوینگے کہ اس عرصہ مین
تمام فوج امیر کی آگئی اور امیر نے بزور اسی ہزار روپیہ معاملہ کا
لیکر قریب گڈہ کوٹہ کے آکر مقام کیا وہان کا رئیس راجہ مردنسنگہ
وغیرہ راجے اطراف کے آکر حاضر لشکر امیر مین ہوے اور بقیہ
موسم برسات وہان بسر کیا اور چونکہ امیر اکثر شب کو دریافت
حال لشکر کے واسطے تنہا ایکدو خدمتگار سے فوج مین پہرا کرتے
تھے بنابر عادت معہود کے ایک شب خیمۂ خاص سے نکلکر لشکر
مین پہرے پہر واسطے دریافت حال لشکر راجہ مردنسنگہ رئیس
گڈہ کوٹہ کے کہ ایک کوس پار لشکر امیر سے تہا پار دریا کے
قصد کیا جب کنارہ دریا پر پہنچے دونون لشکرون کے لوگونکو کنارہ
پر بیٹھا پایا کہ بباعث عدم دریافت مقام پایاب کے ۲ وتہہ

نہ سکتے تھی امیر نے کنارہ دریا پر کچھہ توقف فرماکر فراست سے
جا سے گذر پایاب دریافت کیا اور اول خود پار جاکر لوگون سے کہا
کہ اوسی راہ سے اوتر جاؤ غرض راجہ مرد سنگہ کے لشکر مین اوسکے
ڈیرے کے پاس جاکر ایک خدمتگار راجہ کو کہا کہ مین امیر کیطرف
سے کچھہ ضروری بات کہنے آیا ہون اپنے راجہ کو اطلاع کردے وہ
خدمتگار امیر کو پہچانتا تھا دوڑکر راجہ کو اطلاع کیا کہ امیر بنفس نفیس اس
شب تاریک مین عبور دریا کر کے یہان آئے ہین راجہ اوسوقت
بعد غسل کے کہانا کہانے پر آمادہ تہا یہ سنکر استقبال کو نکل آیا اور
امیر کو لیجاکر مسند پر بٹہایا اور واسطے رقص و سرود کے عرض
کی امیر نے اوسوقت انعقاد مجلس عشرت سے انکار کیا بعد ایک
ساعت کے وہان سے اوٹھے ہر چند راجہ نے پالکی اور اردلی
ہمراہ لیجانے کو عرض کی امیر نے منظور نفرمایا اور اوسیطرح جریدہ
پیادہ لوٹ کر ڈیرہ خاص مین پہنچے اور بعد چند روز کے امیر نے

راجہ مردن سنگھ وغیرہ امرا کو رخصت کیا اور صاحبزادہ وزیر الدولہ
بہادر کو معہ متعلقو نکے چند روز گڈہ کوٹہ میں ہمراہ رکھکر ہمراہ سید
علی شاہ کے بطرف شیرگڈہ روانہ فرمایا اور خود بدولت نے
مع لشکر وہان سے کوچ کرکے دریاے جہابن سے اوتر کر اوس
پار قیام فرمایا اور جماعت ناگپور کو کہ وہان بحفاظت گہاٹ کے
مامور تہی گوشمال دیکر اوٹہا دیا اور دو تین روز میں ایک منزل پر
شہر جبل پور سے پہنچے چونکہ فوج رگہو جی گہوسلہ والی جبل پور کے
قریب آٹہہ ہزار سوار وپیادہ اور چار ضرب توپ کے بسرداری
نابہا گہا نکہ وہان واسطے روکنے لشکر حریف کے مقیم تہے
اونکی گوشمالی کو جریدہ سوارون سے عزیمت فرمائی جب اونکے
لشکر سے قریب پہنچے تو نابہاند کو خبر پاکر گہاٹہ کوہ میں کہ
مقام محفوظ بفاصلہ ہفت کروہ تہا جاکر پناہ گزین ہوا امیر نے یہان
تہانہ بٹہا کر تین کوس پر ڈیرہ کیا اور محمد سعید خان عم خان

جمشید خان داراشاہ خان نواب شہامت خان مرزا امیر بیگ
وغیرہ سرداران سپاہ کو واسطے تعاقب نابہا گہا نگہ کے مقرر
فرماکر خود وہین مقیم رہے اودہر یہ سرداران مذکور بتدارک نابہا گہانگہ
زیر کوہ پہنچکر ایک پہر تک لڑے آخروہ مخالفین تاب جنگ نہ لاکر گریزان
ہوے اور امراے لشکر فیروزی نے بہت گہوڑے اور نو فیل
اور چودہ ضرب توپین غنیمت مین پاکر دوسرے دن امیر کامگار
سے آکر شامل ہوے اور پہیر والے بہی جو کچہہ لشکر سے پیچہے
رہ گئے تہے اسی دن آملے تب امیر مع کل لشکر کے کوچ فرماکر داخل
جبل پور ہوے وہان غنیمت بے نہایت حاصل کی او تہانے
شہر وغیرہ مین مقرر کیئے لیکن بباعث دہرنے افغانون کے ایک
ماہ تک وہان اتفاق مقام کا ہوا اوس عرصہ مین فوج
پچیس ہزار سوار و پیادہ ناگپور کی مع جماعت سکہان و تو پخانہ
جنگی بسرداری صد قعلیخان نامی سردار کے بمقابلہ کو مقام

سری نگر پر کہ دس کوس جبل پور سے تہا آ پہنچے اور شاہجہان
وکیل امیر کہ اول سے ناگپور گیا ہوا تہا اور ایک حصہ ملک ناگپور اور ملک
سنبدھیہ کا گہوسلہ مذکور سے بشرط دوستی اور امداد امیر کے
ساتہہ گہوسلہ کے بنام امیر مقرر کرا لایا تہا اگر شامل لشکر فیروزی اثر کا
ہوا ہرچند امیر کو اس وجہ سے لڑائی منظور نہ تہی کہ صلح باہم تقسیم
ملک ہو گئی ہے لیکن جماعت افغان کہ باعث خود پسندی [illegible]
مطیع حکم نہ تہی جبکہ آمادہ جنگ ہوئے بناچاری امیر کو بہی آمادگی
لڑائی پر ضرور ہوئی اور بہیر وغیرہ کو بافسری مرزا امیر بیگ نامی
ایک شخص کے پس پشت روانہ گڑہ کوٹہ کا کیا اور خود بجماعت جریدہ
مقابلہ کو تیار ہوئے اور سری نگر پر جاکر بالجبر اونکا محاصرہ کیا ہرچند وہ
پناہ میں کوہستان و دریا وغیرہ کے تہے لیکن محاصرہ سخت
تہا آخر بمعرفت جمشید خان نامی ایک سردار امیر کے امان خواہ
ہوئے اور گفتگوئے مصالحت درمیان میں ڈالی جمشید خان نے

اوس وقت مین بسبب موافقت اکثر جماعت افغانون کے ساتھ اپنے
قابو پاکر امیر سے کہا کہ اگر معاملہ ناگپور کا بوساطت میرے انجام
دیا جاوے تو بہتر ورنہ ہمکو علحدہ کرکے ارادہ مقابلہ کا کرین بنا
جاری اسکے انفصال مقدمہ ناگپور کا بپاس خاطر خان مذکور تیرہ
لاکھ روپیہ پر کرکے برادر خورد صدق علیخان اور دو ساہوکار معتمد اور
ایک گسائین مالدار کو اونمین سے بطور یرغمال اپنے ہمراہ لیکر وہان
سے معاودت فرمائی اور جبل پور مین آکر سترہ مقام کیے معاون
اس حال کے صدق علیخان اور بہاگہا تکیہ نے راجہ ناگپور اور نظام
علیخان والی حیدرآباد اور حاکم گڑپاکانور وغیرہ سے استمداد کے
اعانت کرکے اور ساٹھ ہزار فوج جدید سوار و پیادہ سے اپنی
کمک پر بلائی امیر اونکے اس فریب سے غافل اور اون لوگون کے
یرغمال لانے پر خاطر جمع تھے اور لوٹنا چاہتے تھے کہ جمشید خان
وغیرہا آفریدیونکو یہ خیال ہوا کہ امیر نے زر معاملہ مخفی وصول کرکے

ارادہ کوچ کا کیا ہے اور زر تنخواہ سپاہ کا ابھی دیا انکو منظور نہین
لہذا واسطے وصول کرنے تنخواہ سپاہ کے دہرنہ دیکر امیر کو نہایت
تنگ کیا اور باوجودیکہ فوج ناگپور نے متواتر آکر جبل پور سے ایک
منزل پر ڈیرہ کیا تاہم اونہون نے نزاع فیما بین سے پہلو تہی کی اور آمد
فوج حریف کو یون قرار دیا کہ اسی لئے اونسے دربردہ مصالحت
کرکے ہمارے نکالنے کو اونہین بلوایا ہے آخر الامر ہزار عدد کی
ایک جماعت افغانون نے طوعاً و کرہاً رضا واسطے کوچ کے
دی اور اکثر آزردہ ہوکر جدا ہو گئے اور سواران پنڈارہ بھی کہ حسب
الطلب امیر آئے تھے اوسوقت تک شامل حال امیر کے نہو سکے
یا بسبب درازی راہ اونکو تاخیر ہوئی امیر نے لاچار ہوکر
یہہ سوچا کہ بالفعل اکثر سپاہ واسطے طلب تنخواہ کے آزردہ خاطر
ہے جنگ مین موافقت سے پہلو تہی کرینگے اور جو بظاہر ہمراہ
ہین وہ بھی بیدل ہو رہے ہین اور سواران پنڈارہ بھی ہنوز

نہین آسکے ہین اجناسب وقت یہ ہے کہ علاقہ بہوپال مین چلکر
سواران بنڈارہ اور وزیر محمد خان کو ہمراہ متفق کرکے وہان فوج
ناگپور سے لڑون بنابران جبل پور سے کوچ کرکے دریا اوتر کر
زیر دامن کوہ قریب گہاٹ کے مقام کیا اور فوج حریف بہی کوچ
کرکے بفاصلہ تین کوس کے آپہنچی چونکہ وہ زمین ناہموار اور جہاڑی
بہت رکہتی تہی لہذا وہان جنگ مناسب نہ جانکر امیر نے سپاہ سے
کہ قریب آٹھ ہزار سوار اور ایک پلٹن کے ہمرکاب تہی فرمایا کہ حریف سر پر
آگیا اور یہان میدان جنگ نہین تم تمام شب بہیر کو اٹھا کے
اوتار کر صبح کو بندوبست کوچ کرو اور مقام تیکھن مین کہ میدان
وسیع لائق صف آرائی کے ہے دشمنون سے مقابل ہو
مگر اون کوتہ اندیشون نے نہ مانا اور کیچ پیر راستے سے لاچار
امیر نے صبح کو بہیر گہاٹ سے اوتار کر پانچہزار سوار اور دو سو پیادہ
ہمراہ لیکر افغانون کی فہمایش مین مشغول ہوے اور شور بہیر

ہنوز کہنا منہ سے نہ گیا تھا کہ دشمنون نے آراستہ ہوکر صف باندہی
اور مقابلہ کو قریب امیر کے آپہنچے اور توپین مارنے لگے افغانان ہمراہی
نے یہ معاملہ دیکھا کج فہمی سے توہمات باطلہ کو فروغ دیا اور یون گمان باطل
کیا کہ توپین فقط ہماری چشم نمائی کو سر ہوتی ہین کہ باشارہ امیر ہمکو
یہان سے نکالا چاہتے ہین اسی سوچ مین تھے کہ فوج حریف قریب
آپہنچی اور توپ و بندوق کی باڑ پڑنے لگی امیر معائنہ اس حال سے
غضبناک ہوکر بولے کہ لو یہ ثمرہ تمہاری کوتاہ فہمی اور نزاع وہمی کا
ہے اب میری سازش اونسے تمکو خوب معلوم ہوگئی اوس تنگ وقت
مین کہ اجل دامن گیر اور ننگ گریبان کش تہی سب اپنی بدگمانی سے نادم
و پشیمان ہوئے اور چار و ناچار جنگ پر آمادگی کے اتفاق سے
صف بندی کے وقت فیلستان نے لشکر امیر مین شوخی
اور مستی اسقدر کی کہ فیلبانان کے قابو سے خارج ہوکر اپنے لشکر
والونکو کشتہ اور زخمی کرنے لگا ہر چند سوارون نے نیزہ و سنان سے

اوسے مجروح کیا لیکن بر سر راستی نہ آیا امیر نے بہ امر تقدیر سے
تائید بخت حریف کے جانکر صبر فرمایا اور بعد فاتحہ ظفر صف میمنہ پر جمشید خان
اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان اور منور خان وغیرہ رسالہ
داران آفریدی کو مقرر فرمایا اور میسرہ پر عمر خان اور داراشاہ خان اور میروز خان
محمد سعید خان وغیرہ ناموران رامپور کے سپرد کی اور سواران یکہ
اور پیادہ ہاے ہمراہی الف بیگ وغیرہ کو اپنی ہمراہ مقدمہ
لشکر میں کہڑا کرکے لڑائی شروع کی جو نالہاے عمیق سد راہ
تھے تدبیر یورش موافق نہ پڑی اور جوہر شجاعت عیان ہوا اس
عرصہ میں سواران پنجابی فوج حریف کے پا پیادہ ہوکر ایک بڑے
نالے میں آبیٹھے اور باڑ بندوقون کی فوج میسرہ امیر پر مارنے
لگے امیر قابو پاکر فی الفور اپنے سواران میسرہ میں آگئے اور
منگلی خدمتگار کو حکم دیا کہ یورش ان سوارونکے نالے کیطرف
کرکے حریف کو دست برد سے باز رکہے خدمتگار مذکور نے

دلیرانہ میدان میں آگر سوارونکو آوازدی اور زد و خورد پر
دل بڑہایا سوارونکی رگ شجاعت جوشمین آئی یکبارگی متفق
ہوکر اوس نالہ کی طرف حملہ کیا کچھہ دیر تیغ آزمائی رہی فوج
دشمن اکثر مقتول اور باقی فراری ہوے دلیرونے تعاقب
نچھوڑا لشکر بدخواہ مین جاکر داد شجاعت دی اسیحال مین
امیرنے تنہا گھوڑا دوڑا کر دلاوران آفریدی کو مقام
میمنہ سے حریف پر حکم یورش دیا وہ مثل برق تپان
قلب دشمن پر جا پڑے اور طعن و ضرب سے بخار فاسد دشمنونکے
سرسے نکال دیے اس معاملہ کے معائنہ سے دس بارہ
ہزار دشمن کہ مسلح اور آمادہ ایک جانب کھڑے ہوے تھے
اپنی فوج کو مغلوب اور دلیران امیر کو غالب دیکھکر جلو ریز
امیر پر حملہ آور ہوے اتفاقاً اوسوقت پھر فیل نشان
شوخی کرکے لوٹا اور اپنی فوج مین تہلکہ برپا کرنے لگا

اسوجہ سے جب لوگونمین تزلزل پڑا دشمنون نے قابو پاکر بالہ سے اتر کر فوج
امیر مین آپہونچے دلیران فوج ظفر موج کہ ہنگامۂ فیل سے متفرق ہو گئے
تہے سواران حریف کے آجانے سے مضطرب ہو کر بیجنگ آوارۂ دشت فرار
ہوے فقط پچاس سوار جماعت یکہ سے اور ستر پیادے ہمراہی الف بیگ
کے اوس تنگ وقت مین شامل حال امیر کے رہے اور دلیرانہ اونکی کثرت سے بے
پرواہ ہو کر آگے بڑہے اور نیزۂ جانستان اکثرونکو ہلاک کر ڈالا
لیکن جب طعن و ضرب انپر بے نہایت ہوئی تو چند جوان تلف اور اکثر
مجروح ہو کر عرصۂ نام و ننگ سے پاک ہوے فقط چہہ سات سوار مثل جمشید خان
والہ داد خان اور علی محمد خان وغیرہ رفاقت امیر مین رہ گئے اوس ہنگامہ مین کہ نمونۂ
محشر تہا کثرت انبوہ سے ایکدوسرے پر گرتا تہا ایک سوار حریف نے جمشید خان پر نیزہ اوٹہا
کر حملہ کیا اور زرہ توڑ کر سینۂ جمشید خانکو خستہ کیا مگر اوس دلاور نے باستقامت تمام اوسکے
نیزہ کو ہاتہہ سے پکڑ کر اپنے سینہ سے نکالا ابہی چاہین ایک اور زرہ پوشنے
امیر پر نیزہ سے حملہ کیا مگر امیر دلاور نے جستی

کرکے اوسنے پہلے اپنا برچھا اوسکے مارا لیکن نیزہ امیر کا اوسکی
زرہ مین پہنسکر دست تہو بہر شست سے گر پڑا امیر نے اوسکا
نیزہ پکڑکر کہینچ لیا اور دشمنون پر حملہ آور ہوکر اکثرونکو کشتہ اور خستہ
کیا اور بباعث متفرق ہوجانے اون پانچ سوارونکے بہی اسی مقام
صبرگدازمین حفاظت آلہی پر قوی دل ہوکر تنہا تہوڑی دور ہمراہ سواران
حریف کے چلے پہر قابو پاکر کثرت انبوہ سے دشمن خویش و بیگانہ
کو نہ پہچانتے تہے جدا ہوے القصہ امیر نے اپنے متفرق لوگون کو
کہ سراسیمہ تہے جمع کرکے دل بڑہایا اور پہر حریف پر حملہ آور ہوے
اور اونکو ہٹاکر جو توپین گہاٹ مین رکہی تہین قابو مین کرلین اور
عبور گہاٹ کرکے شامل پہر ہوکر کنارہ دریا جہان پر قریب تیجکن
کے ڈیرہ کیا اور سرداران آفریدی اور راسپوری جب لشکر
حریف مین سے لوٹے تو بسبب برہمی جنگ اور تفرقہ سپاہ کے
مقام گاہ پر آئے اور وہ فیل نشان کہ بدمستی سے نہ ہٹا

اور ایک عبارہ کہ ٹوٹ کر گہاٹ سے نکل سکا وہین رہگئے اور اس
جنگ مین تردد مردانہ کرکے حافظ کریم اللہ خان اور عظیم خان
اور کرم علیخان اور نواب سمندخان اور محمود خان وغیرہ سرداران
فوج امیر نے گوہر جان کو نثار نام ونگ کرکے مجروح اور مقتول ہوے
لیکن شمار کشتہ اور زخمیون فوج حریف کا بہت زیادہ تہا آخر امیر
دلاور بخیال فراہم کرنے جماعت پنڈارہ اور ہمراہ لینے وزیر محمد خان
مختار کار بہوپال کے تیجگڈہ سے اوٹھکر براہ دیوری کو رچہام متصل
میر اپور علاقہ بہوپال کے ساحل نربدا پر پہنچے وہانسے باتفاق وزیر
محمد خان کہ بہوپال سے آکر شامل حال امیر دلاور کے ہوے تہے
فقط جماعت سواران جان باز اور دو ضرب توپ کے بعد عبور
نربدا براہ دیگر احمال واثقال چہوڑ کر ایک منزل طرف لشکر دشمن
کے کوچ کیا اس منزل مین سواران پنڈارہ بہی آملے غرضکہ
فوج خاص امیر دلاور و جماعت وزیر محمد خان اور سواران

پنڈارہ ہمگی قریب ستر اسی ہزار سوار وپیادہ کے ہوگئے پہر
ایکمنزل اور بڑہکر پنڈاروںکو اشارہ کیا کہ اول جاکر قلعہ ناگپور کا محاصرہ
کرین وہ حسب ارشاد کاربند ہوے پہر امیر نے بہی بعد ایکدو روز کے
لشکر دشمن سے تین کوس پر جاکر بارادۂ جنگ مقام کیا وزیر محمد خان نے
کہ مرد کار آزمودہ وجنگ دیدہ تہا امیر سے کہا آج مقابلہ کرنا میری
صلاح نہین قراین حال لشکر حریف سے یون واضح ہوتا ہے کہ یہ
لوگ خائف وہراسان ہین شاید یہ کلتک بسبب غلبۂ ہراس کے خود
کوچ کرجاوینگے ورنہ ہمکو بہرحال اختیار جنگ باقی ہے امیر نے
کہا مین بہرحال خداوند کریم کی کارسازی پر متوکل ہون مجکو بہرطور
انسے مقاتلہ منظور ہے جب امیر نے توقف روا نہ رکہا تو وزیر
محمد خان نے پشت فوج حریف سے کہ میدان وسیع تہا واسطے
مقابلہ کے صلاح دی لیکن امیر نے موافق مالسنگہ جماعہ دار
ہرکاروں کی صلاح کے کہ اوسنے برخلاف اسکے ظاہر کیا تہا

کاربند ہوکر بیتیس رودے فوج حریف سے لڑائی شروع کی اور
جمشید خان اور فقیر محمد خان اور قطب الدین خان اور محمد سعید
خان اور خدا بخش خان وغیرہ سردارونکو بطرف میمنہ مقرر فرما کر
صف میسرہ کو سرداران رامپوری اور افغانان قوم مٹرا بند سے
استحکام دیا کہ نامی سردار اونکی مثل عمر خان اور دلدار شاہجہان کے
تھے اور میر محمد خان کو مع اونکی جماعت اور شہامت خان وغیرہ
چند رسالہ دارونکے مع ہزار پیادہ کے چھ توپون سے مقدمۃ الجیش کیا
اور خود بدولت فوج خاص ہمراہ لیکر سواری قلبگاہ میں کھڑے
ہوئے اور سواران بنڈارہ کو واسطے انسداد راہ گریز کے پشت فوج
حریف پر نامزد کیا ادھر سے صدق علیخان اور سکھارام اور نانا بھاسا
گھاٹگیہ مختار فوج ناگپور نے قلعہ کو پس پشت اور نالہائے عمیق پیش رو
سد راہ مقرر کرکے جماعت پیادگان کو ساتھ میں پیشتر حرب توپ
مع فرقہ سکھان و نور خان پنجابی و دیگر راجہائے ضلع گونڈ

اور میسرہ مین مسلح قایم کیا اور قلبگاہ مین فوج خاص مرہٹون کی
ہمراہ لیکر آمادہ جنگ ہوا اول سکھون نے آڑ سے نالہ و غار کے بندوقین
مارنا شروع کین اور امیر کی طرف سے ایک توپ فیر کے وقت پہٹ
گئی اور دوسری توپ صدمہ گولہ حریف سے چرخیر سے گر پڑی
اور جمشید خان وغیرہ سردارون نے جو جرأت حریف معائنہ
کر کے حملہ رستمانہ کیا تو بسبب کثرت نالہ و غار و راہ ناہموار دشمن
کے قریب تک نہ پہنچے تہے کہ متواتر توپون کے چہرّے پڑنے سے
خستہ و مجروح ہو کر لوٹ آے اور فقیر محمد خان رسالدار سخت زخمی
ہو کر گہوڑے سے گرے اور اسیطرح جب میسرہ کے رامپوری سردارون نے
حملہ پر گہوڑے اوٹہاے تو بباعث خرابی راہ ناہموار اور بہم
چہرّے توپون کے بڑہنے کا قابو نہ پایا اور پیچہے کو لوٹے مگر وزیر محمد
خان مقدمہ مین بحال خود اپنے مقام پر قایم رہے اوسوقت
امیر سواری فیل سے خانہ زین مین آے اور پچاس سے کہ اوسوقت

رفاقت گزین تھے دشمن پر حملہ کیا اور جب تک کنارہ نالہ پر پہنچیں
شدت صدمات جیرۂ انواب سے وہ سب متفرق ہوے اوسوقت میر
عبداللہ نامی وکیل کوٹہ نے کہ تنہا ہمرکاب رہگیا تہا عرض کی کہ یکہ تازی
سے عقدۂ جنگ وا نہین ہوتا سعی تنہا بے سود جان عزیز کو رائگان کرنا
سے صلاح دولت معاودت مین ہے امیر اونکی عرض سے عنان
کش ہوکر تدبیر سوچتے تھے کہ ایک گولہ پیام اجل وکیل موصوف کا
لایا اور بالاے زین سے فرش زمین پر مردہ گرایا اور متصل اوسکے
دوسرے گولے نے اسپ خاصہ امیر کا کام کیا چونکہ فضل آلہی شامل
حال تہا کچھہ آسیب بدن مبارک تک نہ پہنچا حسب تقدیر قریب دو صد دلاوران
سپاہ خاصہ کے وہان آنکلے اور اپنے آقا کو تنہا دیکھکر گھوڑے
پر سوار کیا اور دشمنون کو جو نالہ سے وار بڑہ آئے تھے دبا کر ہٹا دیا
اور ہرچند امیر نے اوس روز تن تنہا حملہ رستمانہ پیہم کیے اور چند فرنگیکو
کشتہ و خستہ کیا لیکن چونکہ اس یکہ تازی مین خوف جان امیر کا تہا

لہذا الحمد سعید خان وغیرہ ہوا خواہون سے بمبالغہ تمام باگ پکڑ کر میدان
سے لوٹایا اور موضع ہیراپور علاقہ بھوپال مین کہ تنگاہ و مقام گاہ تہا
آکر ایک ہفتہ وہان مقیم رہے اور فقیر محمد خان رسالدار کہ بباعث زخم
سخت کے میدان مین رہگئے تہے اور حریف اونکے ظاہر حال سے مرسپاہ
سمجہکر اوٹہالے گئے اور علاج جراحت بخوبی کیا بعد کو نہ صحت کے
آکر شامل لشکر فیروزی کے ہوے القصہ امیر نے مغلوب حریف
کے فقط محاصرہ پر منحصر رکہکر پہر مع جماعت سواران خاص اور
لشکر پنڈارونکے معاونت فرماکر دشمن کا ایسا محاصرہ فرمایا کہ وہ
بجان تنگ ہوے اور پنڈارون نے تمام ملک ناگپور کی لوٹ
وغارت شروع کی اور ایک ہفتہ اب سخت محاصرہ کیا کہ سکہارام
نے جان بری اوس تہلکہ سے محال جانکر رگہوجی راجہ ناگپور سے
استغاثت کی اور کنپ کپتان کلوس صاحب اور فوج پیشواکو
پونان سے اور فوج نظام علیخان والی حیدرآباد کو کہ زیر ایالت

سبحان نامی ایک سردار کے تہے اور ایک کنپ انگریزی بنیہ پلٹن
سے اپنی کمک اور جان بری کو بلوایا اور دولت راو سیندہیہ نے
بھی جبہیر کہ قیام گاہ اوسکا تہا ایک کنپ اپنا امداد ناگپوریون کو
بہیجا اتفاقاً اسی ایام مین بائیصاحبہ زوجہ ہولکر نے دہرمان نام اپنے
چیلہ سے کہ بباعث علالت مزاج ہولکر کے مختار کار ہوکر امیراور افسرونکو
موافق اپنا کر لیا تہا اور بائیصاحبہ کو بطور نظر بند کرکے اپنا مطیع کیا
چاہتا تہا نہایت تنگ آکر خطوط متواترہ ہوکہ بہ قسم طلب امیر مین
بہیجا اور لکہا اگر تمکو ابقا اس ریاست کا اور پاس میرے ننگ وناموس
ملحوظ ہے تو جسطرح ہو اپنے ضروریات ترک کرکے ادہر روانہ ہو امیر نے
خیال کیا کہ امداد حریف کو ہر طرف سے فوج پر فوج چلی آتی ہے اور
گہر مین کہ مدار آسایش ہمارا ہے یہ فساد برپا ہوا اب وہان نہ جانے مین
قباحت عظیم دیرہان چیلہ سے متصور ہے لہذا انتزاع ناگپور سے دست
بردار ہوکر بہیراپور مین آئے اور وہان سے بہیرو غیرہ کو سپرداری

مرزا میر بیگ نامی ایک معتمد کے براہ اِلسین سارنگپور کیطرف روانہ
فرماکر خود بدولت جریدہ سواروں سے ہمراہ وزیر محمد خان کے
بہوپال آئے پہر وہان سے براہ بہیلسہ سرونج پہنچے اور بہیر کو مع احمال
و اثقال جدا کر نہین یہ منظور تہا کہ جو یہ افواج کمک صدق علیخان کو
ہر طرف سے آئے ہین در پے میرے ہونگے اور بہیر وغیرہ انکی
ترددات شبانہ روز سے محفوظ رہینگے اور ہنوز امیر سرونج مین
تہے کہ کپتن کلوس صاحب مع بقیہ فوج ناگپور تعاقب مین ایک
منزل سرونج سے موضع بہونرا سہ پر آپہنچا امیر نے وہان سے
شبا شب روانہ ہوکر سارنگپور مین کہ مقام گاہ لشکر فیروزی اثر
تہا داخل ہوئے اور کلوس صاحب نے مع ہمراہیون کے سرونج مین
آکر اپنا عمل کیا اور منور خان عامل سرونج پر جو بیڑی کے جنگل مین مع
ہمراہیون کے پناہ جو تہا شبخون ڈالکر اکثر لوگونکو مقتول و مجروح
کیا اور چونکہ امیر بمقتضاے مصلحت وقت حریف کے قابو سے نکل گئے تہے

لہذا کلوس صاحب نے براہ فریب کہ جنگ مین اکثر حکا سے سجان خان
نامی سردار فوج حیدرآباد کیطرف سے امیر کو خط لکہا خلاصہ مضمون اوسکا
یہ تہا کہ رزمگاہ سے روگردانی آئین مردانگی سے بعید ہے امیر نے
ملاحظہ خط فرماکر کمال فراست اور مہارت سے اوسمین فریب حریف
معلوم کیا اور براہ دوراندیشی جواب لکہا کہ تم ابہی اپنے ملک سے بہت
دور نہین آے او رنگ ودو مین کچہہ تکلیف نہین دیکہی مین چاہتا ہون
کہ تمہاری جفاکشی دیکہون اور چارسو حیران وپریشان پہراون
پہر موقع دیکہکر جوہر مردی آشکار کرون غرضکہ بعد ملاحظہ جواب خط
کلوس صاحب وغیرہ تعاقب سے دست بردار ہوکر مع اپنی فوج کے
واپس چلے گئے اور امیر سارنگپور سے کوچ کرکے دو تین دن مین
موضع ساوری علاقہ میواڑ مین آے وہان بابو سینہ سے سردار
دولت راو نے کہ جادہ بین دو تین منزل مع اپنے کنبے کے
مقام گاہ امیر سے تہا آکر ملاقات کی اور امیر سے استفسار ارادہ

کیا کہ کس غرض سے یہان توجہ فرمائی ہے امیر نے طلب
بائیصاحبہ اور تدارک دہرمان چیلہ سبب حرکت بیان کیا اور فرمایا اب
تم اپنے ارادے سے مجکو آگاہ کرو بابو سیندھیہ نے کہا مجکو
تمسے کچہہ پرخاش نہین فقط یہ چاہتا ہون کہ تم ہمارے علاقہ سے
کوچ کر جاؤ امیر نے وہان سے کوچ کر کے موضع حمیر پور پرگنہ قریب چیتوڑ کے
مقام کیا اور لشکر ہولکر کے قریب جا پہنچے یہہ واقعہ سنہ یکہزار دوسو ۲۴ مین ہوا

داستان محاصرہ کرنا امیر کا دہرمان چیلہ کو اور موافق کرنا جملہ افسران سپاہ ہولکر کا ساتھہ اپنے اور مارا جانا دہرمان کا تدبیر امیر سے پھر کوچ کرنا امیر کا شامل فوج ہولکر طرف کانکرولی علاقہ میواڑ

جب امیر ساتھہ فوج خاص اور سواران پنڈارہ کے موضع حمیر پور پر

علاقہ میواڑسے کہ مقام راجہ جیذن سنگہ کا تہا پہنچے تو نواب
افتخار الدولہ عبد الغفور خان کہ اونکو دہرمان جیلہ نے نکلوا دیا تہا
شرفیاب خدمت ہوے اور حال نمکحرامی جیلہ مذکور مفصل بیان کیا
تب امیر نے تمام سردارونکو بلاکر کہا کہ اسوقت مین کہ خزانہ موجود
نہین اور حال ریاست کا فساد دہرمان سے ابتر ہو رہا ہے جسکو
میری رفاقت اور فقر و فاقہ منظور ہو وہ ساتہہ دے اور جسکو
زن و فرزند اور عیش و آرام مطلوب ہو وہ یہین سے بخوشی رخصت
ہو جاوے یہ سنکر اول محمد سعید خان نامی ایک سردار کہ ساکن
افضل گڈہ کا تہا بولا کہ ہم اسوقت مین آپ سے جدا ہونا ننگ
افغانی سے بعید جانتے ہین اب ہمارے رنج و راحت وابستہ
آپکے ساتہہ ہے ہمکو رفاقت اور محنت مین کچہہ عذر نہین پہر اور
سردارون نے بہی اونکی یہہ بات سنکر متفق اللفظ والمعنی
ہوکر جواب دیا اور سر نو عہد رفاقت محکم کر کے فاتحہ خیر پڑہی

امیر نے بقیہ لشکر حمیرپور مین چھوڑکر محب اللہ خان لنگ کو واسطے
طلب کمک مختار الدولہ کے جو مارواڑ مین تھا روانہ کیا اور میر صدرالدین
کو واسطے فہمایش دہرمان جیلیہ کے رخصت کیا اور خود مع اپنے
سوارون اور پنڈارون کے جاکر فوج ہولکر کا محاصرہ کرکے
راہ رسد وغیرہ کی بند کی اور یہان تک تنگ کیا کہ وہ کھانے پینے
سے عاجز ہوے اور پنڈارون نے باوجود محاصرے کے
مواضع گردوپیش کی غارت شروع کی اور ہمیشہ اونٹ اور بیل
لشکر ہولکر کے پکڑ کر لانے لگے آخر دہرمان نے تنگ آکر امیر سے
کہلا بھیجا کہ تم یہان کس غرض سے آے ہو امیر نے کہا مین
صرف میری ہولکر کی علالت سنکر دیکھنے آیا ہون کہ ملکر اپنی
خاطر محبت ذخائر کو تسلی دون اوسنے جواب مین کہلا بھیجا کہ
حالت مرض مین کیسکی ملاقات ہولکر سے نہو گی امیر نے معلوم
کیا کہ فہمایش اوسکی بسہولت نہو گی اور محاصرہ سخت کرکے

جنگ توپ و تفنگ شروع کی وہ نمکحرام جب نہایت تنگ ہوا تو بہانپورہ
کو کہ مقام محفوظ تہا جانا چاہا بنا بران پہر رات رہے کوچ کیا اور کمپو کا
قلعہ باندہ کر سوارون اور بہیر وغیرہ کو درمیان لیکر روانہ ہوا امیر نے
جانا اگر یہ بہانپورہ پہنچ گیا تو پہر اسکا تدارک دشوار ہوگا لہذا آمادہ ہوکر اوسکا
محاصرہ کیا اور سدراہ ہوکر توپ و تفنگ سے اوسکو گوشمالی دی چنانچہ
وہ سختی محاصرہ سے بہزار خرابی اوسدن تین کوس چلا اور اوسیدن
بخشی لشکر ہولکر دو ہزار سوار سے رفاقت دہرمان سے جدا ہوکر شامل
لشکر امیر کے ہوا اور چونکہ دہرمان نمکحرام نے اپنے لشکر والون سے
کہدیا تہا کہ آنا امیر کا فقط بارادہ متصرف ہونے ریاست اور محلات
ہولکر کے ہے لہذا مردمان لشکر اوس سے موافق ہوکر امیر سے
برخاش جو ہوے تہے ورنہ کسیکو اوسکی رفاقت منظور نہ تہی جب
اونہون نے کسنا بانام بخشی لشکر کو کہ مرد معتمد تہا امیر سے موافق
ہوتے دیکہا تو باہم گفتگو کی کہ اگر امیر بارادہ فاسد آئے ہوتے

تو بجتی کہ ریاست ہولکر کا خیر خواہ ہے اونکے ساتھہ کیون ہوجاتا پہر
وہ سب باہم مشورت کرکے باتفاق بائی صاحبہ زوجہ ہولکر کے پاس
آئے اور عرض پرداز ہوئے کہ آپ بے اندیشہ ہوکر ہمسے واجبی امر
ظاہر کردین کہ آنا امیر کا یہان بارادہ خود ہوا ہے یا حسب اشارہ
آپکے بلوائے ہوئے ہین یہ سنکر ہرچند بائیصاحبہ نظر بند تہین مگر دل
قوی کرکے بولین کہ خود مینے امیر کو کہ بجائے میرے فرزند کے ہے
واسطے تدارک دہرمان کے بلوایا ہے اور اوس نمکحرام نے
جو تمکو فریب دیا ہے وہ بالکل غلط اور باطل ہے الغرض سپاہ وفادار
ہولکر نے بائیصاحبہ سے یہ سنتے ہی دہرمان کو جا گہیرا اور اوسکو اور سوبہارام
داروغہ توپخانہ کو پکڑکر مشکین باندہ کر روبرو بائیصاحبہ کے حاضر کیا
اور عرض کی کہ یہ دونو نمکحرام مقید حاضر ہین بندوبست ہمارے خرچ کا
فرماکر جو سزا انکو چاہین دین ہرچند اوسوقت بائیصاحبہ کے پاس
کچہہ نتہا مگر براہ دانائی فرمایا کہ کلکو تدبیر تمہارے خرچ کی کیجائیگی

اور تھا ان تکلموں کو اپنے پاس قید رکھے وہ اور اوسیوقت آدمی رات کو اپنا وکیل امیر کے پاس بھیجا اور خبر وہ قید دونوں تکلموں کا کہکر اسکے بند و بست خرچ سپاہ کے جو قرار کیا تھا اشارہ فرمایا امیر یہ خبر سنکر خوش ہوے اور سرداران سپاہ کو جمع کرکے کہا کہ بعنایت الٰہی دونوں تکلموں بے محنت مشقت کے پکڑے گئے مگر پچاس ہزار روپیہ واسطے خرچ سپاہ ہولکر کے بالفعل و بالضرور ہے کی اسکے کسیطرح اونکی فہمایش ممکن نہیں سب نے عرض کی کہ جان و مال ہمارا سرکار پر تصدق ہے کسیطرح ہمارا حال آپ سے پوشیدہ نہیں امیر نے کہا یہ کام ضروری ہے اور یہ آسان اسکی تدبیر ہے کہ فی سوار دو دو روپیہ اسیوقت تجویز کرو سب نے اسبات پر راضی ہوکر اوسیوقت ساٹھہ ہزار روپیہ جمع کردیے اور جو کچھ پاس خرچ تھا اوسمیں شرم سے کچھہ بیچ کر دیا امیر نے اوسمیں سے کچھہ واسطے سپاہ کے رکھکر باقی کو بائیصاحبہ کے پاس بھیجدیا بائیصاحبہ نے مدد خرچ

سپاہ کو دیکر ادن دونوں بلکھرا مونکو امیر کے پاس بہجوا دیا امیر نے
اونہیں مردمان ہولکر سے جو اوسکو مقید لاے تہے جز اسکے بلکھرا مین
مروا ڈالا اور خاطر جمع ہوکر ہولکر سے ملے من بعد بائیصاحبہ دلجمعی فرماکر
انتظام ریاست مین مشغول ہوئی اور پرگنات جاورہ اور سنجیت اور تال اور
وغیرہ جاگیر صاحبزادہ وزیر الدولہ مین بائیصاحبہ سے لیکر واسطے بندوبست کے
سپرد نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خانکے کی پہر طرف میواڑ کے
کوچ کیا دولت راو سیندہیہ نے یہ حال ریاست ہولکر کا سنا اور
توجہ امیر بطرف میواڑ خیال کیا کہ مینے سابق کمینو اپنا جنگ ناگپور مین
بمقام جاوہ امیر سے لڑنے کو روانہ کیا تہا مبادا وہ اب مجہسے عوض
اوسکا لین لہذا اندیشہ مند ہوکر اجمیر سے کوچ کرکے گوالیار کے قلعہ
کو کہ مقام استوار تہا چلا گیا امیر نے بہی پنڈارونکو رخصت کرکے
مع فوج خاص اور فوج ہولکر کے بکوچ متواتر آکر قریب موضع کانکرولی
کے ڈیرہ کیا وہین کرنیل موہن سنگہ اور اخوندزادہ محمد ایاز خان

مع کنبہ اور رسالہ کے جو پرگنات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال پر تہے بنزرع

بیاہی علاوہ جو دہیور سے اگر شرفیاب ملازمت امیر کے ہوے اور مولف

امیر نامہ فارسی بہی وہین ہمراہی کرنیل موہن سنگہہ آکر داخل فوج ظفر

موج ہوا اور چونکہ از روے دیدار صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر الدولہ

بہادر کی زیادہ تہی شقہ اونکی طلب مین روانہ کیا کہ شیر گدہ سے آکر اپنے

دیدار سے امیر کو خوشوقت کرین اور راجہ بہادر لعل سنگہ کو مع کنبہ بطرف

اودے پور رخصت کیا پہر بعد چند روز اپنی فوج کو شامل فوج ہو کر

چہوڑ کر جریدہ اودے پور کو گئے اس عرصے مین صاحبزادہ موصوف

لصدر بہی راجہ کوٹہ سے دو ہاتہی مع ساز نقرہ پیشکش لیتے

ہوے اودیپور مین امیر سے جاملی یہ واقعہ سنہ ایکہزار دوسو چہبیس مین ہوا

ملاقات امیر کی راجہ بہیم سین والے اودیپور سے

اور مقرر کرنا نوکری ایک کمنپ کی اور حصہ چہار آنہ

تحصیل ملک میواڑ سے اور فتح کرنا قلعہ ڈہولہ کا بعد محاصرہ کے اور دہرنا افغانونکا پہر کوچ کرنا طرف جیپور و فیصلہ وہانکے معاملہ کا پہر محاصرہ کرنا قلعہ لاوہ کا

جب امیر نے رانا بہیم سین راجہ اودے پور سے ملاقات کی تو اوس کے واسطے بندوبست اوسکے ملک کے فرمایا کہ اگر نوکری ایک کمپنیو کی مع چہار آنہ تحصیل ملک میواڑ کی دینا مقرر کرو تو انتظام اور محافظت تمہارے ملک کی کہ وردو دہر فوج سے خراب رہتا ہے میرے ذمہ ہے رانا نے یہہ غنیمت جانا اور امیر سے واسطے استحکام رسوم برادری کے پگڑی بدلی اور چہار آنہ تحصیل ملک مع نوکری ایک کمپنی کے امیر کو دینا مقرر کی امیر نے اوسکی ہر طرح دلجمعی کر کے صلاح دی کہ جب تک تمہاری لڑکی یا زندہ ہے جہگڑا اوسکی نسبت کا راجہ مالسنگہ سے

دور نہوگا بہتر ہے کہ تم اوسکو کسی حیلے سے مار ڈالو کہ رفاہ عالم حاصل ہو
ورنہ مین بزور اوسکی شادی مانسنگہ سے کر دونگا رانا نے کہا مجکو اوس
سے شادی ہرگز منظور نہین اور بزور تمہاری شادی کرنیمین زوال
آبرو میرا ہے لیکن اگر اقرار مستحکم کرو کہ موضع کہالی راؤ مانسنگہ سے
مجکو دلوادوگے تو مین بعد تمہارے چلے جانے کے تدبیر سے
جسمین بدنامی نہو اپنی لڑکیکا کام تمام کرونگا امیر نے اوس شرط
کو قبول کیا اور بعد روانگی امیر کے رانا نے اپنی لڑکیکو کہلا بہیجا کہ مین
زہر دیا اتفاقاً وہ کارگر نہوا لڑکی جب اس حال سے واقف ہوئی
باپ سے کہلا بہیجا کہ جب میری جہت سے تمہارے ملک مین خرابی
ہے تو آپ کچہہ تردد نکرین مین خود اپنی فکر کرتی ہون پہر
نہا دہو کر لباس و عطر سے آراستہ ہو جام زہر پی لیا اور جان
راہی ملک عدم ہوئی امیر نے یہہ سنکر جو اقرار دلانے ضلع
کہالی راؤ کا رانا سے کیا تہا اسباب مین انوپ رام وکیل

جودہپور سے کہ ہمرکاب تہا گفتگو کی اور کہا چونکہ راجہ جودہپور
میرے کمپو کے رہنے سے اپنے ملک مین ناراض ہے تو اگر تم
دس لاکہہ روپیہ نقد سالانہ مجکو دیا کرو تو مین اپنی سپاہ کو ملک
جودہپور سے طلب کرلون وکیل نے فرمودہ امیر کا قبول کیا اور
حسب الحکم امیر کے نواب مختار الدولہ مع اپنے کمپ جودہپور سے
روانہ ہوکر علاقہ جے پور مین آے اور کرنیل موہن سنگہہ اور
محمد آیاز خان کہ جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال کے بندوبست کو
علاقہ جودہپور مین تہی مع کمپ دو رسالہ کے مواضعات جاگیر کو
اسیر دا لالیان راج کرکے براہ کشن گڈہ بوندی پہنچے اور کشن سنگہ
راجہ بوندی واسطے سرکوبی اوسکے ایک قریب بلونت سنگہ نامی کے
کہ قلعہ میوان بزور لیکر مصدر فساد اوس ملک مین تہا نوکری مقرر
کرائی اور نواب جمشید خان عامل نمباہیرہ ہوکر امیر کیطرف سے
واسطے انتظام ملک میواڑ کے مقرر ہوئی اور بایٔصاحب مع اپنی فوج کے

بطرف بہاپورہ روانہ ہوئین اور امیر نے قلعہ ڈہکولہ علاقہ شاہپورہ
کو محاصرہ کرکے چار ماہ مین مفتوح کیا اور انہین دنون سواران یکہ
موہوخیل نے واسطے طلب تنخواہ کے فساد برپا کرکے بیشتر دروازہ قلعہ
ڈہکولہ کا بعد فتح امیر مع متعلقون کے مقیم تہے دہنا دیا اور کسیطرح دہنا سے
راضی نہوے امیر نے اونکے دباو کے لیے راجہ بہادر کو مع کمک بلوایا
اوسنے عذر نوکری رانا کا پیش کرکے حضوری سے پہلوتہی کی امیر نے
یہہ عذر بیجا اوسکا ناپسند ہوا رانا کو لکہکر اوسکو نوکری اوس ملک سے
موقوف کرایا اور راجہ بہادر لاچار ہوکر ضلع جے پور مین نواب
مختار الدولہ کے پاس چلا گیا امیر بسبب ہمراہی متعلقون کے
باوجودیکہ ایک پلٹن ڈیوڑہی کی اور چند نامی سردار مثل جمشید خان اور
محمد سعید خان اور غلام حیدر خان اطاعت آقا مین اور مخالف
اہل دہنا تہے مگر امیر نے مفسدونکی دلشکنی زوردہی سے
مناسب نجانی اور تنہا سمجہانے گئے اون کوتہ اندیشیون سے

تنہا پاکر امیر کو نظر بند کیا اسلیے بناچاری صاحبزادہ بلند اقبال کو
مع متعلقان وغیرہ روانہ ٹونک فرمایا اور خود اوسی حالت دھرنہ مین
کشن گڈھ آئے اور تاراجی اوس ضلع سے ستر ہزار روپیہ زر معاملہ
راجہ کشن گدہ سے لیا پھر راجہ شاہپورہ وغیرہ سے معاملہ لیتے ہوئے
سمیدی ضلع بوندی مین پہنچے وہان سے کمنیدکرنیل موھن سنگہ
اور رسالہ اخوندزادہ محمد آیاز خانکو کہ نوکری راجہ بوندی سے موقوف
ہو گئے تہے ہمرکاب لیکر اور کچھہ زر معاملہ راجہ بوندی سے بہی وصول
کرکے ضلع جلیپور مین قریب توڈری اور چاندسین کے پہنچے اور راجہ
اونیارہ اور السیرہ سے معاملہ لیکر نوائی پر مقام کیا اور بارادہ محاصرہ
جے پور کے شقہ طلب نواب مختار الدولہ کو کہ مع کمنید موھن سنگہ
وغیرہ مین انتظام تہانجات کرتے تہے روانہ کرکے خود بافوج
اور کمنید موھن سنگہ کے چاکسو پر پہنچے اور وہین معرفت میگہ سنگہ
وغیرہ کار پردازان جے پور سے زر معاملہ بارہ لاکھہ پر فیصلہ فرمایا

اور ہیراچند سیٹھ علاقہ کشنب مختار الدولہ سے نقصان زر حاصل کیا

اور جب وہ ذمہ دار ایصال زر ہو گیا تو بجمع خاطر علاقہ جلیور سے

کوچ فرما کر سرحد کشن گڈھ پر ڈیرہ کیا اور مختار الدولہ کہ حسب الطلب

روانہ ہوئے تھے حال فیصلہ جلیور سنکر باتفاق راوجیرہ بھوج دیوان

معزول جلیور کے جانب نول گڈھ اور کہیری کے کوچ کر گئے ان دنون

حسب اتفاق منافقت باہمی جلیور سے میگہ سنگہ مختار کار معزول ہو کر

اپنے مقام کو گیا اور مقدمہ جلیور کا خراب ہوا اس کی بحالی [illegible]

صاحبزادہ وزیر الدولہ بہادر کو مع متعلقون کے ٹونک سے شیرگڈہ

کو روانہ کیا اور خود کشن گڈہ سے موضع بجاریر علاقہ جلیور سے

قریب جوہی بانڈی کے ڈیرہ کیا اور نواب مختار الدولہ بھی بعد

فتح قلعہ نول گڈہ اور وصول معاملہ کہیری وغیرہ کے حسب الطلب

آکر قریب لشکر مقیم ہوئے اور چونکہ درماہہ سپاہ کو قریب آٹھ

مہینے کے ہو گیا تہا ہنڈوین دس لاکھ روپیہ کی جو مال سنگہ نے

بابتہ جاندار جو ہیور کے بہیجی تہین دہرنہ والونکو دیکر جہگڑا پاک
کیا اور جب امیر اس تردد سے خلاص ہوکر کمنپ مختار الدولہ مین
گئے تو سلامی خوشی مین اسقدر توپین بلند آوازہ ہوئین کہ جلیپور
والے وہ غوغا سنکر تمام شب فکر و تردد مین رہے اور صبح کو خبر
رہائی امیر کے دہرنے سے سنکر دینارام بوہرہ کو واسطے درستی سوال
و جواب کے امیر کے پاس بہیجا اور جب امیر نے اوسے لیت و لعل پایا
تو سانگانیر پر آکر جلیپور والونکو زور ملک گیری دکہایا اور وہانکی سپاہ
کو بیس پاکر کے دینارام بوہرہ کے باغمین قریب شہر ڈیرہ فرمایا
اہلکاران راج خوفناک ہوے اور برسر معاملہ اگر معرفت دینارام
کے کہ رکاب دولت مین حاضر تہا دس لاکہہ روپیہ دینا قبول
کیا امیر نے اونمین سے چہہ لاکہہ روپیہ تنخواہ کمنپ مختار الدولہ مین
دی اور تنخواہ جمشید خان اور داراشاہ خان اور خیر محمد خان
وغیرہ کو جو شامل دہرنہ والونکے ہوے تہے ذمہ داری مختار الدولہ

کی کرادی اور وہان سے کوچ کرکے موضع لادہ علاقہ جلیوریر آئے
اور چونکہ امیر کا ارادہ اول دن یورش کا تہا مگر مختار الدولہ بخیال اسکے
کہ یورش سے جب مکان غارت ہوگیا تو وصول کچہہ نہوگا مانع ہوے
پہر اسلیئے فوج خاص کو بسرداری وارشاخان کے واسطے تحصیل
ملک میواڑ بہیجا اور خود بدولت دو ہزار سواران یکہ سے وہین رہے
اور جمشید خان وغیرہ آفریدی ابہی واسطے حصول تنخواہ حاضر حضور رہے
غرضکہ مختار الدولہ نے لادہ کا محاصرہ سخت کرکے دو تین بار یورش
کی مگر استحکام حصار اور عمق خندق سے کاربرآری نہوئی اور مدت
محاصرہ دراز ہوئی اسے عرصے مین راے داتارام جو واسطے
سبیل زر تنخواہ کسنب مختار الدولہ اور اہل دہرنےکے جودہپور گیا
تہا فائز المرام ہوکر لوٹ آیا اور متصل اسکے خبر وفات راجہ جسونت راو
ہولکر کی گوش زد امیر کے ہوئی لالہ بساون لعل مؤلف امیرنامہ فارسی نے
کہ اون دنون کسنب راجہ موہن سنگ کے کاروبار کو حضور مین حاضر تہا

قطعہ تاریخ فارسی وفات راجہ موصوف کا یون لکھا ہے قطعہ

راؤ جسونت بہادر مع لکر	کہ نیاید صفتِ او بسخن
چون ز دنیا بجز افسوس ندید	چشم پوشید از ین دار محن
مردم چشم جہانے پوشید	جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پئی تاریخ وفاتش نشاوان	کرد ہ از چشم اشارت بامن
گفت تاریخ بعینہ فی الحال	بجنان رفت بیک چشم زدن

اور چونکہ انہین ایام مین کریم خان پنڈارہ فوج دولت راؤ سیندھیہ سے شکست پاکر دو سو سوارون سے امیر کے پاس پناہ خواہ ہوا بعد دریافت اوسکی خبر کے دولت راؤ سیندھیہ اور رانا ظالم سنگھ اور راہلیہ ہولکر نے بمقدمہ اوسکی روانگی مین قید کرکے امیر کو لکھا مگر امیر نے پناہ گزین کا پکڑا دینا جوانمردی سے بعید جانکر تحریرونکے جواب مین لکھا کہ اب جو کریم خان ہمارے پاس ہے اس سے کسیطرح کا فساد برپا نہوگا

اسکی طرف سے آپ سب خاطر جمع رکھین ہر چند صلاح خیر خواہان
دولت کی اوسکے پکڑ دینے مین تھی لیکن امیر نے برخلاف سبکے
اوسکی تسلی فرماکر ہمراہ رکھا اور جب وصول زر معاملہ جے پور مین تاخیر
ہوئی تو جمشید خان وغیرہ امرا نے مختار الدولہ کو کہ ضامن وصول
زر تنخواہ اونکی کے جانداد آمدنی جیپور سے ہوئی تھی پکڑ کر کوئی
دقیقہ ایذا رسانی کا فرو گذاشت نکیا جب امیر نے فہمایش بے سود
دیکھی تو اونکے کمپ سے تمام کر اپنی فوج مین جانا چاہا مگر [illegible]
کہ کہین اہل کمپ یہ گرفتاری مختار الدولہ کی میری رضا سے گمان
نکرین بنابر قطع کرنے اس گمان کے جانا اپنے لشکر کا موقوف
کرکے مختار الدولہ کی فوج مین فیض اللہ خان بنگش کے خیمہ مین
شب باش ہوے مردمان کمپ نے وقوع اس امر کا باشارہ
امیر سمجھکر چارون طرف ڈیرہ امیر کے توپین لگا دین اور کہا
جب تک رہائی مختار الدولہ کی نہوگی ہم آپکو یہان سے کہین جانے

نہ دین گے اور دوروز تک مصدر شورش رہے آخر جمشید خان
اور محمد سعید خان وغیرہ کہ مصدر فساد تہے اس بات پر راضی ہوے
کہ اگر راے داتارام اور محمد ایاز خان بہائے مختار الدولہ کے اور
جواہر سنگہ گماشتہ ہیرا چند سیٹہ کمنپ کا بطور اول ہمارے
پاس رہین تو ہم مختار الدولہ کو رہا کر دین گے جب اسیری
کوئی صورت اونکی رہائی کی بجز اول مین دینے ان تینون آدمیونکے
نہ پائی تو ان تینون کو جمشید خان وغیرہ کے پاس واسطے نظر بند
رہنے کے تا حصول زر بجاے مختار الدولہ کے بہیج دیا اور مختار الدولہ
رہا ہوے اور انہین دنون واسطے وصول تنخواہ کے سپاہ
راجہ موہن سنگہ نے بلوا کیا اور باشارہ اخوندزادہ محمد ایاز خانکے
راجہ مذکور کو موضع تودری مین مقید رکھا اور چونکہ اخوندزادہ
صاحب اور راجہ مذکور مین سابق سے نفاق تہا لہذا اخوندزادہ
صاحب کے کہنے سے راجہ مذکور کو نہایت تنگ کیا چونکہ اون دنون

منشی بساون لال مولف امیر نامہ شرفا رسی و نگے کمپ کے کاروبار کو
حاضر خدمت امیر تہا کہہ سنگرامیر سے رہائی کرائی اور راجہ
مذکور نے افسری کمپ سے استعفا دیکر رفاقت مختار الدولہ کی
قبول کی اور وہ کمپ تفویض آخوند زادہ صاحب کے ہوا خورشید جان
اور محمد سعید وغیرہ بطرف نیماہیرہ کوچ کر گئے پہر امیر ہمراہی رسالہ
خاص اور کریم خان پنڈارہ سے کوچ کرتی ہوے ٹونک و
اندرگڈہ ہوکر کوٹہ پہونچے اور ظالم سنگہ سے ملکر بہانپورہ گئے
اور رسم ماتم پرسی جسونت راؤ ہولکر کی اوسکی زوجہ سے ادا
کی اور چند روز وہان رہکر مشغول اوسکی تسلی کے ہوے پہر
کریم خان سے فرمایا کہ تم بہی چند روز لشکر ہولکر مین بائیصاحبہ
کی خدمت مین رہو مین نامدار خان وغیرہ تمہارے قریبون کو
ہمراہ لیجاکر راجہ درجن سال کہچی سے دلادونگا اور چونکہ اوسکو دولت راو
سیندہیہ سے عداوت ہے تم سب اوسکے ساتہہ ملک سیندہیہ کو

تاخت وتاراج کرکے اپنی شکست کا عوض لینا کریم خان پنڈارہ اس بات
سے خوش ہوکر وہان آیا اور امیر نے اوسکو افتخار الدولہ محمد غفور خان کے
پاس بطور نذر بھیج چہوڑکر معہ نامدار خان اور شہامت خان عزیزان کریم خان
وغیرہ کے روانہ ہوکر شیرکین پہونچے جب راجہ درجن سال وہان امیر سے
ملنے آیا تو امیر نے اون پنڈارون کو اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین انکو تمہارے
سپرد کرتا ہون کہ تم دونون باہم متفق ہو دشمن پر قدرت حاصل کرو پھر ایک
خط بنام وزیر محمد خان سفارش پنڈارون مین لکھکر اونکو بطرف بھوپال
روانہ کیا اور محمد سعید خان کو خطاب شمس الدولہ ظفر جنگ اور سرور خان کو سرفراز
الدولہ تیغ جنگ عنایت فرماکر پرگنہ سرونج کا عامل مقرر کیا اور وہان کے عامل
سابق منو خان کو روبرو اپنے طلب فرمایا اور چونکہ سپاہ مختار الدولہ محمد
شاہجہان کی محاصرہ لادہ مین مصروف تہی اور فوج جنبی ہولکر کی
اور کمپ موہن سنگہ بافسری اخوندزادہ صاحب بہادر کے ضلع راجاوالی
علاقہ سبے پور مین مقیم ہوکر گرد ونواح سے تحصیل زر معاملہ کیا کرتے

سے تھے اہلکاران جےپور نے ادائے زر مقررہ معاملہ مین تاخیر کرکے
وکیل مختار الدولہ سے کہا کہ جبتک فوج جنبی ہولکر اور کمپ اخوندزادہ جناب
علاقہ جےپور سے نکل نجاویگا ہمسے سبیل زر باقی کا نہین ہو سکتا
لہذا مختار الدولہ واسطے ملانے جنبی اور کمپ کے ساتھہ گئے کہ ناگاہ فوج
جےپور بسر کردگی ٹہاکر چاند سنگہ کے جنبی اور کمپ سے آکر صف آرا ہوئے
راجہ لعل سنگہ بہادر مختار کار مختار الدولہ کہ لاوہ کو بعد محاصرہ شدید قریب
فتح کے لیا تہا یہہ ہنگامہ سنکر اہل قلعہ سے اسّی ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر فوج
اوٹہا کر جنبی اور کمپ کی مدد کو پہونچا اور فوج جےپور کو گوشمال دیکے ہٹا
دیا اور انہین دنون فوج ناگپور نے علاقہ گنّ کوٹہ مین آکر راجہ مردن سنگہ
پر زور دیا اور راجہ موصوف نے بسبب معرفت سابقہ کے امیر سے امداد چاہی
امیر شیرگڈہ سے کوچ کرکے شاہپورہ مین لشکر ہولکر سے جاملے وہان
مانسنگہ جماعہ دار سرکار و نکو خطاب راجگی سے سرفراز فرما کر ہمراہ دستہ خاص کے
سپاہ آراستہ دیگر راجہ ندکورہ کی کمک کو بہیجا اور وہان کا بندوبست کرکے

شیرگدہ لوٹ آئے اور جب نواب جمشید خان کو ان لوگون سے جو یرغمال مین تھے کچھ وصول نہوا تو امیر سے اگر عرض کی کہ ہمکو جو کچھ سرکار سے عنایت ہو قبول ہے ہم انکو رہا کر دینگے لہذا امیر نے انکو لاکھہ روپیہ کوٹہ سے دلاکر اون کو رہائی دلائی اور راے داتارام کو اپنے پاس رکھا اور کوٹہ جاکر راج رانا ظالم سنگھہ سے ملاقات کی اور وہین خبر وفات دارا شاہ خان کی جو مختار فوج خاص امیر کے تھے وقت یورش کدم گڑہی پر علاقہ میواڑ سے سنکر روانہ ہوئے اور باندل گاٹ مین لشکر سے آملے وہان سے فوج کو بسرداری احمد خان اپنے بہانجے کے واسطے تحصیل ضلع شاہپورہ کے مقرر فرماکر جریدہ اجمیر شریف مین واسطے زیارت مزار فیض بار حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز کے آئے اور اخوندزادہ محمد ایاز خان سے کہ مع کمپو وہان مقیم تھے ملکر تین لاکھ پچیس ہزار روپیہ تنخواہ اوس سپاہ کے بنام راجہ کشن گڈہ حوالہ اخوندزادہ موصوف

کر کے اودہر روانہ کیا اور بابو سیندہیہ کہ دولت راؤ سیندہیہ کی
طرف سے اجمیر کا حاکم تہا ملاقات کی پہر مع رسالہ خوندزادہ موصوف
حسب الطلب راجہ جودہپور کہ بتاکید ظہور مین آئی تہی تین دنمین جودہپور
پہونچے چنانچہ وقوع ان امور کا سنہ ایکہزار دوسو بائیس ہجری
مین ہوا پہونچنا امیر کا جودہپور مین اور ملاقات
وہان کے راجہ سے اور لڑنا فوج جیپور کا کمپو
مختار الدولہ سے اور آنا امیر کا واسطے مدد کے
بطور یلغار اور شکست دینا اونکو پہر باہم شادیمین ہونا
راجہ جیپور اور جودہپور کے جب امیر قریب جودہپور پہونچے
تو راجہ نے استقبال کر کے قریب شہر باغ اوتارا پہر بعد دو تین
دن کے خلوت مین کہا کہ بخشی سنگہی اندراج مجہسے منحرف ہوا ہے
اور زر کثیر کو خورد برد کیا ہے چاہتا ہون کہ تمسے اوس کو
قید کراؤن اور اوس سے جرمانہ قرار واقعی لیکر اوسکی جگہہ شیوچند

بہنڈاری کو کام دو دن امیر نے فرمایا مشہور ہے کہ کار
سنجاری بوزنہ کیا جانے وہ اگر درحقیقت تمہارا مخالف ہے مگر
پہروانا ہے جو اوس سے کام نکلینگے اوس سے محال ہین
راجہ نے عندیہ امیر کا سمجھکر اوسکو بحال رکہا اس عرصہ مین
کمپ راجہ بہت دس کہ لاوہ سے اوٹھکر واسطے تدارک فوج جے پور
کے ادہر متوجہ ہوا تھا بنا بر عدم وصول تنخواہ کے مصدر فساد ہوا اور
فتور عظیم برپا کیا اور یہ صلاح کی کہ توپین وغیرہ سامان راجہ بہرت
پور کو دیکر زر تنخواہ اوس سے حاصل کرین اور اس عزم سے راجہ بہادر
کو قید کر کے بطرف بہوسا و علاقہ بہرت پور کے روانہ ہوے یہ حال
سنکر نواب مختار الدولہ محمد شاہ خان تہوڑی سپاہ سے مع کرنیل مہتاب خان
وغیرہ سرداروں کے ٹونک مین آ گئے کہ یکایک ٹہاکر چاند سنگہ نے
قابو پا کر بہ بہانہ فوج بندی کے مالپورہ جیپور سے نکلکر بمقابلہ مختار الدولہ
مین ٹونک پر حملہ آور ہوا چند بہیم سنگہ مع آرا ہوے کہ جوکہ فوج حریف

کثیر اور سپاہ امیر قلیل تھی عہدہ برآ نہو سکے لہذا مع محمود خان
عامل ٹونک اور کرنیل مہتاب خان اور میان اکبر محمد خان وغیرہ
سرداروں کے قلعہ امیرگڈہ مین پناہ گزین ہوکر سرکارہ سریع السیر کو
باستدعاے اعانت حضور امیر مین اور پاس راجہ بہادر لعل سنگہ روانہ کیا
اور چاند سنگہ نی شہر سے لوٹ کر قلعہ سے مورچہ جمایا اس جہت
تمام پرگنہ ٹونک پہر گیا اور راجہ کشنگڈہ بہی اسقدر بسبب شورش ہوا کہ
اخوندزادہ محمد ایاز خان کو جو وہان چیدہ سواروں واسطے وصول
زر تنخواہ کے لشکر حضرت اجمیر مین چہوڑ کر آئے تہے شب کو وقت جوا
حملہ آور ہوکر قتل کرنا چاہا مگر دلیروں کی تلوار نہ اوٹھا سکا مردم بد
سگال اوسکے پست پا ہوے امیر نے بہیسا جہ اسنکر امر کو شفقت
واسطے مدد مختار الدولہ کے روانہ کیے اور واسطے وصول زر کے
مانسنگہ سے گفتگو کرکے اس اہم پر جست ہونا چاہا کہ اوسکے اشتعال
مین راجہ بہادر موضع بہیسا ور مین بیخبری مین اونکو ملا شب

کرکے بطرف ٹونک کوچ کیا اور ہنوز داخل ٹونک نہوئے
تہے کہ اونکا آنا سنکر چاند سنگہ خوف زدہ ہوکر جے پور بہاگ
گیا اور جب فوج امیر قریب ٹونک پہونچی تو پہر چاند سنگہ مع
سپاہ جے پور سے آکر مقابل ہوا مگر راجہ بہادر نے اوسکو شکست
دی پہر مختار الدولہ نے ٹمپو سے ملکر وعدہ عطائے تنخواہ سے سکو خوش
کیا اور موضع لانبہا علاقہ جیپور کو کہ قریب ٹونک ہے لوٹا من بعد
علاقہ جی پور مین جاکر تحصیل شروع کی لہذا چاند سنگہ نے پہر سپاہ
ہمراہ لیکر سد راہ فوج امیر کا ہوا اور بے صف جنگ پس ماندہ بہیر
وغیرہ کو لوٹنے لگا امیر نے ادا رام کو بسبب علالت جودہپور
مین چہوڑکر منشی بہوانی پرشاد کو ہمراہ لیکر جلد تر طرف جے پور کے
عزم فرمایا اور موضع لکوانی علاقہ اجمیر مین کہ لشکر فیروزی اور محمد
سعید خان عامل سرونج حسب الطلب وہان مقیم تہے پہونچے پہر وہان سے
مع فوج خاص کوچ کرکے موضع سالی ساکہون مین علاقہ جیپور سے

اگر مختار الدولہ کے کمپو سے شنال ہوے چاند سنگہ یہ سنکر سراسیمہ

بجے پور کو بہاگ گیا غرض امیر نے چند روز وہان قیام فرماکر

مختار الدولہ سے مشورت فرمائی کہ راجہ کشن گڈہ نے ہنگامہ آرائی

آرائی بجے پوریون کے اخوندزادہ محمد ایاز خان سے از رو عداوت و

نفاق پیش آیا ہے تدارک اوسکا ضروری ہے مختار الدولہ نے یہہ

صلاح پسند کی کہ سیاست موجب عبرت ریاست کا ہے پھر امیر نے

فوج کو حکم کوچ طرف کشن گڈہ کے دیا اور خود بدولت نے موضع

رائین علاقہ کشن گڈہ کو کہ لا مال نہالو ٹا اور اسی ہزار روپیہ

معاملہ کے راجہ سے وصول کیے اور محمد سعید خان جامل سرفوج کو واسطے

بندوبست اوس مقام کے رخصت کیا اور مختار الدولہ کو مع کمپو قلعہ

موواڑہ سرحد جیپور پر متعین فرماکر خود بدولت نے با فوج خاص

اور جماعت منو خان کے راج محل کو آکر فتح کیا اودہر مختار الدولہ نے

قلعہ موواڑہ کا ایسا محاصرہ کیا کہ لوگ وہان کے امان خواہ ہوے کہ جناب

سلامت لیگئے اور بالکل سامان وہان کا فوج امیر کے ہاتھہ لگا
پہر امیر نے بعد فتح راج محل کنارہ دریا بناس پر مقام فرمایا اور
مختار الدولہ نے مع کنپ وہان آکر سعادت ہمرکابی حاصل کی تب
امیر نے وہان سے کوچ فرماکر براہ چاندبا اور اجمیر سکے زرمعاملہ
لیتے ہوئے قلعہ بچون علاقہ جیپور سے جاکر مورچہ لگایا اور اول
یورش مین اوسکو مفتوح کیا اور وہان سے مختار الدولہ کو مع کمپ بطرف
جونپر روانہ فرماکر خود بدولت مع کنپ کلان اور کنپ راجہ بہادر
کے موضع کالک علاقہ جیپور سے آکر معاملہ وصول کیا جو بابت تقرری
تہانون کے تحصیل زر محالات جیپور سے محال تہی لہذا مختار الدولہ
کو واسطے بندوبست علاقہ جیپور کے حاکم فرماکر بطرف ہنڈون
رخصت کیا اور دوندیخان حاکم کمونہ کو کہ جلاوطن ہوکر لشکر امیر مین
آیا تہا قلعہ ہنڈون و محمدگڈہ کا محافظ مقرر کیا اور راجہ بہادر اور
میان اکبر محمد خانکو مع اونکے علاقون کے واسطے درستی تہانجات

لعل سونسہہ و نوائی وغیرہ کے نامزد فرمایا اور کرنیل مہتابخانکو
معہ اوسکی جماعت کے طرف شیخاواٹی بھیجا اور علیشیدہ کو مختار گا
کنیپ راجہ موہن سنگہ کا کرکے ہمراہ نواب جمشید خان کے بطرف میواڑ
رخصت کیا اور منورخان کو مع داؤد خان حسب الطلب راجہ چمن سنگہ
سسیر واکے بندوبست ضلع کہنڈیلہ پر متعین فرمایا پہر خود بدولت
نے بھی مع فوج خاص بعد چند روز کے بطرف شیخاواٹی کوچ کیا
اور چونکہ کرنیل مہتابخانے اوس ضلع مین پہلے سے جاکر واسطے
وصول زر معاملہ کے بشرط عدم مداخلت ملازمان امیر کی امور مالی اور
ملکی مین کرلی تھی لہذا امیر سے وقت رونق افروزی اوس
پرگنہ کے عرض کیا کہ اگر کسی سے یہان دست درازی کسیطرح عمل
مین آئے تو کچھہ مال وصول نہوگا کہ اول سے اقرار باہمی ہمارا
ہوچکا ہے اور آپ کو خیال میرے ساختہ پرداختہ کا ضرور ہے
بنابران امیر نے برات تنخواہ فوج خاص کی بنام کرنیل مذکور کے

لکھکر سب کو غارتگری اوس ضلع سے ممانعت بتاکید کردی اس
عرصہ مین راجہ بہادر نے علاقہ جیپور مین جابجا تہانے قایم کیے اور
خود تہوڑے آدمیون سے بطرف پہاگی علاقہ جیپور کے تحصیل زر کو گئے
اور جب سنا فوج جیپور پہر مقابلہ کو فراہم ہوئی ہے لہذا واسطے محافظت
مقامات مفتوحہ کے موضع چیندلائی مین داخل ہوے اور چاند سنگہ بہی
مع فوج آکر ہنگامہ آرا ہوا اور چند روز باہم لڑائی رہی اور مختار الدولہ
سے امداد راجہ بہادر کی بسبب عدم تندہی دو فدویخان کے نہو سکی
لیکن میان محمد اکبر خان مع اپنی جماعت کے لعل سونٹہہ سے آکر شریک
راجہ بہادر کے ہوے اور مشورت کی کہ صبح کو یہان بہیر وغیرہ چہوڑ
کر کوچ کرنا چاہیے چاند سنگہ نے اونکو آمادہ کوچ دیکہکر جانا مغلوب
ہوکر جنگ سے طرح دیتے ہین مقابل آکر توپ و تفنگ سے لڑنے
لگا لیکن راجہ بہادر نے اپنی پامردی کے حملات کر کے اوسکو میدان سے
ہٹا دیا اور اسپر شبخون والی سے بیٹہکر بہ یلغار موضع کالک مین آئے

اور محمد عثمان خان کو مع اونکی جماعت کے واسطے گوشمال چاند سنگھ
روانہ کیا جب وہ یکبارگی چیدلائی کے قریب پہونچے تو چاند سنگھ جیپور کو
فرار ہوا اور سپاہ امیر فتح یاب ہوئی امیر نے سنگی اندراج بخشی راجہ
مان کو کہ حسب الاشارت اپنے راجہ کے امداد راجہ بہادر کو امیر کے پاس
آیا تہا بطرف جودہ پور رخصت دیکر خود بدولت موضع چیدلائی مین پاس
راجہ بہادر رونق افروز ہوے اور سپاہ کو انعام سے خوش و مالا مال
کیا اور جب مختار الدولہ نے ہندوں سے اگر سعادت قدمبوسی
حاصل کی تو امیر نے پہر شیخاوائی مین جاکر قلعہ بہرواس کا
محاصرہ کرکے لاکہہ روپیہ معاملہ کے لیکر مع کمپ کرنیل مہتاب خان
کے قریب جیپور بفاصلہ پانچ کوس کے اگر مقام کیا اور چونکہ
سنگی اندراج بخشی جودہپور کا اون دنون جے پور مین واسطے
فیصلہ دونون راجون کے آیا ہوا تہا اور مصر شیو نراین کاربرداز
جیپور نے بعد معزولی پہر اہلکاری جے پور کی پائی امیر نے

اور تین پلٹن لیکر گئے جب قریب روپ نگر کے پہونچے مان سنگھ
استقبال کر کے ہمراہ لیگیا اور اپنے سے قریب ٹہرایا اور جگت سنگھ والی
جیپور سے واسطے استقبال اور برپا ہونے امیر کے گفتگو کی بعد دو دن جگت سنگھ
نے استقبال اور ایک نشست باہمی ایک مسند پر منظور کی اور امیر کو طلب
فرما کر مراتب تعظیم و تکریم ادا کیے اور ایک مسند پر ساتھہ مان سنگھ اور امیر
کے بیٹھکر داد عشرت دی دوسرے دن جگت سنگھ نے امیر کے ڈیرہ میں
بزم صحبتی آراستہ کر کے گفتگوے محبت آمیز شروع کی کہ
حال مہاراج مان سنگھ کے ماننے سے مثل شیر و برنج کے ہوا تھا
مگر تمہارے ملاقات سے شکر آمیز ہوا امیر نے بھی کلمات
موافقت کہکر رخصت کیا القصہ بعد شادی طرفین
کے دونوں راجہ اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوے اور امیر جیپور
سے رخصت ہو کر اپنے لشکر فیروزی اثر میں پہونچے نامہ
لکھنا شاہ شجاع الملک حاکم کابل کا

معرفت ان دونون کے بارہ لاکہہ پر فیصلہ کرکے چاند سنگہ کو
اہلکاری جیپور سے معزول کرایا اور رائے داتارام کو واسطے حصول
نشان ہماجنی کے جیپور بہیجا اور برات باقیات سنہ کی اوس
جائداد پر تحریر کرکے مختار الدولہ کو واسطے برخاست کرنے تہانجات
کے علاقہ جے پور کے کہ وصول زر معاملہ اسپر موقوف تہا بطرف
ہنڈون روانہ کیا اور خود بدولت مع کمک رنجیل مہتاب خان وغیرہ
کے بوندی مین پہونچکر لشکر کو وہان چہوڑا اور خود جریدہ چند روز کو
شیر گڈہ جاکر لوٹ آئے چونکہ نجشی اندراج بعد فیصلہ نسبت طرفین
جودہپور گیا تو راجہ جودہپور واسطے شادی کے ہمشیرہ راجہ جیپور کے
اور راجہ جے پور واسطے شادی کے دختر راجہ جودہپور کے
روانہ ہوئے اور روپ نگر مین آکر ٹہرے اور حسب دستور شادی دونون
راجون کی آراستہ ہوئی راجہ مان سنگہ نے بنظر برادری و یگانگی امیر کو
واسطے شریک ہونے بزم شادی کے طلب کیا امیر دو ہزار سوار چیدہ

امیر کو بنا بر طلب با قرار عطا صوبہ ملتان کے اور بعد
اسکے آنا نامہ روجہ نصیر خان بلوچ حاکم سیستان
کا بطلب امیر اپنا ولی عہد کرنیکو اور عدم منظوری
امیر کی واسطے جانے ان دونون طرفون کے
بجہت عدم سازگاری مختار الدولہ کہ جادۂ خیر خواہی
سے منحرف ہوا تہا پہر جانا امیر کا ساتھ لشکر ہولکر کے
پہر لوٹ آنا طرف جے پور کے جب امیر جے پور جودہپور کے
جہگڑون سے فارغ ہوکر بوندی مین اپنے لشکر سے جاملے تو فرمان
شجاع الملک بادشاہ کابل کا بطلب امیر برادعانت شاہی تنازع
محمود شاہ مین صادر ہوکر وارد ہوا اور اونہین دنون نامۂ نامی روجہ
نصیر خان بلوچ والی سیستان کا بہی بباعث شہرت دلیری اور
ملک گیری امیر کے آیا چونکہ اوسکی کوئی اولاد لایق وارث ہونے
کے نہ تہی عقل و دلاوری امیر کی سنکر اوسنے چاہا کہ طلب فرماکر اپنی

فرزندی مین رکہے اور وارث ملک سیستان کرے اسبرنے
وقوع ان امور کا تائیدات غیبی سے سمجہہ کر بابتہ اوسطرف جانیکے
اپنے عمائد سے مشورت کی اور چاہا کہ مختار الدولہ محمد شاہنجانکو
کچہہ سپاہ سے بطور اپنی نیابت کے یہان چہوڑ کر پرگنہ ٹونک
سرونج وغیرہ اونکے مصارف مین مقرر فرماکر ساتہہ بقیہ افواج ظفر
امواج کے مع اتواپ اژدر دہا ور سواران نامی جیپور وجودہپور
کے بسمت کابلستان نہضت فرماوین مگر مختار الدولہ نے جب
اسباب مین درحقیقت برخلاف طریقہ خیرخواہی خیالات لاطائلات
پیش کرکے اوسطرف جانیسے روکا اور سنگی اندراج اور مصر
شیونزاین کو مجوز اسکا نہ پایا لہذا عنان عزیمت اوسطرف سے
منعطف فرماکر مناسب وقت جواب دیکر بوندی سے بعد عبور
گہاٹہ لاکہیری بہیر و بنگاہ کو بسرگردگی محمد عمر خان رسالدار
کے واسطے تحصیل ضلع مالوہ کے معین فرماکر خود بدولت ہمراہ

جماعت سواران یکہ تازکے درہ مکندرہ مین پہونچے اور
راناظالم سنگہ سے چندروز ملکر بہانپورہ مین داخل لشکر ہولکر کے
ہوئے ملہاو راؤ ہولکر نے مع نواب مختار الدولہ محمد غفور خان کے کہ
امیر کی جانب سے مدار المہام اوس سرکار کا تہا استقبال کر کے
امیر کو برابر اپنے لشکر کے اوتارا اور امیر نے زوجہ جسونت راؤ ہولکر
متوفی سے ملکر اصلاح امور اوس ریاست مین کوشش کی اور صاحبزادہ
بلند اقبال نواب محمد وزیر خان کو ٹونکگڑہ سے اپنے پاس بلوایا بعد
چند کے واسطے تدبیر مہم ناگپور کے ٹونکگڈہ مین تشریف لائے تہے کہ
منشی کشندا س نامی وکیل نواب کریم علیخان والی سندکا مع تحف و
ہدایا باستدعا کے اعانت بہرہ یاب خدمت عالیہ کا ہوا امیر نے
اوسکے آنیسے مہم ناگپور کو موقوف رکہکر اون ہی بنیا اپنے وکیل کا
ہمراہ اونکے وکیل کے تصور فرما کر اوسکے عقب مین ۱۳ روانگی اپنی وہاں
طرف تجویز کی اور لالہ جمنا پرشاد کو بعہدۂ وکالت سرفراز فرما کر اودہر

روانہ کیا اور فقیر محمد خان رسالدار کو واسطے تحریک سلسلہ اتحاد
کے والی لکھنؤ کے پاس روانہ کیا غرض امیر نے مردم سپاہ
کو خرچ دیکر شیر گڈہ سے کوچ کر کے فوج خاص مین جو قصبہ پانچ پور
علاقہ مالوہ مین تھی داخل ہوے اور وہان سے یلغار کر کے بھسوڑ
علاقہ سیندھیہ کو غارت کر کے مع فوج خاص بھانپورہ مین آیے
اور شامل لشکر ملہار راؤ ہولکر کے ہوے اور شیر گڈہ سے صاحبزادان
بلند اقبال کو پھر طلب فرما کر اپنے ہمراہ شاہ پوری مین لائے
اور یہین رائے داتارام وصول زر معاملہ جے پور
کر کے حضوری سے شرف یاب ہوا اور پھر
وہان سے براہ ناصرین علاقہ جے پور دار الخیر اجمیر
مین داخل ہو کر زیارت مرقد منور حضرت خواجہ
بزرگ قدس سرہ العزیز سے برکات حاصل کین اور
بعد انفراغ رسوم زیارت سے سرحد جے پور

اور گشنگڈہ پر دیرہ فرمایا اور چونکہ مصر شیو زاین کار پرداز جیپور نے
وقت حصول نیابت راج کے امیر سے اقرار ادا ے نذرانہ علیحدہ
زر مقررہ معاملہ جیپور سے کیا تہا امیر نے اوسکی طلب مین تحریر
کی اور بجہت اوسکی تاخیر ارسال کے جب متواتر تاکید ہوئی تو مصر
مذکور دس بارہ ہزار سوار و پیادہ راجپوت ہمراہ لیکر آیا اور قریب
لشکر امیر کے اوترا اور بنابر اپنے اندیشہ باطل کے تین چار روز
ملاقات سے پہلو تہی کی امیر نے معلوم کیا کہ یہہ گمان خوف
سے لشکر اسلام مین نہین آیا اوسکی تسلی کو جریدہ خود بدولت
بسواری شتر باد رفتار بہ بہانہ سیر و گشت اوسکے خیمہ مین رونق افروز
ہوکر اوسکی تسلی بخوبی کی چنانچہ وہ دوسرے روز مطمئن ہوکر لشکر
امیر مین آیا اور بملازمت سے مستسعد ہوا امیر نے پہر ملاقات
و حکایات سے اوسکی خوب تسلی و طمانیت فرمائی لیکن وہ فنون
فریب کا اوستاد تملق و زمانہ سازی کرکے جیپور کو لوٹ گیا

اور نذرانہ موعود ادا نکیا امیر نے موضع کالاک پر آکر مقام کیا
اور اوسی واسطے اداے زر مقرر کے متواتر تحریر کیا وہ مدہوش
کب خیال مین لاتا تہا امیر نے اپنے سپاہ متعینہ بوندی کو
بلواکر عزیمت جیپور کی اور بفاصلہ پانچ کوس کے مقام کرکے
شہریون کو ہر طرح تنگ کیا جب مصر مذکور تنگ ہوا امیر کے
معتمدونکو واسطے مشاورت مصالحت کے بلوایا امیر نے
بخشی بہوانی پرشاد اور لالہ گلاب راے کو جیپور بہیجا مین بعد
راے داتارام کو بہیجکر پوتے دولاکہہ روپیہ اوس سے
وصول کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری قدسی مین واقع ہوا
جانا مختار الدولہ محمد شاہنجان کا معہ سپاہ
جیپور سے میرتہ علاقہ جودہپور کو واسطے حصول
زر تنخواہ راجہ مان سنگہ سے اور داخل ہونا امیر کا
علاقہ بیکانیر مین اور بہیجنا راے داتارام کا جودہپور

کو واسطے درستی زر معاملہ مقررہ وہان سے کے
اور استدعا سنگی اندراج مختار ریاست میواڑ کی
واسطے خارج کرنے سپاہ مختار الدولہ کے
جودہ پور سے پہر بیمار ہونا مختار الدولہ کا اور آنا امیر
یلغار اور فوت مختار الدولہ کا سیر تہہ مین من بعد
جانا امیر کا جودہپور کو اور با زنا سنگی اندراج اور آس
دیونا تہہ کو بجہت اونکے نفاق و بدخواہی کے
پہر لوٹ آنا جیپور کیطرف جب مختار الدولہ مع سپاہ
جیپور سے موضع سیر تہہ مین پہونچے اور واسطے وصول
زر تنخواہ کے علاقہ جودہپور مین زور دیا اور دخل فیض اللہ خان
بنگش اور میان اکبر محمد خان کا سانبہر وغیرہ مین کرادیا تو
امیر کشور گیر نے سپاہ جرار لیکر عنان عزیمت علاقہ بیکانیر
منعطف فرمائی اور بعضی گڑہیونکو فتوح کرکے تحصیل زر

اوس علاقہ سے شروع کی اور ہر چند اوس ریگستان
مین پانی خراب ہو اور ہوا ناسازوار تھی مگر یاوری طالع
امیر سے مردم سپاہ ریت مین جہان گڑہا کھودتے آب
شیرین وخوشگوار برآمد ہوتا اوس ملک والون نے یہ دیکھکر
تعجب کیا اور کہا گنگا انکے ساتہہ دہرلی تلے چلتی ہے اور
اسی عرصہ مین جمشید خان اپنی جماعت سے علاقہ میواڑ سے
آکر جیپور مین شامل راجہ لچہمن سنگہ سیکروالہ کے ہوے اور بشرط
دلادینے قلعہ کنہدیلہ کے زر وافر مقرر کرا کے مع راجہ کور
شیخاواٹی کے طرف گئے غرض جب مختار الدولہ محمد شاہ خان
مع سپاہ تیر تہہ وغیرہ علاقہ جودہپور مین گئے اور اپنے تہانے
جابجا بٹہائے تو تنگی اندراج کارپردازون کا نہایت تنگ ہوا
اور تین لاکہہ روپیہ امیر کو بشرط برخاست کرنے جملہ سپاہ کے
علاقہ جودہپور سے دینا مقرر کیے لہذا اسے واتارام حسب الحکم

وصول زر رسالہ کو جودہپور گیا اور اوسطرف سے خاطر جمع ہوکر
بآرزوے حصول ملازمت امیر لوٹ کر ناگپور مین آیا تہا کہ ناگاہ
امیر نے برسالت پر ملالت علالت مختار الدولہ بہادر لشکر فوج
کو اوسطرف حکم کوچ دیا اور خود چار پانچہزار سوار سے یلغار فرما کر
قبل لشکر میرٹہ مین پہونچے یار وفادار اور رفیق جان نثار کو
دم واپسین مین پایا سراہنے بیٹھکر سر نیاز آگین اوسکا
اپنی زانوے عطوفت پر رکہکر تسلی ودلجوئی فرمائی مگر بقول
حضرت خسرو علیہ الرحمہ ؎ بیچارہ زفتہ باشد زجہان نیازمندے
کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ؎ چونکہ حیات مستعار
سے چند سانس بانتظار آقاے مہربان باقی رہی تہین ایک
دو باتین آہستہ کہکر قریب صبح صادق کے مثل چراغ صبح دامن
صرصر مرگ سے خاموش ہوگیا اور سب جاہ وحشم چہوڑکر تنہا مسافر
ملک آخرت کا ہوا سبحان اللہ سچ کہا ہے کسی نے

خودرا بجهانیان نماید که منم	ہر روز یکے ز در در آید کہ منم
ناگاہ اجل ز در در آید کہ منم	چون کار جہان بر و قرار ے گیرد

راے داتا رام ناگوری مین خبر آنے امیر کی میرتہہ مین سنکر حاضر
در دولت ہوا اور جودہپور سے جو ہنڈوین لایا تہا نظر امیر مین
پیش کین امیر نے تنخواہ سپاہ مین تقسیم کین اور پچاس ہزار
پیادہ اور بارہ ہزار سوار بنظر اعتماد اور لیاقت شعاری میان اکبر
محمد خان کے بعد وفات مختار الدولہ اونکے سپرد فرماکر اقران و
امثال مین ممتاز و سربلند کیا اور راجہ بہادر اور کرنیل مہتاب خان
تقیہ سردار ونکو دلجمعی فرماکر میان محمد اکبر خان کو واسطے تہانہ نشانی
علاقہ جیپور اور وصول زر تحصیل اوس ضلع کے چہوڑکر اور طرف
سانبہر وغیرہ فیض اللہ خان بنگش کو نامزد کیا اور صاحبزادہ بلند اقبال
وزیر الدولہ محمد وزیر خان بہادر کو مع متعلقونکے ضلع مالوہ مین چہوڑکر
خود بدولت مع فوج فیروزی جودہپور کو روانہ ہوے جب قریب پہونچے

راجه مان سنگه نے استقبال کرکے باظہار کمال بشاشت همراه لاکر
تالاب شیخاوٹو نیر اوتارا اور جو بسبب قابض ہونے سنگی اندر بخشی
اور آسید ہوا تہہ مرشد مان سنگه کے ضلع جودہپور مین اکثر نامی گرامی
اوس ریاست کے ناراض تہے اور تنگ آکر مجوز اونکے استیصال
و بیدخلی کے رہتے تہے مثل کیسری سنگه اور ہر سنگه اور بختاور سنگه اور
سلطان سنگه اور پرتاب سنگه وغیرہ کے سو انہون نے در پردہ امیر سے
سازش کرکے کہا کہ اگر کسیطرح کام ان دونون مفسدون کا تمام کرین تو ہم
بعد اتمام اس امر کے تیس لاکہہ روپیہ آپکو دینگے امیر نے کہا جب
تک زوجہ راجه مان سنگه اور ولی عہد اوسکے اس امر مین اشارت
نکرین فقط تمہارے کہنے سے اس امر مین مبادرت مجکو مناسب نہین
لیکن چونکہ ولی عہد اور رانی دونون اونکی طرف سے سوختہ و افروختہ
تہے اور بطور نظر بند کے رہتے تہے امیر کے ارشاد کو امداد غیبی
سمجہکر اتمام اس امر کو بتاکید امیر سے دونون نے کہا امیر نے

سوچا کہ اگر سنگی اور ناتہہ دونون مثل سابق کے رسم اتحاد مین
اور سبیل وصول زر کرادین تو انسے طریقہ جفا برتنا بیجا ہے
لیکن اون دونون کی چونکہ اجل قریب آگئی تہی لہذا امیر کی
طرف سے ہر لحظہ کو ورغلانے لگے اور سبیل زر مین لیت ولعل
کر کے اولٹا چند لوگونسے وعدہ مال وجاگیر مقرر کر کے بطور رفقا
لشکر اسلام مین بدخواہی امیر کو روانہ کیا وہ تالاب مین ہو کر خیمہ
امیر کہ قریب آب تہا پہونچے حافظ حقیقی نے پہرہ والون کو
آگاہ کر دیا دوڑ کر اونکو گرفتار کر لائے امیر نے یہہ معاملہ دیکھکر
کہا الحمد للہ شروع اونکی طرف سے ہوا پہر محمد سعید خان اور
قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آفریدی کو خلوت مین بلاکر
کہا کہ سنگی اور ناتہہ سے وصول زر ناممکن ہے اور باقی سردار جو ہمیر
کے ہے انکا کام تمام کیجے کچہہ دنیا نہین کہتے اس امر کی تدبیر
کیا کیجاوے اون سب نے عرض کی ہم فرمان بردار ہین اگر حکم ہو تو

ابہی حرف وجود اونکا لوح عالم سے مٹادین امیر نے اپنے لوگونکو
مستعد پاکر دور اندیشی سے یہہ تدبیر سوچی کہ انوپ رام پنچولی وکیل
راجہ مان سنگہ سے تنہا بلاکر کہا کہ جبتک مین تنہا سنگی سے نملون
کوئی برآمد کار کیصورت نہین اور اندیشۂ خاطر فریقین بے باہم ملے
ہوے رفع نہین ہوتا اور سپاہی مجکو تنہا نہ جانے دینگے کہ تنہا قلعہ مین
سنگی سے ملنے جاؤن اور سنگی بہی بباعث گمان فاسد کے تنہا یہان
نہ آویگا سو یہہ تدبیر عمدہ ہے کہ تو آج رات کو رتہہ پردہ ڈالکر لااور
ظاہر کرنا کہ والدہ غلامی خان وکیل کی امیر کے پاس آتی ہی مین
خفیہ اوسمین بیٹہکر تمہارے ساتہہ سنگی کے پاس چلونگا اور رفع
اشتباہ اوسکا کرآؤن گا وکیل سادہ لوح نے اس امر کو راست
سمجہکر موافق اپنی مراد کے پایا اور سنگی کو جاکر یہہ مژدہ سنایا
سنگی نے فوز عظیم امیر کا تنہا آجانا جانکر رتہہ روانہ کیا اور اپنے
خیال خام مین جانا کہ امیر پر تنہائی مین قابو پاکر اونکا جہگڑہ

تمام کرونگا اور بانی چرخ پرفن سے بیخبر تہا کہ خود قضا اوسکے
سر پر آپہونچی ہے غرض جب انوپ رام پنچولی رتہہ لایا تو رائے
داتا رام اخلاص انضمام نے آکر عرض کی کہ رتہہ کسواسطے طلب فرمایا ہے
امیر نے کہا فقط واسطے فریب اوس بدخواہ کے کہ باظہار دوستی
اونکو بیفکر کرکے دام اجل کا شکار کرون اور مجکو ہرگز تنہا جانیکا
خیال دشمنونمین نہین رائے نے یہہ رائے پسند کی اسی عرصہ مین
چند جوان مسلح شیر دشمن گداز کہ حسب اشارت امیر مقصود سے
مطلع ہوکر پس پردہ منتظر تہے باہر آکر امیر سے کہنے لگے
کہ یہہ جو آپنے بلباس زنانہ ہمارے پنجہ سے نکلنا چاہا ہے ایسے فریبونسے
ہم کب بیخبر ہین اور اپنا دہرم دیا اور امیر کو تنگ کرنا اوسکو بیل
کے روبرو ظاہر کیا امیر نے اون جوانونکی یہہ تقریر کو بیل کے
سامنے سنکر اوسکے کان مین کہا کہ اب راز میرا فاش ہوگیا مین
ان ظالمونکے ہاتھ سے چھوٹ کر تنہا وہان نہین چل سکتا

میرے نزدیک صلاح یہہ ہے کہ تم میرے چند معتبر رسالدارونکو
اپنے ہمراہ سنگھی اوزناتھہ جی کے پاس لیجاؤ اور بعد درستی عہد و
پیمان سبیل وصول زر کرادو تا مین متصدیان فوج کو اوس اقرار پر
یہان چہوڑ کر مع فوج کوچ کر جاؤن وکیل نے یہہ امر غنیمت جانا
اور دلمین کہا انکو لیجا کر بخشی اندراج اور ناتھہ سے ملا کر جہوٹا سچا
وعدہ کرادونگا اور بعد کوچ فوج کے جب بلا سر سے ٹلے گی
تو متصدیان مذکور کو لیت و لعل مین رکھکر آل کار دیکہا جاویگا لہذا
وکیل مذکور صبح کو بعد اظہار اس راز کے بخشی اور ناتھہ سے لشکر امیر
مین واسطے لیجانے رسالداران مذکور کے آیا اور عرض کی کہ
اونکو میرے ساتھہ درستی مقدمہ کو روانہ کرین امیر نے
محمد سعید خان اور قطب الدین خان وغیرہ دس پندرہ رسالدار
کہ سابق سے استحکام پر آمادہ کر رکھا تھا وکیل ہمراہ کیا وہ انکو اپنے
ہمراہ قلعہ پر اندراج اور ناتھہ کے پاس لیگیا غرض جب محمد سعید خان

وغیرہ ہمراہ وکیل قلعہ جودہپور مین پہونچے تو سنگہی اور ناتہرسے
ملکر اول سوال جواب وصول زرمین پیش کیے اور باتین تلخ آمیز
کرتے ہوے بعضے اون کے قریب پہونچے اور ایکبارگی اونکا کام
تمام کر کے اوس مکان کے بالاخانہ پر کہ محل استوار و محفوظ تہا
پناہ گزین ہوے ملازمان راج نے شور و غوغا اور آوازہ دار و گیر بلند
کیا اور اوپر کچہہ بندوقین مارین لیکن مکان کے محفوظ ہونے سے
اونکو کچہہ اسیب پہونچا اودہر امیر آمادہ تہے دست برد لا ور ان
دشمن شکار سکر چند ہزار سوار نیزہ گذار سے شہر مین داخل ہوے اور
قریب قلعہ جا کر کہلا بہیجا کہ اگر میرے کسی شخص کو کچہہ رنج پہونچا
تو اول شہر غارت و قتل سے خراب کر کے قلعہ پر یورش کرتا
ہون اوسوقت وہ چند نامی سردار جو دربردہ باعث اس فتنہ
کے ہوے تہے قلعہ مین جا کر راجہ سے کہنے لگے کہ ہم طرح
فرمان برداری اور اطاعت صلح و جنگ مین حاضر ہین مگر آپ

وقت کہ لشکر افغانون کا مسلح شہر مین آگیا ہے عجب نہین
کہ صورت نزاع مین نہب و غارت سے شہر کو خاک سیاہ کرے
قصد قلعہ کشائی کا کرین راجہ چونکہ دانا تہا سمجہا کہ اگر مین اسوقت
لڑتا ہون تو جنہون نے کتہ بلا برپا کی ہے وہ مجہپر کب صرفہ کرین گے
بظاہر اغماض نظر فرماکر بولا اسوقت میرے ہوش و حواس برجا
نہین تم جو مناسب جانو کرو جب اون سردارون نے حسب مراد حاکم
سے اجازت پائی ولاوران امیر کے قریب جاکر تسلی کی اور
ایک شخص نے ہاتہہ ایک ایک سردار جو دہپور کا پکڑ کر امیر کے پاس
آئے اور لوٹ کر داخل لشکر ہوے راجہ مان سنگہ نے اوسیوقت سے
حالت دیوانگی اپنی ظاہر کی اور خورد خواب اور کلام وغیرہ جمیع عادات
مین تغیر ظاہر کیا وہی سردار مختار کار ہوے اور دس لاکہہ روپیہ
منجملہ بیس لاکہہ روپیہ موعود کے اوس وقت دیکر امیر سے مستدعی کوچ
کے ہوے تاب بقعے کیواسطے وعدہ پختہ کیا امیر نے مصلحت وقت

ٹھہر کوچ کیا اور تحصیل زر کرتے ہوئے براہ بھیل پور و بیر تھہ وغیرہ
خنجر کشن گڑہ مین آئے اور اوس علاقہ سے وصول زر کرکے
عملداری جیپور مین آئے وہان سے میان منو خان کو عامل
سرونج کرکے اوسطرف رخصت کیا اور فرزند گرامی محمد وزیر الدولہ
بہادر کو مع متعلقون کے مالوہ سے بلا کر براہ کوٹہ شیر گڑہ کو روانہ
کیا اور لالہ گلاب رائے ولد رائے داتا رام کو وطن کی رخصت دی اور
لالہ بساون لعل مولف امیر نامہ فارسی جو دو سال سے شہر
جیپور مین داتا رام کی طرف سے بطور وکالت مقیم تہا لشکر مین
آکر شرفیاب ملازمت ہوا اور نایب میر منشی مقرر ہوا یہ واقعہ
سنہ ایکہزار دو سو تیس ہجری مین واقع ہوا بیان دہرنہ
دینا افغانون کا اور بہجینا نکلنا امیر کا دہرنہ سے اور
جانا شیخاوائی مین واسطے تدارک شیام سنگہ اور
ابہی سنگہ شیخاوتون کے جو لڑکر جمشید خان پر

غالب آئے تھے اور فرار ہونا اونکا مقابلہ
امیر سے اور لینا تین لاکھ روپیہ کا اونسے
بطور مصالحہ پہر لوٹ کر محاصرہ کرنا جیپور کا ایک ماہ
تک آخر بہ خوشامد دختر مان سنگہ محاصرہ موقوف
کرکے عزیمت کرنا طرف جودہپور کے جب امیر بعد
قتل اندراج اور ناتہہ کے جودہپور سے علاقہ جیپور مین آئے
اکثر افغانون نے اتفاق کرکے دہرنہ دیا اور نہایت تنگ
کیا لاچار امیر کو مقابلہ شیخاوتون مین کہ نواب جمشید خان
پر موضع شیخاواٹی مین بمیدان جنگ غالب آئے تھے امداد
سے درنگ و تاخیر ہوئی لہذا یہہ تدبیر سوچے کہ رحمان
چیلہ فیض اللہ خان بنگش کو خفیہ بلا کر کہا کہ تو کل چراگاہ مین
حفاظت نرگاؤ و نمین جب جانا تو تو مین سر کرنا اور ہرکارہ
جلد میرے پاس دوڑا کر بلا کہلوانا کہ سواران رام گدہ

سرگاوان توپخانہ کو پکڑ لیگئے حسب الایما چیلہ مذکور دوسرے
دن یہ تدبیر عمل مین لایا لشکری فتنہ پرداز آواز توپون کا
سنکر متردد ہوئے کہ ناگاہ ہرکارہ چراغی نے آکر وہی خبر
ظاہر کی امیر یہ سنکر بحالت غضب اوٹھے اور اسپ بادپا پر
سوار ہوکر اوسکے تدارک کو ہمراہ سواران پایگاہ کے کہ سابق
سے حسب الحکم تیار کھڑے ہوئے منتظر برآمد امیر کے
تہے روانہ ہوئے اور قریب دیہہ بہادر سنگہ جانڈا وسکے
جاکر ڈیرہ کیا اور بقیہ سپاہ کو طلب فرماکر دو کوس کے فاصلہ
پر اوتارا دوسرے دن کوچ کرکے اکثر سواران راجپوت کو
جو مصدر خلش رسد وغیرہ مین ہوتے تہے گوشمال دیکر گھوڑے
اونکے قرق کیے اور بعضونکو طعمہ تیغ بیدریغ فرماکر دو تین
دنمین موضع باجنا داس پر پہونچے نواب جمشید خان
کہ مقابلہ شیخاوٹونمین مغلوب ہوکے اوس مقام مین حرج آکر

مشرفیاب ملازمت سے ہوے امیر نے چار گھڑی رات
رہے سے کوچ کیا اور برسم یلغار تیس کوس راہ طے
کرکے متصل کھٹو موضع کوٹری مین اوترے اور شینخاوٹان
مذکور وہان سے چار کوس پر مع چند پٹہالن جیپور پڑے ہوے
تھے شینخاوٹون نے آمد شیر بیشہ شجاعت سنکر باوجودیکہ کا
دولت مین اوسوقت پانسو سوار سے زیادہ نہ تھے نہایت
خوف وہراس سے بمقابلہ فوج جمشید خان سے یکسو ہوکر
گھاٹہ موا سہ مین کہ مقام محفوظ تہا پناہ لی امیر نے یہ حال سنکر
صبح بعد ادائے نماز نے نیاز سواروں کو ہمراہ لیکر اوس گھاٹہ
کو جا گھیرا اور قافیہ حریفون کا تنگ کیا کہ نصف فوج آمادہ محاصرہ
رہتے اور نصفی انمین ضروریات مین مصروف ہتی لہذا شیخاوٹون کو
پریشانی کمال ہوئی اور نہایت تنگ آکر معرفت نواب جمشید خان
کے تقریر اداے زر معاملہ شروع کی اور اول گیارہ لاکھ روپیہ کا

اقرار کرکے آخر کار عذر تہیدستی پیش کیا اور تین لاکھہ روپیہ دینا
مقرر کرکے اپنے تین معتبر آدمی بطریق یرغمال امیر کے سپرد کیے
اور نواب جمشید خانکو سفارشی کرکے امان خواہ ہوے لہذا امیر
محاصرہ سے دست بردار ہوکر لشکر مین آگئے اور بنجیال وہرنہ
والون کے شبکو خفیہ لشکر سے برآمد ہوکر مع جواہر سنگہ ورحمانخان
کے کہ سابق سے حسب الارشاد کچھہ سپاہ لیکر جدا منتظر ٹھہرے
ہوے تھے کنب راجہ بھادر مین بمقام اجیت گڈہ پہونچے
اور وہان سے کچھہ زر معاملہ لیکر بہ تسلی و دلاسا سے سپاہ مشغول
ہوکر سبکو باہم شامل کیا اور تمام لشکر سے آکر مقام سیسرہ مین
اوترے وہان معلوم ہوا کہ ہنونت سنگہ چیلہ راجہ جگت سنگہ کا
فوج فراہم کرکے ضلع ہنڈون مین کرنیل مہتاب خان سے معرکہ آرا
ہوا کرنیل نے بہیر وغیرہ کو بطرف ہنڈون روانہ کرکے مع
الٰہی بخش خان چیلہ سرکاری اور مان سنگہ جمعدار سے معہ

دلاوران کارآگاہ مقابلہ کیا اول ہنونت سنگہ نے انکا کوچ کرنا
سنجہاں خوف وہراس جانکر حملہ کیا مگر چونکہ مردمان کپتان کرنیل
رزم دیدہ آمادہ تہے اول اوسکو پیش قدمی سے بضرب
توپ وتفنگ روکا پہر کرنیل مع چند سرداروں کے اوسپر حملہ آور
ہوے بعد زدوخورد اونکو کشتہ وخستہ کرکے میدان رزمگاہ
سے ہٹایا اور ہنونت سنگہ چیلہ زخمی ہوا اور چند میل تعاقب
فراریان کرکے نقارہ ظفر کو بلند آوازہ کیا اور اسباب بیشمار مع
اکثر بنادیق وتین ضرب توپ کے اولیاے دولت نے غنیمت حاصل
کی اور ظفر نامہ تحریر کرکے خدمت امیر مین روانہ کیا اسیر نے
مژدہ فتح سنکر واسطے سر کرنے اتواپ کے حکم فرمایا اون
دنون راو راج چتر بہوج دیوان معزول جیپور کا ہمرکاب دولت
مآب امیر کے تہا بامید اسکے کہ مانجی داس پروت مختار کار
سرکار جے پور کو خارج کراکے پہر مجکو اوسکی جگہہ مختار کار کرادین

اور اکثر سرداران جے پور مثل راو لچہمن سنگہ اور کشن سنگہ
اور راول بیری سال اور بہادر سنگہ وغیرہ مختارکاری پروہت
مذکور سے ناراض و دل برگشتہ ہوکر تقرری راو چتربہوج
کی بجاے اوسکے چاہتے تہے لہذا ان سرداروں نے متفق
اللفظ و المعنی ہوکر امیر سے استدعاے امداد اس باب مین
کی لاچار امیر نے مع تمام افواج اپنی کے جیپور پر زور دینا چاہا
اور باتفاق افواج ظفر امواج کے کوچ کرکے جیپور سے تین کوس
پر موضع جہلانہ اور جگت پورہ پر مقام کیا پروہت مذکور نے
بہی واسطے مقابلہ کے سپاہ جیپور سے نکالکر برابر لشکر امیر کے
ڈالی اور بندوبست دروازون کا بخوبی کیا بعد دو چار دن کے دست
ہمت اپنا مقاتلہ سے کوتاہ دیکہکر وقت شب سپاہ کو اندر
شہر کے بلوایا اور استحکام قلعجات و فصیل مین مصروف ہوا
اور سرداران جیپور کو اطراف سے طلب کیا و فوج ناگہ وغیرہ کو

ہاجی کے باغ کی طرف ڈالکر مضبوطی بخوبی کی دوسرے دن امیر
نے کنپ راجہ بہادر اور سواران خاص کو ہمراہ لیکر مع توپ باغ
بہت پر یورش کی اور بجملہ رستم ... باغ کو باغیون سے خالی
کیا اور اپنا مورچہ مقرر کیا اور چاند سنگھ ٹہاکر مع جماعت اپنی کے راہی
ہوکر زیر فصیل پناہ گزین ہوا دوسرے طرف سے کرنیل مہتاب خان
نے حملہ کرکے ناگونگو ٹہاکر باغ نسیان وغیرہ پر قابو کرکے وہان
اپنا مورچہ مقرر کیا چونکہ سپاہ امیر زیر فصیل پہونچی تھی اور گولہ اور
چھرہ توپ شہر پور سے بسبب قرب اکثر لوگ ضایع ہوتے تھے
لہذا کرنیل موصوف نے امیر سے استعانت چاہی امیر زود تر امداد
کو پہونچے اور گڈہی والون سے آواز بلند کہا کہ اگر اب تم ہماری
سپاہ پر توپین مارو گے تو ہم سب اول یورش کرکے تمہارا کام
تمام کرینگے وہ خوف زدہ ہوکر بارش گلولہا توپ سے باز رہے
پہر امیر نے کرنیل کی دلجمعی فرماکر اپنے مورچہ کی طرف عنان

پہیری اور بخوبی محاصرہ جیپور فرماکر اہالیان شہر کو نہایت تنگ کیا
مگر چونکہ مورچہ جمشید خان اور اخوندزادہ محمد یار خان کا بخوبی درست
و مستحکم نہوا تہا فوج نے جو شہر سے نکلکر اوپر حملہ آور ہوے
اور قدم دلاوران امیر کا اوسطرف سے باعث سنے قابو ہونیکے
متزلزل ہوا امیر نے یہ حال دیکھکر بعد دعا بجناب باری غز اسمہ
اوسطرف توجہ فرمائی اور بدخواہ کو کہ قدم جرائت بڑہائے ہوے
تہے پس پاکر کے رایت فتح بلند فرماکر اپنا مورچہ وہان قائم
کیا میان اکبر خان کہ بطرف ملارنہ مصروف تحصیل تہے حسب الارشاد
مع اپنے کنپ کے حاضر ہوکر شامل محاصرہ ہوے جب چوبیس دن
محاصرہ کو گذرے تو پروہت مختار کار جیپور نے سردارونکو جمع کرکے
واسطے غارت رسد وغیرہ لشکر امیر کے حکم دیا اور صف جنگ سے
پہلو تہی کرکے خلل انداز طمانیت ہوا امیر نے اوسکی حرکت نامناسب
سے غضبناک ہوکر تمام فوج مین حکم دیا کہ سب یکبارگی متواتر شہر

پر گولے مارین اور مفسدونکو کہ سدراہ مین خاک مذلت پر گرادین
غرض جب امیر نے متواتر بارش گولونکی جیپور پر ہر طرف سے
کی اور ہوا محل پر گولے پڑے تو رعایا نہایت پریشان ہوئی اور
راجہ جگت سنگہ نے چاہا کہ امیر مین جاکر پناہ گزین ہو لہذا اول
دیوان کو پیغام مصالحت دیکر امیر کے پاس بہیجا امیر نے جواب
دیا کہ بے تدبیر ز سپاہ میری فہمایش پر عمل نکرے گی اگر صورت
وصول زر معاملہ کر دیجا وے تو مجکو تمسے کسیطرح عداوت نہین کم
چونکہ خزانہ خالی اور ملک خراب تہا دفع بلا مین حیران و عاجز ہوئے
اور امیر جانا چاہا مگر رانی جگت سنگہ کہ دختر راجہ جودہپور کی نہایت
باشعور و متحمل تہی شوہر کو بعد تسلی جانے سے مانع ہوئی اور امیر کو
براہ نیازمندی یہ پیغام دیا کہ میرا باپ مانسنگہ تمہارا بہائی و وفا
دار ہے تم میرے عم مہربان ہوکر میرے ہوتے ہوے خرابی جیپور
کی مت گوارا کرو اور شرم و آبرو میری تمہارے ہاتہہ ہے امیر

عورت کے اس کلمہ سے متاثر ہوے اور براہ رفت دلی اور عطوفت
مردانگی رد اوسکے سوال کا بلند حوصلگی سے بعید جانکر مورچہ ہر
طرف سے برخاست کر کے لشکر گاہ مین آگئے اور اسی مدت مین
چند خطوط بابت بعض زوجہ جسونت راؤ ہولکر متوفی کے بہی بسفارش
واگذاشت محاصرہ بہرتپور اور انفاس اوس ریاست مین آ گئے
امیر نے اوس تحریر کا بہی لحاظ فرما کر وہانسے کوچ کیا اور براہ سانگانیر
قریب دہولا چورہ کے خیام دولت برپا کیے اور بسبب آ جانے
موسم برسات وہین توقف مناسب جانا اور سپاہ کو کہ تنگی خرچ
سے پریشان تہی بیس ہزار روپیہ محمد خان عامل ٹونک سے
اور چالیس ہزار فیض اسد خان بنگش عامل سانبہر وغیرہ سے طلب
فرما کر تقسیم کیے یہ واقعہ سنہ ایک ہزار دو سو اکتیس ہجری مین واقع
ہوا روانگی امیر کی جودہپور کو اور مقرر کرنا افواج ظفر
موج کا واسطے تحصیل محالات علاقہ جیپور کے

اور جودھپور سے درستی زر معاملہ کرکے لوٹنا جیپور

کی طرف اور ذکر محاصرہ نادہوراجپورہ کا اور جمع ہونا

تمام افواج امیر کا طرف سے [illegible] رماہ تک پہر

آجانا افواج انگریزیہ کا ہمراہ جنرل [illegible]نی اختر اور

جنرل ڈنکین کے علاقہ جے پور مین اور واقع

ہونا مصالحت امیر کا انگریزون سے جب بعد

مارے جانے سنگی اندراج اور آسدیو ناتہہ کے جودہپور مین راجہ

وہان کا بحالت دیوانگی امور ریاست سے عاطل و غافل ہوا

تو اوسکا فرزند بجاے پدر صدر نشین ہوا اور اوسنے اندراج

سنگہی کے بہائی کلاج کو قتل کیا اور باقی سردار وہان کے جو بلی

قتل سنگی اور ناتہہ کے تہے [illegible] کاروبار ریاست کے ہو

تو اوس زر مقررہ مین حیلہ وحوالہ کرنے لگے اور فیجراج پہ

[illegible] بعد اطمینان بلوا کر دیوان کیا اس خفیہ غرض سے

الله بین جو صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ہی اوسی کی رضامندی

موقوف سمجھی اور اوس محبوب حضرت باری کی محبت کو اصل

ایمان جانی اما بعد جب کشور ٹونک محمد آباد حرسہا اللہ تعالی

عن الحوادث والفساد حکومت سراسر عطوفت رئیس دریا دل گوہر

بار کرم طینت فرخ اطوار اختر برج امارت گوہر درج وزارت

زبدۂ دودمان نواب محمد علیخانی گلدستہ گلزار فیوضات سبحانی مہر پرور

عدالت گستر جناب ہمایون القاب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم

علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہم وضاعف اجلالہم سی مسمو

و آباد اور اون کی داد و دہش سی گلستان خاطر امیدواروں کا

اور فن

کیا کہ مطالعہ ایسی چیزون کا —

زائد کرتا ہی اور سیر گذشتہ کی دکھاتا ہی اور تدبیر ملک داری

اور بچنا بری باتون سی اور سیکہنا بہلی باتون کا اوس سی حاصل

ہوتا ہے سو بنظر ان فوائد کی حکم عالی نی شرف نفاذ پایا

کہ کتاب اسیر نامہ زبان اردو سلیس مین لکہا جاوی

تا کہ ہر شخص صاحب استعداد و بی علم اوس سی واقف

ہوں اسواسطی یہہ نسخہ مرغوب طبایع زبان اردو سلیس مین

لکہا گیا اور چونکہ اس زمین نامی کی وقتین اول یہ کتاب تالیف

ہوئی ہی تو امیدوار ہی اللہ تعالی کی عنایت سی یہہ ہے

کہ اس حاکم کی عمر و اقبال اور دولت و اجلال مین برکت